احادیثِ معصومینؑ

کتب اربعہ سے منتخب احادیث

محمد ساجد رضا حیدری (انجینئر)

ادارہ فروغ تعلیمات ائمہؑ (افتا)

یہ کتاب ہر انسان کے لئے یکساں مفید ہے
اتحادِ بین المسلمین کی ایک کوشش

احادیثِ معصومین علیہم السلام

کتبِ اربعہ یعنی:۱۔من لا یحضر الفقیہ ۲۔اصولِ کافی ۳۔استبصار ۴۔اور تہذیب الاحکام سے منتخب احادیث

مؤلف: انجینئر ساجد رضا حیدری

ادارہ فروغِ تعلیماتِ ائمہؑ (افتا)
B.11.BLOCK Q ناظم آباد کراچی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

AHADEES E MASOOMIN

احادیثِ معصومین علیہم السلام

(Ahadis e Rasool e Maqbool(SAW)

and Aqwal e masoomin

Compiled By

SAJID RAZA HAIDRI (Engineer)

Price Rs 120

اشاعتِ اول:----------جون ۲۰۰۸ء

قیمت----------۱۲۰روپے

برطانیہ میں----------چار پونڈ

دیگر ممالک----------۸ امریکن ڈالر

ناشر

IDARAE FAROGHE TALEEMATE AEMMA(IFTA)

ادارہ فروغ تعلیماتِ ائمہ (افتا)

B.11.Q,NORTH NAZIMABAD,KARACHI

PAKISTAN

E.Mail:fakhir @ yahoo co

Ph:0092216626556

cell>0333.3024043

حال احوال مؤلف ایک نظر میں

محمد ساجد رضا حیدری، تخلص ساجدؔ۔ تاریخ پیدائش: ۲۲ جون ۱۹۳۶ بمقام بدایوں (یو۔پی)

والد کا نام: الحاج محمد ابن رضا بدایونی۔ تعلیم: بی ایس سی (انجینئرنگ سول) پنجاب یونیورسٹی ۱۹۵۸ء

تصانیف:

۱۔ ''زیارت ناحیہ'' (منظوم مفہوم)	طبع ہو چکی
۲۔ ''زیارت جامعہ'' منقول امام علی نقی علیہ السلام معہ عربی متن (منظوم مفہوم)	طبع ہو چکی
۳۔ ''دعائے ندبہ'' (منظوم)	طبع ہو چکی
۴۔ ''منظوم مطہرؑ'' (معصومین کے کلام کا منظوم و مفہوم)	طبع ہو چکی
۵۔ ''صحیفۂ کاملہ'' منقول امام زین العابدین علیہ السلام (عربی متن معہ منظوم مفہوم)	طبع ہو چکی
۶۔ ''اقوال معصومینؑ'' (معصومین سے منقول ۱۰۰۰ احادیث (احادیث کی پہلی کتاب)	طبع ہو چکی
۷۔ ''انفاق معصومینؑ'' (حکم انفاق، قرآن و احادیث معصومین علیہم السلام کی روشنی میں)	طبع ہو چکی
۸۔ ''ارشادات معصومینؑ''۔ ۷۷۵ احادیث (احادیث کی دوسری کتاب)	طبع ہو چکی
۹۔ ''قرآن و معصومینؑ''۔ آیاتِ قرآنی کی تفسیر (احادیث کی تیسری کتاب)	طبع ہو چکی
۱۰۔ ''مناجات معصومینؑ'' (چہاردہ معصومینؑ سے منقول دعائیں معہ منظوم مفہوم)	طبع ہو چکی
۱۱۔ ''حقوق والدین'' (قرآن و احادیث کی روشنی میں)	طبع ہو چکی
۱۲۔ ''حضرت مہدیؑ اور آسمانی بشارتیں'' اتحاد بین المسلمین کے سلسلہ میں کتاب	طبع ہو چکی
۱۳۔ ''ہدایتِ متقین''، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۱۹۹۹ احادیث	طبع ہو چکی
۱۴۔ ''احسن الاحادیث'' (صحاح ستہ سے انتخاب) (احادیث کی پانچویں کتاب)	طبع ہو چکی
۱۵۔ ''حج اور معصومینؑ''۔	طبع ہو چکی
۱۶۔ ''خطباتِ معصومینؑ	طبع ہو چکی
۱۷۔ علی علیہ السلام اور اتحادِ اسلامی (اتحاد بین المسلمین کے سلسلہ کی کتاب)	طبع ہو چکی
۱۸۔ معاشی مشکلات کا حل (قرآن و حدیث کی روشنی میں)	طبع ہو چکی
۱۹۔ ''احادیث معصومینؑ'' (کتبِ اربعہ سے انتخاب) (احادیث کی چھٹی کتاب)	طبع ہو چکی

فہرست اجمالی

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	پیش لفظ	27		ترویجِ علوم محمد وآلِ محمد کی اہمیت	33
۱	طہارت	۴۰	۲۰	معاملات	۹۶
۲	میّت کے احکام	۴۹	۲۱	امانت داری	۱۰۷
۳	عبادات	۵۶	۲۲	قرض دینا	۱۰۸
۴	زکوٰۃ کے احکام	۸۳	۲۳	تجارت	۱۰۹
۵	حق معلوم	۸۴	۲۴	سود	۱۱۶
۶	خمس	۸۵	۲۵	ذبح کے احکام	۱۱۸
۷	صدقات	۸۷	۲۶	لین دین	۱۲۰
۸	سخاوت	۹۰	۲۷	کھانے پینے کے آداب	۱۲۱
۹	قرض دینا	۹۰	۲۸	خاص احکام	۱۲۲
۱۰	ذخیرہ اندوزی	۹۱	۲۹	غیر مسلم حکومت اور ملازمت	۱۲۴
۱۱	کارِ خیر	۹۲	۳۰	غیبت	۱۲۴
۱۲	شفاعتِ رسولؐ	۹۲	۳۱	قسم کھانا	۱۲۵
۱۳	پیاسے کو پانی پلانا	۹۳	۳۲	ازدواج	۱۲۶
۱۴	کفایت شعاری	۹۳	۳۳	عقیقہ	۱۳۶
۱۵	حرص اور لالچ	۹۳	۳۴	اولاد سے سلوک	۱۳۸
۱۶	بُخل	۹۴	۳۵	پنجتن علیہم السلام کی فضیلت	۱۳۹
۱۷	سوال اور سائل	۹۴	۳۶	طلاق کے احکام	۱۴۰
۱۸	اہل وعیال کی نگہداشت	۹۵	۳۷	خاص احادیث	۱۴۱
۱۹	رشتہ داروں سے سلوک	۹۶	۳۸	بدعت	۱۴۲

۳۹	شرابی کی نماز	۱۴۳	
۴۰	سود کی مذمت	۱۴۳	
۴۱	گناہان کبیرہ	۱۴۴	
۴۲	حدود	۱۵۱	
۴۳	ممنوع افعال	۱۵۴	
۴۴	والدین سے حسن سلوک	۱۵۵	
۴۵	دیت کے احکام	۱۵۶	
۴۶	وصیت کا بیان	۱۵۸	
۴۷	خاندانی منصوبہ بندی	۱۶۳	
	اصول کافی		
۴۸	کتاب عقل وجہل	۱۶۶	
۴۹	علم اور عالم	۱۷۰	
۵۰	علم حدیث	۱۷۵	
۵۱	توحید	۱۸۳	
۵۲	آئمہ معصومین علیہم السلام	۱۸۵	
۵۳	فضائل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۲۱۴	
۵۴	معصومین علیہم السلام	۲۱۵	
۵۵	قرض حسنہ	۲۲۱	
۵۶	خمس	۲۲۱	
۵۷	اسلام اور ایمان	۲۲۳	
۵۸	اخلاق	۲۲۸	
۵۹	درس، اخلاق	۲۷۹	
۶۰	دعا	۲۸۳	
۶۱	آدابِ معاشرت	۲۹۱	
	الاستبصار		
۶۲	طہارت کے احکام	۲۹۷	
۶۳	جنازے کے احکام	۲۹۹	
۶۴	عبادات	۳۰۰	
۶۵	زکوٰۃ	۳۰۵	
۶۶	خمس	۳۰۶	
۶۷	عبادات	۳۰۸	
۶۸	جہاد	۳۱۲	
۶۹	اخلاق	۳۱۳	
۷۰	ازدواج	۳۱۵	
۷۱	انفاق	۳۱۷	
۷۲	عبادات	۳۱۸	
	تہذیب الاحکام		
۷۳	طہارت	۳۲۲	
۷۴	جنازے کے احکام	۳۲۳	
۷۵	عبادات	۳۲۵	
۷۶	انفاق (خمس، فطرہ)	۳۲۸	
۷۷	عبادات	۳۲۹	
۷۸	زیارات	۳۳۰	
۷۹	قسم، نذر، کفارہ	۳۳۳	
۸۰	حدود	۳۳۵	

فہرست تفصیلی

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	سنت ابراہیمی	۴۰
۲	سُرمہ لگانا	۴۰
۳	وضو	۴۱
۴	وضو کرنا	۴۱
۵	غسل اور وضو	۴۱
۶	درختوں کے نیچے رفع حاجت	۴۱
۷	بیماری میں وضو	۴۲
۸	پانی سے طہارت	۴۲
۹	پیشاب میں احتیاط	۴۳
۱۰	داڑھی منڈوانا	۴۳
۱۱	کنویں کا پانی	۴۳
۱۲	کنویں کا پانی	۴۴
۱۳	حمام میں چھینٹ	۴۴
۱۴	سر کا مونڈنا	۴۴
۱۵	خضاب	۴۵
۱۶	خضاب لگانا	۴۵
۱۷	حمام کے احکام	۴۵
۱۸	ڈاکٹر سے رجوع	۴۶
۱۹	تیمم کے احکام	۴۶
۲۰	وہ گناہ جن کا مواخذہ نہیں	۴۷
۲۱	جس کی نماز قبول نہ ہوگی	۴۷
۲۲	بالوں کی سفیدی	۴۸
۲۳	بال کٹوانا	۴۸
۲۴	ناخون کاٹنا	۴۸
۲۵	بیماریوں کا علاج	۴۸
۲۶	نور خدا کے احاطہ میں	۴۸
۲۷	میت کے احکام	۴۹
۲۸	تعزیت	۴۹
۲۹	اجلت کے مواقع	۴۹
۳۰	نماز جنازہ	۵۰
۳۱	خودکشی اور نماز میت	۵۰
۳۲	قبر پر نماز جنازہ	۵۰
۳۳	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کفن	۵۱
۳۴	قبر پر پودا لگانا	۵۱
۳۵	دفن میں جلدی	۵۱
۳۶	میت کے ساتھ چلنا	۵۲
۳۷	نیاز نذر کے لئے وصیت	۵۲
۳۸	شہید پر رونے کی فضیلت	۵۲
۳۹	قبر نبی کی زیارت	۵۳
۴۰	قبرستان کے آداب	۵۳
۴۱	فرزند کی موت پر حضورؐ کا عمل	۵۳
۴۲	جناب خدیجہؑ کی فضیلت	۵۳

۴۳	شبِ جمعہ میں انتقال	۵۴	۶۷		نماز کی فضیت	۶۲
۴۴	مومن کا وقتِ آخر	۵۴	۶۸		اذان کہنا	۶۳
۴۵	ناگہانی موت	۵۵	۶۹		اذان اور درود	۶۳
۴۶	توبہ	۵۵	۷۰		نماز اور ضعیف حضرات	۶۳
۴۷	تلقین	۵۵	۷۱		اذان دینا	۶۳
۴۸	نماز	۵۶	۷۲		نماز کے بعد وعظ	۶۴
۴۹	نماز کی اقسام	۵۶	۷۳		سجدہ اور تقیہ	۶۴
۵۰	نماز اور تکبر	۵۶	۷۴		زنانہ لباس میں نماز	۶۴
۵۱	نماز کو سبک سمجھنا	۵۶	۷۵		لوہے کا چھلا اور نماز	۶۵
۵۲	جنابِ امیرؑ اور نماز	۵۷	۷۶		سیاہ کپڑوں میں نماز	۶۵
۵۳	ہمارے اعمال اور حضورؑ	۵۸	۷۷		نجس کپڑوں میں نماز	۶۵
۵۴	اشاروں سے نماز	۵۸	۷۸		الحمدللہ کہنا	۶۵
۵۵	حضور کی فضیلت	۵۹	۷۹		سواری میں نماز	۶۶
۵۶	مسجد کو روشن کرنا	۵۹	۸۰		بیٹھ کر نماز پڑھنا	۶۶
۵۷	مسجد میں اعلانات	۵۹	۸۱		بیمار کی نماز	۶۶
۵۸	مسجد کی صفائی	۵۹	۸۲		بیمار کی نماز	۶۶
۵۹	مسجد کوفی کی فضیلت	۶۰	۸۳		تعقیباتِ نماز	۶۷
۶۰	مسجد قُبا اور مسجد غدیر	۶۰	۸۴		دعا مانگنا	۶۷
۶۱	مسجدِ رسولؐ کی فضیلت	۶۱	۸۵		نماز میں ائمہؑ کا نام	۶۷
۶۲	گرمیوں میں اذان	۶۱	۸۶		قنوت	۶۷
۶۳	نماز کی فضیلت	۶۱	۸۷		نماز کی کیفیت	۶۸
۶۴	سجدہ کی فضیلت	۶۱	۸۸		مکمل اور مختصر نماز	۶۸
۶۵	قبولیتِ دعا	۶۲	۸۹		فضیلت امام حسینؑ	۶۸
۶۶	پنج وقتہ نمازیں	۶۲	۹۰		امام حاضر اور نماز	۶۹
			۹۱		امامت کے احکام	۶۹

۹۲	بڑے عالم کے پیچھے نماز	۶۹	
۹۳	امام جماعت	۶۹	
۹۴	نماز فجر اور عشاء کی فضیلت	۶۹	
۹۵	مومن اور جماعت	۷۰	
۹۶	مسجد میں نماز	۷۰	
۹۷	نماز کے آداب	۷۰	
۹۸	عورت اور جماعت	۷۱	
۹۹	نماز اور عورت کا لباس	۷۱	
۱۰۰	نماز میں بوڑھے کی مدد	۷۱	
۱۰۱	سلام کا جواب	۷۱	
۱۰۲	نماز کے احکام	۷۲	
۱۰۳	بارش اور نماز جمعہ	۷۳	
۱۰۴	غیر مسلک کی مسجد میں نماز	۷۴	
۱۰۵	مخالفین کے ساتھ نماز	۷۴	
۱۰۶	عورتوں کی جماعت	۷۴	
۱۰۷	نماز میں دعا	۷۴	
۱۰۸	عورتوں کی جماعت	۷۵	
۱۰۹	نماز میں شمولیت	۷۵	
۱۱۰	پہلی صف میں نماز	۷۵	
۱۱۱	بیٹھ کر نماز پڑھانا	۷۵	
۱۱۲	قضاوقدر	۷۶	
۱۱۳	نمازِ خاص	۷۶	
۱۱۴	سواری پر نماز	۷۶	
۱۱۵	کشتی میں نماز	۷۶	
۱۱۶	فضیلتِ پنجتنؑ	۷۷	
۱۱۷	قصر نماز	۷۷	
۱۱۸	نمازِ جعفر طیارؓ	۷۷	
۱۱۹	نماز جعفر طیارؓ	۷۸	
۱۲۰	گہن لگنا	۷۹	
۱۲۱	نماز عیدین	۷۹	
۱۲۲	نماز فجر کے بعد سو جانا	۷۹	
۱۲۳	نماز شب کی قضاء	۸۰	
۱۲۴	قنوت	۸۰	
۱۲۵	طویل قنوت	۸۰	
۱۲۶	نماز شب کی فضیلت	۸۰	
۱۲۷	حضورؐ کا عمل	۸۱	
۱۲۸	نماز شب کی فضیلت	۸۱	
۱۲۹	تیس روزے کیوں؟	۸۱	
۱۳۰	روزے کے فوائد	۸۲	
۱۳۱	زکوٰۃ کے احکام	۸۳	
۱۳۲	دوسری کرنسی میں زکوٰۃ	۸۳	
۱۳۳	زکوٰۃ کسے دی جائے	۸۳	
۱۳۴	قرض اور زکوٰۃ	۸۴	
۱۳۵	زکوٰۃ کی رقم سے حج	۸۴	
۱۳۶	زکوٰۃ نہ دینا	۸۴	
۱۳۷	حق معلوم	۸۵	
۱۳۸	خمس	۸۵	
۱۳۹	خمس کے احکام	۸۵	

۱۴۰	معدنیات اور خمس	۸۶	۱۶۴	بخیل کون؟	۹۴
۱۴۱	خزانہ اور خمس	۸۶	۱۶۵	سوال کرنا	۹۴
۱۴۲	خمس کے احکام	۸۶	۱۶۷	رات کو سوال، کھانا کھلانا	۹۴
۱۴۳	سید کے صدقات	۸۷	۱۶۸	سائل کو بھیک دو	۹۵
۱۴۴	سید کے صدقات	۸۷	۱۶۹	اہل وعیال کی نگہداشت	۹۵
۱۴۵	بہترین صدقہ	۸۷	۱۷۰	رشتہ داروں کے ساتھ سلوک	۹۶
۱۴۶	مومن سے حسن سلوک	۸۸	۱۷۱	ضامن بننا	۹۶
۱۴۷	نیکیاں اور شفاعت	۸۸	۱۷۲	وکالت	۹۷
۱۴۸	ستر بلاؤں سے نجات	۸۸	۱۷۳	گواہی دینا	۹۷
۱۴۹	صدقہ سے علاج	۸۸	۱۷۴	جھوٹا گواہ	۹۷
۱۵۰	طول عمر کا راز	۸۹	۱۷۵	گواہی میں ٹال مٹول	۹۷
۱۵۱	حشر میں سایہ	۸۹	۱۷۶	عورت کی گواہی	۹۸
۱۵۲	پوشیدہ صدقہ دینا	۸۹	۱۷۷	نماز پڑھانے کی اجرت	۹۸
۱۵۳	سخاوت	۹۰	۱۷۸	گواہی بدل دینا	۹۸
۱۵۴	قرضدار کو مہلت	۹۰	۱۷۹	ثبوت حلف اور صلح	۹۸
۱۵۵	قرض دار کو مہلت	۹۰	۱۸۰	خوش قسمت لوگ	۹۹
۱۵۶	قرض دینا	۹۱	۱۸۱	معلم کی اجرت	۹۹
۱۵۷	قرض دینے کا ثواب	۹۱	۱۸۲	طلب حلال	۹۹
۱۵۸	ذخیرہ اندوزی کی مذمت	۹۱	۱۸۳	حرام کمائی	۹۹
۱۵۹	کارِ خیر کی فضیلت	۹۲	۱۸۴	قسم اور وعدہ خلافی	۱۰۰
۱۶۰	شفاعت، رسولؐ	۹۲	۱۸۵	طلبِ رزق	۱۰۰
۱۶۱	پیاسے کو پانی پلانا	۹۳	۱۸۶	مُرتد کی سزا	۱۰۰
۱۶۲	کفایت شعاری	۹۳	۱۸۷	ولدالزنا	۱۰۰
۱۶۳	حرص ولالچ	۹۳	۱۸۸	حضرت علیؑ کا فیصلہ	۱۰۱

۱۸۹	اقرباء کی کفالت	۱۰۱	۲۱۴	قرض اور شہید	۱۰۸		
۱۹۰	بھائیوں سے سلوک	۱۰۱	۲۱۵	اللہ کے لئے قرض	۱۰۸		
۱۹۱	اہل وعیال کی نگہداشت	۱۰۲	۲۱۶	قرض	۱۰۸		
۱۹۲	دعا کی قبولیت	۱۰۲	۲۱۷	رہن رکھنا	۱۰۸		
۱۹۳	فضول خرچ	۱۰۲	۲۱۸	قرضدار اور ہدیہ	۱۰۹		
۱۹۴	دولت مندی	۱۰۲	۲۱۹	تجارت چھوڑنا	۱۰۹		
۱۹۵	آسمانی مدد	۱۰۳	۲۲۰	تجارت کی برکت	۱۰۹		
۱۹۶	رزق کا بندوبست	۱۰۳	۲۲۱	تجارت کی فضیلت	۱۱۰		
۱۹۷	بے شان وگمان رزق	۱۰۳	۲۲۲	تجارت کے اصول	۱۱۰		
۱۹۸	تجارت ترک کرنا	۱۰۳	۲۲۳	نفع میں شرکت	۱۱۰		
۱۹۹	باغ کے پھل	۱۰۴	۲۲۴	ترکاری بھگونا	۱۱۰		
۲۰۰	کارِ خیر اور صدقہ	۱۰۴	۲۲۵	خرید وفروخت	۱۱۱		
۲۰۱	بہرے کے ساتھ سلوک	۱۰۴	۲۲۶	خرید وفروخت کے اصول	۱۱۱		
۲۰۲	بیٹے کا مال	۱۰۴	۲۲۷	خرید وفروخت کے اصول	۱۱۱		
۲۰۳	ملازمت کا کفارہ	۱۰۵	۲۲۸	بازاروں میں ذکرِ خدا	۱۱۲		
۲۰۴	کفایت شعاری	۱۰۵	۲۲۹	بیعانہ	۱۱۲		
۲۰۵	ملازمت کی مذمّت	۱۰۵	۲۳۰	مول تول کرنا	۱۱۲		
۲۰۶	یتیموں سے سلوک	۱۰۵	۲۳۱	خرید اموال واپس لین	۱۱۲		
۲۰۷	حرام افعال	۱۰۶	۲۳۲	خرید وفروخت میں قسم	۱۱۳		
۲۰۸	امام علیؑ کا کردار	۱۰۶	۲۳۳	روٹیاں گننا	۱۱۳		
۲۰۹	روزی حاصل کرنا	۱۰۶	۲۳۴	ذخیرہ اندوزی	۱۱۳		
۲۱۰	اہل وعیال کی کفالت	۱۰۷	۲۳۵	ادھار اور رہن	۱۱۳		
۲۱۱	تجارت کے اصول	۱۰۷	۲۳۶	ضمانت	۱۱۴		
۲۱۲	امانت داری	۱۰۷	۲۳۷	کھیتی باڑی	۱۱۴		
۲۱۳	خیانت	۱۰۷	۲۳۸	کرایہ پر گھر	۱۱۴		

۲۳۹	کنویں کی حدود	۱۱۴	۲۶۴	کھانا کھانے کے آداب	۱۲۱		
۲۴۰	تجارت کی فضیلت	۱۱۵	۲۶۵	حمد الٰہی اور کھانا	۱۲۱		
۲۴۱	چوری کا مال	۱۱۵	۲۶۶	راستوں میں کھانا	۱۲۲		
۲۴۲	ہدیہ کی اقسام	۱۱۵	۲۶۷	پانی پینے کے آداب	۱۲۲		
۲۴۳	سڑک کی چیز اٹھانا	۱۱۵	۲۶۸	پانی پینے کے آداب	۱۲۲		
۲۴۴	گمشدہ چیز	۱۱۶	۲۶۹	کبوتر پالنا	۱۲۲		
۲۴۵	کافر حربی کا مال	۱۱۶	۲۷۰	اہل کتاب	۱۲۳		
۲۴۶	سود کے احکام	۱۱۶	۲۷۱	خاص احکام	۱۲۳		
۲۴۷	سود خور	۱۱۶	۲۷۲	حلال جانور	۱۲۳		
۲۴۸	سود کا گناہ	۱۱۷	۲۷۳	ملازمت	۱۲۴		
۲۴۹	مال کی ملاوٹ	۱۱۷	۲۷۴	غیبت کرنا	۱۲۴		
۲۵۰	غبن کرنا	۱۱۷	۲۷۵	غیر مسلم سے حلف	۱۲۴		
۲۵۱	دودھ میں پانی	۱۱۷	۲۷۶	جھوٹی قسم	۱۲۵		
۲۵۲	ذبح کے احکام	۱۱۸	۲۷۷	تقیہ	۱۲۵		
۲۵۳	حلال گوشت	۱۱۸	۲۷۸	قسم کا کفارہ	۱۲۵		
۲۵۴	ذبح کے احکام	۱۱۸	۲۷۹	تقوی اور خوف خدا	۱۲۵		
۲۵۵	ذبح کا طریقہ	۱۱۸	۲۸۰	بوڑھوں کے لئے نصیحت	۱۲۶		
۲۵۶	حرام مچھلی کی پہچان	۱۱۹	۲۸۱	سرکہ کی فضیلت	۱۲۶		
۲۵۷	حلال مچھلی	۱۱۹	۲۸۲	بہترین شریک حیات	۱۲۶		
۲۵۸	حلال انڈے کی پہچان	۱۱۹	۲۸۳	بہترین شریک حیات	۱۲۶		
۲۵۹	رہن کے احکام	۱۲۰	۲۸۴	بال دیکھنا	۱۲۷		
۲۶۰	عاریتاً چیز لینا	۱۲۰	۲۸۵	نیلی آنکھیں	۱۲۷		
۲۶۱	ہدیہ اور مہمان	۱۲۰	۲۸۶	بہترین شریک حیات	۱۲۷		
۲۶۲	دعوت قبول کرنا	۱۲۱	۲۸۷	صلہ رحم	۱۲۷		
۲۶۳	کھانے سے قبل وضو	۱۲۱	۲۸۸	عورتوں سے محبت	۱۲۷		

۲۸۹	شادی شدہ مرد	۱۲۸	۳۱۴	حلال عورتیں	۱۳۴		
۲۹۰	نکاح کی فضیلت	۱۲۸	۳۱۵	متعہ	۱۳۵		
۲۹۱	قرض ادا کرنا	۱۲۸	۳۱۶	لڑکی کی بلوغت	۱۳۵		
۲۹۲	ہر غیر شیعہ ناصبی نہیں	۱۲۹	۳۱۷	دیوث	۱۳۵		
۲۹۳	تین طلاقیں	۱۲۹	۳۱۸	مومنین کی اولاد	۱۳۵		
۲۹۴	ولیمہ کے مواقع	۱۲۹	۳۱۹	زندگی کے مراحل	۱۳۶		
۲۹۵	رات کو رخصتی	۱۳۰	۳۲۰	حضرت علیؑ سے محبت	۱۳۶		
۲۹۶	شرعی مہر	۱۳۰	۳۲۱	عقیقہ	۱۳۶		
۲۹۷	مہر ادا نہ کرنا	۱۳۰	۳۲۲	عقیقہ کا ذبیحہ	۱۳۷		
۲۹۸	حضرت فاطمہؑ اور علیؑ	۱۳۰	۳۲۳	حضورؐ کا عقیقہ	۱۳۷		
۲۹۹	زوجہ کا انتخاب	۱۳۱	۳۲۴	بڑھاپے میں عقیقہ	۱۳۷		
۳۰۰	حسین عورت	۱۳۱	۳۲۵	مساوی سلوک	۱۳۸		
۳۰۱	جنتی عورتیں	۱۳۱	۳۲۶	اولاد سے سلوک	۱۳۸		
۳۰۲	عورت کا حق	۱۳۱	۳۲۷	تین لڑکیاں	۱۳۸		
۳۰۳	بدنصیب عورت	۱۳۲	۳۲۸	اولاد سے محبت	۱۳۸		
۳۰۴	خاص حکم	۱۳۲	۳۲۹	نعمت	۱۳۹		
۳۰۵	خوشبو لگانا	۱۳۲	۳۳۰	پنجتن کی فضیلت	۱۳۹		
۳۰۶	نکاح کے احکام	۱۳۲	۳۳۱	درازی عمر کا راز	۱۳۹		
۳۰۷	دوسرے شہر میں شادی	۱۳۳	۳۳۲	زیادہ سونا	۱۳۹		
۳۰۸	لے پالک	۱۳۳	۳۳۳	نامرد	۱۴۰		
۳۰۹	صالح اولاد	۱۳۳	۳۳۴	خلع	۱۴۰		
۳۱۰	بچہ کا دودھ	۱۳۳	۳۳۵	پاگل شوہر	۱۴۰		
۳۱۱	رضاعت	۱۳۴	۳۳۶	طلاق	۱۴۱		
۳۱۲	پہلی نگاہ	۱۳۴	۳۳۷	طلاق کی شرائط	۱۴۱		
۳۱۳	مصافحہ	۱۳۴	۳۳۸	حضورؐ کی یتیمی	۱۴۱		

۳۳۹	خاص احادیث	۱۴۲	۳۶۴	خودکشی	۱۵۷
۳۴۰	ابن رسول اللہؐ	۱۴۲	۳۶۵	کوڑا مارنا	۱۵۷
۳۴۱	بدعت	۱۴۲	۳۶۶	مقتول کی دیت	۱۵۷
۳۴۲	شرابی اور نماز	۱۴۳	۳۶۷	پُل گر جانا	۱۵۸
۳۴۳	افتراء	۱۴۳	۳۶۸	وصیت	۱۵۸
۳۴۴	سود کی مذمت	۱۴۳	۳۶۹	موت کی راحت	۱۵۸
۳۴۵	سود	۱۴۴	۳۷۰	حضورؐ کی وصیت	۱۵۹
۳۴۶	گناہانِ کبیرہ	۱۴۴	۳۷۱	حضورؐ کی وصیت	۱۵۹
۳۴۷	چار چیزیں	۱۵۰	۳۷۲	وصیت میں ترمیم	۱۵۹
۳۴۸	عورتوں کے لئے حکم	۱۵۰	۳۷۳	تحریری وصیت	۱۶۰
۳۴۹	زنا	۱۵۰	۳۷۴	وصیت قبول کرنا	۱۶۰
۳۵۰	بھلائی کی امید	۱۵۰	۳۷۵	مقتول کی نماز جنازہ	۱۶۱
۳۵۱	حدودِ الٰہی	۱۵۱	۳۷۶	وراثت	۱۶۱
۳۵۲	حد جاری کرنا	۱۵۱	۳۷۷	مرحوم کے لئے حج	۱۶۱
۳۵۳	سود خور کی سزا	۱۵۱	۳۷۸	فی سبیل اللہ کیا ہے؟	۱۶۱
۳۵۴	چور کی سزا	۱۵۲	۳۷۹	مرحوم کا ترکہ اور کفن	۱۶۲
۳۵۵	زنا کی سزا	۱۵۲	۳۸۰	ایک تہائی کی وصیت	۱۶۲
۳۵۶	چور کی سزا	۱۵۴	۳۸۱	قرابت دار اور وصیت	۱۶۲
۳۵۷	خوش الحانی	۱۵۴	۳۸۲	خاندانی منصوبہ بندی	۱۶۳
۳۵۸	شطرنج اور غنا	۱۵۴	۳۸۳	راویانِ حدیث	۱۶۳
۳۵۹	شراب خواری	۱۵۴	۳۸۴	صاحبانِ عقل	۱۶۶
۳۶۰	والدین سے سلوک	۱۵۵	۳۸۵	ابدان کی قیمت	۱۶۶
۳۶۱	دفاعی قتل	۱۵۶	۳۸۶	زہد	۱۶۶
۳۶۲	قسم کھانا	۱۵۶	۳۸۷	حلال روزی	۱۶۷
۳۶۳	مومن کا قتل	۱۵۶	۳۸۸	عقل اور عبادت	۱۶۷

۳۸۹	اہل شک	۱۶۷	۴۱۴	اللہ اور مخلوق	۱۷۴
۳۹۰	عقل	۱۶۸	۴۱۵	چالیس احادیث	۱۷۵
۳۹۱	بدعت	۱۶۸	۴۱۶	علم کیا ہے؟	۱۷۵
۳۹۲	قیاس	۱۶۸	۴۱۷	عبرت	۱۷۵
۳۹۳	اہل دین	۱۶۹	۴۱۸	عالم اور جاہل	۱۷۵
۳۹۴	عقل اور حجت	۱۶۹	۴۱۹	علم حدیث	۱۷۶
۳۹۵	خروج مہدی علیہ السلام	۱۶۹	۴۲۰	بے نظیر اصول	۱۷۶
۳۹۶	عقل اور عبادات	۱۶۹	۴۲۱	حقیقی عالم	۱۷۶
۳۹۷	عقل اور کلام	۱۷۰	۴۲۲	بدعت	۱۷۷
۳۹۸	علم کی زکوٰۃ	۱۷۰	۴۲۳	بدعت اور علماء	۱۷۷
۳۹۹	دین کی تعلیم	۱۷۰	۴۲۴	اطاعتِ امام	۱۷۷
۴۰۰	راویان حدیث	۱۷۱	۴۲۵	حدیث اور معصومؑ	۱۷۷
۴۰۱	عالم کی فضیلت	۱۷۱	۴۲۶	اشاعتِ حدیث	۱۷۸
۴۰۲	علمائے حق	۱۷۱	۴۲۷	راویان حدیث	۱۷۸
۴۰۳	غیر ضروری علم	۱۷۱	۴۲۸	راویان حدیث	۱۷۸
۴۰۴	علم کی فضیلت	۱۷۲	۴۲۹	حدیث کا مفہوم	۱۷۸
۴۰۵	عمل بغیر علم	۱۷۲	۴۳۰	قیاس	۱۷۹
۴۰۶	فتویٰ	۱۷۲	۴۳۱	بدعت	۱۷۹
۴۰۷	میل جول	۱۷۳	۴۳۲	دین کی بربادی	۱۷۹
۴۰۸	علمی مباحث	۱۷۳	۴۳۳	بدعت	۱۸۰
۴۰۹	یوم جمعہ	۱۷۳	۴۳۴	قیاس	۱۸۰
۴۱۰	اچھے ساتھی	۱۷۴	۴۳۵	دین کا نگہبان	۱۸۰
۴۱۱	علماء کی صحبت	۱۷۴	۴۳۶	صحتِ حدیث	۱۸۰
۴۱۲	فقیہ کی موت	۱۷۴	۴۳۷	تقیہ اور حدیث	۱۸۱
۴۱۳	عالم دین	۱۷۴	۴۳۸	تقیہ اور حدیث	۱۸۱

۴۳۹	منسوخ احادیث	۱۸۱	۴۶۴	علیؑ سے دوستی	۱۸۹
۴۴۰	علم امام	۱۸۲	۴۶۵	عم یتساءلون	۱۸۹
۴۴۱	علم قرآن	۱۸۲	۴۶۶	اہلبیتؑ	۱۹۰
۴۴۲	معرفت	۱۸۲	۴۶۷	نورِ خدا	۱۹۰
۴۴۳	سنتِ رسولؐ	۱۸۳	۴۶۸	جن سے حسد کیا جاتا ہے	۱۹۱
۴۴۴	فقیہ	۱۸۳	۴۶۹	صادقین کون؟	۱۹۱
۴۴۵	توحید	۱۸۳	۴۷۰	صادقین	۱۹۱
۴۴۶	توحید	۱۸۳	۴۷۱	امام	۱۹۱
۴۴۷	معرفت	۱۸۴	۴۷۲	ولایتؑ	۱۹۲
۴۴۸	سورۂ اخلاص	۱۸۴	۴۷۳	ہادیانِ برحق	۱۹۲
۴۴۹	الواحد	۱۸۴	۴۷۴	قرآن واہلبیت	۱۹۲
۴۵۰	سبحان اللہ	۱۸۴	۴۷۵	ہادیانِ برحق	۱۹۲
۴۵۱	اللہ	۱۸۵	۴۷۶	امام	۱۹۳
۴۵۲	اللہ کا جسم وصورت	۱۸۵	۴۷۷	اطاعتِ امام	۱۹۳
۴۵۳	معرفتِ امام	۱۸۵	۴۷۸	فراست، مومن	۱۹۴
۴۵۴	امام	۱۸۶	۴۷۹	نعمتِ الٰہی	۱۹۴
۴۵۵	رہنما	۱۸۶	۴۸۰	ہدایت	۱۹۴
۴۵۶	معرفت	۱۸۶	۴۸۱	وارثانِ کتاب	۱۹۵
۴۵۷	محبتِ خدا	۱۸۷	۴۸۲	وارثانِ کتاب	۱۹۵
۴۵۸	ضرورت، امام	۱۸۷	۴۸۳	آیاتِ بینات	۱۹۵
۴۵۹	حجتِ خدا	۱۸۷	۴۸۴	راسخون فی العلم	۱۹۵
۴۶۰	نبی رسول اور امام	۱۸۷	۴۸۵	علم الٰہی کے مخزن	۱۹۶
۴۶۱	اولوالعزم رسول	۱۸۸	۴۸۶	اہل ذکر	۱۹۶
۴۶۲	نبی اور محدث	۱۸۸	۴۸۷	ولایتِ علیؑ	۱۹۶
۴۶۳	اہل ذکر	۱۸۸	۴۸۸	علمِ کتاب	۱۹۷

۴۸۹	علمِ ظاہر و باطن	۱۹۷	۵۱۴	مقامِ امام	۲۰۵
۴۹۰	حجتِ خدا	۱۹۷	۵۱۵	اسرارِ امامت	۲۰۵
۴۹۱	وارثانِ حضورؐ	۱۹۸	۵۱۶	روح	۲۰۵
۴۹۲	امام زمانہؑ	۱۹۸	۵۱۷	اہلبیتؑ	۲۰۶
۴۹۳	میراثِ علم	۱۹۸	۵۱۸	امام موسیٰ کاظمؑ	۲۰۶
۴۹۴	فضیلتِ اہلبیت	۱۹۹	۵۱۹	امام زین العابدینؑ	۲۰۶
۴۹۵	امامت	۱۹۹	۵۲۰	مصحفِ فاطمہؑ	۲۰۶
۴۹۶	اعمال اور حضورؐ	۱۹۹	۵۲۱	علم اور علیؑ	۲۰۷
۴۹۷	علمِ الٰہی	۱۹۹	۵۲۲	ولایتِ علیؑ	۲۰۷
۴۹۸	اطاعتِ رسولؐ	۲۰۰	۵۲۳	امام زمانہؑ	۲۰۸
۴۹۹	علمِ امام	۲۰۰	۵۴۲	امام زمانہؑ	۲۰۸
۵۰۰	علیؑ اور علم	۲۰۰	۵۲۵	ولادتِ امام زمانہؑ	۲۰۸
۵۰۱	امام رضاؑ	۲۰۱	۵۲۶	امرِ امامت	۲۰۸
۵۰۲	امام زین العابدینؑ	۲۰۱	۵۲۷	امام محمد تقیؑ	۲۰۹
۵۰۳	علمِ امام	۲۰۱	۵۲۸	معرفتِ امام	۲۰۹
۵۰۴	صحیفۂ فاطمہؑ	۲۰۲	۵۲۹	ظہورِ امام زمانہؑ	۲۰۹
۵۰۵	حضورؐ کا ترکہ	۲۰۲	۵۳۰	ظہورِ امام زمانہؑ	۲۰۹
۵۰۶	ذوالفقار	۲۰۲	۵۳۱	حاکمیتِ امام زمانہؑ	۲۱۰
۵۰۷	تبرکاتِ انبیاء	۲۰۳	۵۳۲	امام زمانہؑ	۲۱۰
۵۰۸	علمِ امام	۲۰۳	۵۳۳	غیبت	۲۱۰
۵۰۹	امامت حسنینؑ	۲۰۳	۵۳۴	غیبت اور مومنین	۲۱۰
۵۱۰	امام برحق	۲۰۳	۵۳۵	امامت کا منکر	۲۱۱
۵۱۱	سیاستِ ائمہؑ	۲۰۴	۵۳۶	دوناعذاب	۲۱۱
۵۱۲	امرِ امامت	۲۰۴	۵۳۷	کفر کی موت	۲۱۱
۵۱۳	امامت	۲۰۵	۵۳۸	ائمہ معصومینؑ	۲۱۲

۵۳۹	خدا کا شریک	۲۱۲	۵۶۴	شبِ قدر	۲۲۰
۵۴۰	دعویٰ امامت	۲۱۲	۵۶۵	ائمہ معصومینؑ	۲۲۰
۵۴۱	معرفتِ امام	۲۱۲	۵۶۶	علمِ امام	۲۲۰
۵۴۲	طینتِ شیعہ	۲۱۳	۵۶۷	قرضِ حسنہ	۲۲۱
۵۴۳	امام کا مرتبہ	۲۱۳	۵۶۸	قولِ امام	۲۲۱
۵۴۴	حضورؐ کی تدفین	۲۱۴	۵۶۹	مصرفِ خمس	۲۲۱
۵۴۵	مددگارِ رسولؐ	۲۱۴	۵۷۰	خمس	۲۲۲
۵۴۶	حضورؐ کا نور	۲۱۴	۵۷۱	خمس	۲۲۲
۵۴۷	حضورؐ کی خصوصیات	۲۱۵	۵۷۲	مالِ غنیمت	۲۲۲
۵۴۸	بہترین مخلوق	۲۱۵	۵۷۳	خمس	۲۲۲
۵۴۹	ائمہ معصومینؑ	۲۱۵	۵۷۴	خمس کی تقسیم	۲۲۳
۵۵۰	بائیس حج	۲۱۵	۵۷۵	اللہ کی رسّی	۲۲۳
۵۵۱	امام حسنؑ	۲۱۶	۵۷۶	تخلیقِ مون	۲۲۳
۵۵۲	جنابِ فاطمہؑ	۲۱۶	۵۷۷	توحید	۲۲۴
۵۵۳	جنابِ فاطمہؑ کا غسلِ میت	۲۱۶	۵۷۸	میثاق	۲۲۵
۵۵۴	شہادتِ جنابِ فاطمہ زہراؑ	۲۱۷	۵۷۹	اسلام کی بنیادیں	۲۲۵
۵۵۵	حضرت علیؑ کا دفن	۲۱۷	۵۸۰	ایمان کی حدود	۲۲۵
۵۵۶	امام حسن عسکریؑ	۲۱۷	۵۸۱	قلبِ سلیم	۲۲۵
۵۵۷	علمِ امام	۲۱۸	۵۸۲	شریعت	۲۲۵
۵۵۸	امام محمد تقیؑ	۲۱۸	۵۸۳	اسلام اور ایمان	۲۲۶
۵۵۹	فضیلتِ امام	۲۱۸	۵۸۴	اصلِ ایمان	۲۲۶
۵۶۰	وارثِ خلیل اللہ	۲۱۹	۵۸۵	تفکّر	۲۲۶
۵۶۱	علمِ امام	۲۱۹	۵۸۶	یقین	۲۲۶
۵۶۲	نائبِ امام	۲۱۹	۵۸۷	ایمان کے ارکان	۲۲۷
۵۶۳	ولادتِ امام زمانہؑ	۲۲۰	۵۸۸	اسلام کی بنیادیں	۲۲۷

۵۸۹	زہد	۲۲۷	۶۱۴	مومن اور انفاق	۲۳۳
۵۹۰	صدیق	۲۲۷	۶۱۵	انصاف	۲۳۴
۵۹۱	ایمان کی حلاوت	۲۲۸	۶۱۶	جنت کا راستہ	۲۳۴
۵۹۲	محبت اور بُغض	۲۲۸	۶۱۷	صلہ رحم	۲۳۴
۵۹۳	محبت کا ثواب	۲۲۸	۶۱۸	صلہ رحم	۲۳۴
۵۹۴	اللہ کے لئے محبت	۲۲۹	۶۱۹	موت میں تاخیر	۲۳۵
۵۹۵	ایمان کی رسّی	۲۲۹	۶۲۰	صلہ رحم کے فوائد	۲۳۵
۵۹۶	اصفیائے خدا	۲۲۹	۶۲۱	غیر مذہب اور صلہ رحم	۲۳۵
۵۹۷	دنیا کی حقیقت	۲۳۰	۶۲۲	صلہ رحم کے فوائد	۲۳۵
۵۹۸	حقیقی طلب	۲۳۰	۶۲۳	صلہ رحم کے فوائد	۲۳۶
۵۹۹	دنیا کی قیمت	۲۳۰	۶۲۴	ماں اور جہاد	۲۳۶
۶۰۰	پسندیدہ بات	۲۳۰	۶۲۵	والدین	۲۳۶
۶۰۱	زہد اور اخلاق	۲۳۰	۶۲۶	باپ کو نوکروں کے سپرد کرنا	۲۳۶
۶۰۲	اسلام اور معاش	۲۳۱	۶۲۷	ماں کے حقوق	۲۳۷
۶۰۳	غنی	۲۳۱	۶۲۸	افضل اعمال	۲۳۷
۶۰۴	قناعت	۲۳۱	۶۲۹	مسلمان کے حقوق	۲۳۷
۶۰۵	بے نیازی	۲۳۱	۶۳۰	مسلمانوں کی فریاد	۲۳۷
۶۰۶	دنیا	۲۳۱	۶۳۱	سچی عبادت	۲۳۸
۶۰۷	انصاف	۲۳۲	۶۳۲	امور مسلمین	۲۳۸
۶۰۸	ضابطۂ اخلاق	۲۳۲	۶۳۳	مومن کی طینت	۲۳۸
۶۰۹	نیکی	۲۳۲	۶۳۴	مومن کی خصوصیات	۲۳۸
۶۱۰	نیکی میں اجلت	۲۳۲	۶۳۵	بوڑھا مسلمان	۲۳۸
۶۱۱	حدیثِ قُدسی	۲۳۳	۶۳۶	مومن کی خصوصیات	۲۳۹
۶۱۲	صلہ رحمی	۲۳۳	۶۳۷	آدابِ ایمان	۲۳۹
۶۱۳	اللہ سے مانگو	۲۳۳	۶۳۸	شیعوں کی خصوصیات	۲۳۹

۶۳۹	مسلمان کے فرائض	۲۴۰	
۶۴۰	بہتر عبادت	۲۴۰	
۶۴۱	مومن سے ملاقات	۲۴۰	
۶۴۲	مومن کی زیارت	۲۴۰	
۶۴۳	مومن بھائی	۲۴۱	
۶۴۴	نیکی پسند	۲۴۱	
۶۴۵	حضورؐ اور مصافحہ	۲۴۱	
۶۴۶	مصافحہ اور بخشش	۲۴۱	
۶۴۷	مصافحہ	۲۴۲	
۶۴۸	اللہ کا ذکر	۲۴۲	
۶۴۹	دہن پر بوسہ دینا	۲۴۲	
۶۵۰	ہاتھ کو بوسہ دینا	۲۴۲	
۶۵۱	سر کو بوسہ	۲۴۲	
۶۵۲	مومن کو خوش کرنا	۲۴۳	
۶۵۳	فضیلتِ آلِ محمدؐ	۲۴۳	
۶۵۴	طواف	۲۴۳	
۶۵۵	مومن کی حاجت روائی	۲۴۳	
۶۵۶	مومن کی حاجت روائی	۲۴۴	
۶۵۷	مومن کو خوش کرنا	۲۴۴	
۶۵۸	بھوکا مومن	۲۴۴	
۶۵۹	مومن کو خوش کرنا	۲۴۴	
۶۶۰	مومن کی حاجت روائی	۲۴۴	
۶۶۱	مومن کو خوش کرنا	۲۴۵	
۶۶۲	حج کا ثواب	۲۴۵	
۶۶۳	مومن کی اعانت	۲۴۵	
۶۶۴	کھانا کھلانا	۲۴۶	
۶۶۵	مومن کو کھانا کھلانا	۲۴۶	
۶۶۶	پانی پلانا	۲۴۶	
۶۶۷	کھانا کھلانا	۲۴۷	
۶۶۸	پانچ درہم کا کھانا	۲۴۷	
۶۶۹	روزی دلانا	۲۴۷	
۶۷۰	مومن کا اکرام	۲۴۷	
۶۷۱	مومن پر مہربانی	۲۴۷	
۶۷۲	مومن کی خدمت	۲۴۸	
۶۷۳	مومن کو نصیحت	۲۴۸	
۶۷۴	اصلاح نفس	۲۴۸	
۶۷۵	صلح کروانا	۲۴۹	
۶۷۶	اصلاح اور دروغ گوئی	۲۴۸	
۶۷۷	صلح کروانا	۲۴۹	
۶۷۸	لباس پہنانا	۲۴۹	
۶۷۹	نفس کو زندہ کرنا	۲۴۹	
۶۸۰	گھر والوں کو تبلیغ	۲۴۹	
۶۸۱	امر امامت	۲۵۰	
۶۸۲	اللہ کے دوست	۲۵۰	
۶۸۳	دین کی سلامتی	۲۵۰	
۶۸۴	تقیہ اور صبر	۲۵۰	
۶۸۵	موزوں پر مسح	۲۵۰	
۶۸۶	تقیہ اور دین	۲۵۱	
۶۸۷	اصحابِ کہف	۲۵۱	
۶۸۸	مومن کی سپر	۲۵۱	

۶۸۹	جان کی حفاظت	۲۵۱	۷۱۴	دنیاوی نقصان	۲۵۷
۶۹۰	تقیہ	۲۵۲	۷۱۵	ایمان اور روزی	۲۵۷
۶۹۱	قُربِ ظہورِ امامؑ	۲۵۲	۷۱۶	مومن اور رزق	۲۵۸
۶۹۲	تقیہ	۲۵۲	۷۱۷	مساکین	۲۵۸
۶۹۳	تقیہ اور علم	۲۵۲	۷۱۸	مالدار شیعہ	۲۵۸
۶۹۴	دو خصلتیں	۲۵۲	۷۱۹	اصل محتاجی	۲۵۸
۶۹۵	گمنامی	۲۵۳	۷۲۰	گناہ اور مصیبت	۲۵۹
۶۹۶	پوشیدہ امور	۲۵۳	۷۲۱	مومن کی ہنسی	۲۵۹
۶۹۷	صاحبِ ایمان	۲۵۳	۷۲۲	گناہ اور رزق	۲۵۹
۶۹۸	شیعہ کی پہچان	۲۵۳	۷۲۳	گناہ اور نمازِ شب	۲۵۹
۶۹۹	مومن کی پہچان	۲۵۴	۷۲۴	گناہ کا خوف	۲۵۹
۷۰۰	مومن کون؟	۲۵۴	۷۲۵	امرِ امامت	۲۶۰
۷۰۱	شیعہ عالم	۲۵۴	۷۲۶	گناہانِ کبیرہ	۲۶۰
۷۰۲	شیعانِ علیؑ	۲۵۵	۷۲۷	والدین کی نافرمانی	۲۶۰
۷۰۳	عادل حاکم	۲۵۵	۷۲۸	تارکِ نماز	۲۶۱
۷۰۴	تین خصلتیں	۲۵۵	۷۲۹	شرک کا گناہ	۲۶۱
۷۰۵	مومن کی علامات	۲۵۵	۷۳۰	گناہ حقیر سمجھنا	۲۶۲
۷۰۶	کمیاب شے	۲۵۶	۷۳۱	گناہ کا تکرار	۲۶۲
۷۰۷	مدعیِ ولایت	۲۵۶	۷۳۲	کفر	۲۶۲
۷۰۸	معرفت	۲۵۶	۷۳۳	محبتیں	۲۶۲
۷۰۹	مومن کی برکت	۲۵۶	۷۳۴	کافر	۲۶۳
۷۱۰	مومن کا قیدخانہ	۲۵۶	۷۳۵	شقاوت	۲۶۳
۷۱۱	مومن کا جنازہ	۲۵۷	۷۳۶	منافق	۲۶۳
۷۱۲	مومن اور مصیبت	۲۵۷	۷۳۷	لعنت کے مستحق	۲۶۳
۷۱۳	مومن اور مصیبت	۲۵۷	۷۳۸	ریاکاری	۲۶۴

۷۳۹	خودنمائی	۲۶۴	۷۶۴	فخروغرور	۲۶۹
۷۴۰	عمل کا اظہار	۲۶۴	۷۶۵	طولانی امیدیں	۲۷۰
۷۴۱	ہوس ریاست	۲۶۴	۷۶۶	ظلم کا ارادہ	۲۷۰
۷۴۲	حسرت	۲۶۵	۷۶۷	بددعا	۲۷۰
۷۴۳	دشمنی	۲۶۵	۷۶۸	ظالم پر ظالم	۲۷۰
۷۴۴	غصہ	۲۶۵	۷۶۹	ظلم	۲۷۱
۷۴۵	غصہ	۲۶۵	۷۷۰	زبان کا زخم	۲۷۱
۷۴۶	اللہ کا انتقام	۲۶۵	۷۷۱	مکاری	۲۷۱
۷۴۷	حسد	۲۶۶	۷۷۲	جھوٹا	۲۷۱
۷۴۸	دین کی آفتیں	۲۶۶	۷۷۳	ملعون	۲۷۱
۷۴۹	تعصب	۲۶۶	۷۷۴	بھولنی کی عادت	۲۷۲
۷۵۰	غرور	۲۶۶	۷۷۵	دروغ مصلحت آمیز	۲۷۲
۷۵۱	اللہ کے مبغوض	۲۶۶	۷۷۶	ناراضگی	۲۷۲
۷۵۲	خودپسندی	۲۶۷	۷۷۷	قطع رحم	۲۷۲
۷۵۳	دینار و درہم	۲۶۷	۷۷۸	قطع رحمی کا اثر	۲۷۲
۷۵۴	اللہ سے دوری	۲۶۷	۷۷۹	دوزخ کا راستہ	۲۷۳
۷۵۵	طمع	۲۶۷	۷۸۰	والدین کا احترام	۲۷۳
۷۵۶	بدخُلقی	۲۶۸	۷۸۱	نسب سے بے زاری	۲۷۳
۷۵۷	خراب اخلاق	۲۶۸	۷۸۲	رسول اللہ کا ولی	۲۷۳
۷۵۸	ضابطۂ اخلاق	۲۶۸	۷۸۳	ذلیل سمجھنا	۲۷۳
۷۵۹	گالیاں دینا	۲۶۸	۷۸۴	وعدہ	۲۷۴
۷۶۰	زبان درازی	۲۶۸	۷۸۵	مومن سے ملاقات	۲۷۴
۷۶۱	بدگوئی	۲۶۹	۷۸۶	مومن کی امداد	۲۷۴
۷۶۲	بدترین لوگ	۲۶۹	۷۸۷	پناہ دینا	۲۷۴
۷۶۳	حسد	۲۶۹	۷۸۸	خوف زدہ کرنا	۲۷۴

۷۸۹	مایوسی	۲۷۵	۸۱۴	محاسبہ	۲۸۲
۷۹۰	اطاعتِ مخلوق	۲۷۵	۸۱۵	عیب جوئی	۲۸۲
۷۹۱	حاکم کی خوشنودی	۲۷۵	۸۱۶	گناہ	۲۸۲
۷۹۲	سزا	۲۷۵	۸۱۷	کفر	۲۸۳
۷۹۳	ہم نشینی	۲۷۶	۸۱۸	دعا	۲۸۳
۷۹۴	بدکار سے دوستی	۲۷۶	۸۱۹	دعا کے اثرات	۲۸۳
۷۹۵	شک	۲۷۶	۸۲۰	دعا کا الہام	۲۸۳
۷۹۶	مومن کی علامت	۲۷۷	۸۲۱	رجوع قلب	۲۸۳
۷۹۷	کفر	۲۷۷	۸۲۲	الحاح وزاری	۲۸۴
۷۹۸	علی کی منزلت	۲۷۷	۸۲۳	اوقاتِ دعا	۲۸۴
۷۹۹	کفر کے قریب	۲۷۷	۸۲۴	قبولیت دعا	۲۸۴
۸۰۰	زبانی اسلام	۲۷۸	۸۲۵	گریہ	۲۸۵
۸۰۱	سرزنش	۲۷۸	۸۲۶	آدابِ دعا	۲۸۵
۸۰۲	غیبت	۲۷۸	۸۲۷	دعا	۲۸۵
۸۰۳	توبہ	۲۷۹	۸۲۸	دعا میں شمولیت	۲۸۶
۸۰۴	وسوسہ	۲۷۹	۸۲۹	آمین کہنا	۲۸۶
۸۰۵	ندامت	۲۷۹	۸۳۰	دعا	۲۸۶
۸۰۶	بخشش	۲۸۰	۸۳۱	درود	۲۸۶
۸۰۷	نیکی چھپانا	۲۸۰	۸۳۲	آداب مجلس	۲۸۶
۸۰۸	کتاب عمل	۲۸۰	۸۳۳	ذکر	۲۸۷
۸۰۹	توبہ	۲۸۰	۸۳۴	محبوب عمل	۲۸۷
۸۱۰	گناہ	۲۸۱	۸۳۵	بہترین دعا	۲۸۷
۸۱۱	گناہ اور غم	۲۸۱	۸۳۶	عبادت	۲۸۷
۸۱۲	گناہان کبیرہ	۲۸۱	۸۳۷	دعا اور ریاء	۲۸۷
۸۱۳	نیکی	۲۸۱	۸۳۸	چالیس مومن	۲۸۸

۸۳۹	دعائیں	۲۸۸	
۸۴۰	بددعا	۲۸۸	
۸۴۱	نیکیاں	۲۸۹	
۸۴۲	تعقیبات	۲۸۹	
۸۴۳	دعا	۲۸۹	
۸۴۴	امام کی دعا	۲۸۹	
۸۴۵	رزق حلال	۲۹۰	
۸۴۶	بیمار اور دعا	۲۹۰	
۸۴۷	دعا	۲۹۰	
۸۴۸	دعا	۲۹۰	
۸۴۹	درد کی دوا	۲۹۱	
۸۵۰	دوست	۲۹۱	
۸۵۱	سلام	۲۹۱	
۸۵۲	سلام سے ابتداء	۲۹۲	
۸۵۳	سلام کے آداب	۲۹۲	
۸۵۴	بُری عادات	۲۹۲	
۸۵۵	بوڑھوں کی تعظیم	۲۹۲	
۸۵۶	بزرگوں کا احترام	۲۹۳	
۸۵۷	آداب	۲۹۳	
۸۵۸	تقریر	۲۹۳	
۸۵۹	مزاح	۲۹۳	
۸۶۰	ہمسایہ	۲۹۳	
۸۶۱	خط کو جواب	۲۹۴	
۸۶۲	اللہ کا احترام	۲۹۴	
۸۶۳	طہارت	۲۹۷	
۸۶۴	کنویں میں چوہا	۲۹۷	
۸۶۵	انگوٹھی	۲۹۷	
۸۶۶	وضو	۲۹۸	
۸۶۷	کتا	۲۹۸	
۸۶۸	تلاوت	۲۹۸	
۸۶۹	تیمم	۲۹۸	
۸۷۰	تیمم	۲۹۹	
۸۷۱	حضور کا غسل میت	۲۹۹	
۸۷۲	جنازے کے احکام	۲۹۹	
۸۷۳	قصر نمازیں	۳۰۰	
۸۷۴	قصر نمازیں	۳۰۱	
۸۷۵	اوقاتِ نماز	۳۰۱	
۸۷۶	خانہ کعبہ اور نماز	۳۰۱	
۸۷۷	سورۂ فاتحہ	۳۰۱	
۸۷۸	بسم اللہ	۳۰۲	
۸۷۹	سجدہ گاہ	۳۰۲	
۸۸۰	کاغذ پر سجدہ	۳۰۲	
۸۸۱	قنوت	۳۰۲	
۸۸۲	قنوت بھول جانا	۳۰۳	
۸۸۳	سجدہ شکر	۳۰۳	
۸۸۴	نماز وتر	۳۰۳	
۸۸۵	جاءِ نماز	۳۰۳	
۸۸۶	گریہ	۳۰۴	
۸۸۷	نماز واجب	۳۰۴	
۸۸۸	زکوٰۃ	۳۰۵	

۸۸۹	مال یتیم	۳۰۴	۹۱۴	کرایہ کا گھر	۳۱۴
۸۹۰	روزہ	۳۰۵	۹۱۵	حق شفعہ	۳۱۵
۸۹۱	زکوٰۃ	۳۰۶	۹۱۶	رہن	۳۱۵
۸۹۲	فطرہ	۳۰۶	۹۱۷	ناصبی عورت	۳۱۵
۸۹۳	جزیہ	۳۰۶	۹۱۸	ناصب اور ناصبہ	۳۱۵
۸۹۴	خمس	۳۰۶	۹۱۹	مہر	۳۱۶
۸۹۵	خمس	۳۰۷	۹۲۰	نکاح	۳۱۶
۸۹۶	چاند دیکھنا	۳۰۷	۹۲۱	باپ کا حق	۳۱۶
۸۹۷	روزہ کی قضاء	۳۰۸	۹۲۲	بات پکی کرنا	۳۱۶
۸۹۸	اعتکاف	۳۰۸	۹۲۳	تین طلاقیں	۳۱۶
۸۹۹	شعبان کے روزے	۳۰۸	۹۲۴	فطرہ	۳۱۷
۹۰۰	حج	۳۰۹	۹۲۵	زکوٰۃ	۳۱۷
۹۰۱	ترکہ اور حج	۳۰۹	۹۲۶	خمس	۳۱۸
۹۰۲	قنوت	۳۰۹	۹۲۷	اہلبیتؑ	۳۱۸
۹۰۳	نماز میں سکتہ	۳۰۹	۹۲۸	روزہ	۳۱۸
۹۰۴	الحمد	۳۱۰	۹۲۹	روزہ	۳۱۸
۹۰۵	نماز	۳۱۰	۹۳۰	مومنین کی سیاحت	۳۱۹
۹۰۶	نماز شکرانہ	۳۱۱	۹۳۱	تلاوت	۳۲۲
۹۰۷	نماز جنازہ	۳۱۱	۹۳۲	برف سے غسل	۳۲۲
۹۰۸	جہاد اور مال غنیمت	۳۱۲	۹۳۳	بہتا پانی	۳۲۲
۹۰۹	مال غنیمت	۳۱۲	۹۳۴	وضو	۳۲۲
۹۱۰	عورت کی گواہی	۳۱۳	۹۳۵	شرم گاہ	۳۲۳
۹۱۱	سزائیں	۳۱۳	۹۳۶	روزہ	۳۲۳
۹۱۲	مقروض	۳۱۴	۹۳۷	عورت کی تدفین	۳۲۳
۹۱۳	باپ کا حق	۳۱۴	۹۳۸	کفن	۳۲۳

۹۳۹	قبرستان میں گھر	۳۲۴	
۹۴۰	عورت کا دفن	۳۲۴	
۹۴۱	دفن کا طریقہ	۳۲۴	
۹۴۲	قنوت	۳۲۵	
۹۴۳	ایک سانس میں سورہ	۳۲۵	
۹۴۴	دعا	۳۲۵	
۹۴۵	نمازِ شکر	۳۲۷	
۹۴۶	مریض کا روزہ	۳۲۷	
۹۴۷	فطرہ	۳۲۸	
۹۴۸	مالِ غنیمت	۳۲۸	
۹۴۹	حلال اور حرام مال	۳۲۸	
۹۵۰	حج	۳۲۹	
۹۵۱	حالتِ سکر	۳۲۹	
۹۵۲	زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۳۳۰	
۹۵۳	حج اور زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۳۳۰	
۹۵۴	فضیلتِ زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۳۳۰	
۹۵۵	فضیلت مسجد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۳۳۱	
۹۵۶	زیارت حضرت علی علیہ السلام	۳۳۱	
۹۵۷	مسجد کوفہ	۳۳۱	
۹۵۸	حج اور زیارت امام حسین علیہ السلام	۳۳۲	
۹۵۹	زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۳۳۲	
۹۶۰	روضۂ جناب فاطمہ زہرا	۳۳۲	
۹۶۱	مسجد نبوی	۳۳۲	
۹۶۲	مسجد کوفہ	۳۳۳	
۹۶۳	زیارت امام حسین علیہ السلام	۳۳۳	
۹۶۴	قسم کا کفارہ	۳۳۴	
۹۶۵	قسم کا کفارہ	۳۳۴	
۹۶۶	نذر ماننا	۳۳۴	
۹۶۷	مرحوم کی نذر پوری کرنا	۳۳۴	
۹۶۸	چار گواہیاں	۳۳۵	
۹۶۹	گناہ کی تکرار	۳۳۵	
۹۷۰	چور کی سزا	۳۳۵	
۹۷۱	آنکھ ضائع ہونا	۳۳۶	
۹۷۲	حمل ضائع ہونا	۳۳۶	

ایک سورۂ فاتحہ برائے

جملہ مومنین ومومنات،

ابن رضا ولد غلام رضا مرحومین

اور

سید انوار علی زیدی مدفون مشہد

اور

اُن کے مرحومین

کے لئے

احادیثِ معصومین علیہم السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین۔ تمام تعریف اللہ تبارک تعالیٰ کے لئے ہے جس نے اپنی خاص عنایت سے ہمارے لئے دین اسلام بذریعہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیا اور آج ۱۴۰۰ برس کے بعد یہ دین ساری دنیا میں پھیل چکا ہے اور دنیا میں کروڑوں مسلمان ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ مسلمانوں نے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے میں کوتاہی کی ہے، لیکن اللہ کا فضل ہے کہ حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات قائم ودائم ہیں۔ قرآن مجید زیر زبر کے ساتھ بالکل اسی حالت میں قائم ہے جس حالت میں آپؐ نے چھوڑا تھا۔ آج بھی سب عالم اسلام پنج وقتہ نمازیں پڑھ رہا ہے، ایک قبلہ کو مانتا ہے، رمضان کے تیس روزے رکھتا ہے، نماز پنجگانہ اور نماز جمعہ گلی گلی پڑھی جاتی ہے، مسجدوں سے اللہ اکبر کی آوازیں ساری دنیا کے ہر ملک میں سنائی دیتی ہیں، حضور پاک سرور دین و دنیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہر اذان میں ہر ملک میں پانچ وقت لیا جاتا ہے، سب مسلمان حج کا فریضہ ایک ساتھ ادا کرتے ہیں، ایک جیسا احرام پہنتے ہیں، ایک امام کے پیچھے نمازیں ادا کرتے ہیں۔ آج بھی حضورؐ کی شان میں کوئی بدتمیزی کرنے کی جرات کرے تو ہر مسلمان خواہ وہ کسی طرح بھی نماز پڑھتا ہو، اور کسی بھی مکتبہ ٔفکر سے تعلق رکھتا ہو، اپنی جان دینے کو تیار ہوتا ہے۔ حضورؐ سے محبت کا تقاضہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل کیا جائے۔ حضورؐ

کے بتائے ہوئے احکام حاصل کرنے کا واحد ذریعہ حضورؐ کا عمل اور آپؐ کی زبان مبارک سے بتائے ہوئے احکامات ہیں جو ہمیں احادیث کی شکل میں مختلف کتابوں میں ملتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب ''احادیثِ معصومینؑ'' سے قبل مختلف کتابوں سے احادیثِ رسولؐ کا انتخاب پانچ کتابوں کی شکل میں پیش کر چکا ہوں جس میں کتاب ''احسن الاحادیث'' اہل سنّت والجماعت کی مستند کتابوں یعنی صحاح ستہ (صحیح بخاری، جامع ترمذی، صحیح مسلم، سنن ابن ماجہ، سنن ابو داؤد) اور مشکوٰۃ شریف سے منتخب احادیث پر مشتمل ہے۔ اب زیرِ نظر کتاب ''احادیثِ معصومینؑ'' پیش کی جاتی ہے جس میں مذہبِ حقہ شیعہ جعفری کی چار بنیادی کتابوں یعنی ''کافی'' من لا یحضر الفقیہ، استبصار، اور تہذیب الاحکام سے احادیث کا انتخاب کیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب سے احادیث کے انتخاب میں ایک خاص دقت یہ پیش آئی کہ ابھی تک یعنی ۱۱۰۰ سال گزرنے کے باوجود شیعہ مسلک کی دو بنیادی کتابوں یعنی ''استبصار'' اور ''تہذیب الاحکام'' کا اردو زبان میں ترجمہ نہیں ہوا۔ میرے پاس صرف ایک صورت تھی کہ ان دونوں کتابوں سے چند احادیث کا انتخاب کروں اور کسی سے اردو زبان میں ترجمہ کرواؤں۔ میرے محترم دوست جناب مولانا حبیب سلمہٗ نے یہ مشکل حل کر دی اور ان دونوں کتابوں یعنی ''استبصار'' اور ''تہذیب الاحکام'' کی چند منتخب احایث کا اردو زبان ترجمہ میں کر دیا جو اس کتاب میں شامل کیا ہے۔ کاش کوئی مسلمان ان دونوں کتابوں یعنی ''استبصار'' اور ''تہذیب الاحکام'' (دس جلدوں پر مشتمل کتاب) کا مکمل ترجمہ کروا کر چھاپ دے تا کہ حضورؐ کی بیان کی ہوئی احادیث اور اقوال ائمہ معصومینؑ (یعنی معصومین علیہم السلام سے منقول احادیثِ رسولؐ) عام مسلمانوں تک پہنچ سکیں۔

جن چاروں مستند کتابوں سے احادیث منتخب کی گئی ہیں اُنکی ہزاروں احادیث میں سے صرف ۱۹۷۷ احادیثؑ زیرِ نظر کتاب میں شامل کی گئی ہیں۔ کاش کہ ہر مسلمان ہر اپنے مکتبہ فکر کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کے علاوہ دوسروں کی کتابیں کا مطالعہ بھی شروع کر دے تا کہ علم میں اضافہ ہو اور یہودیوں، عیسائیوں اور دوسرے اسلام دشمنوں کی کوششوں کا مقابلہ کیا جا سکے اور

مسلمان ایک ملت واحدہ کی حیثیت سے دنیا کے سامنے اپنے آپ کو پیش کر سکیں۔ یہ نہ ہو کہ دشمنان اسلام روز یہ اعلان کریں کہ آج اتنے شیعہ مارے گئے اور اتنے سنّی مارے گئے۔ اب تو عراق کو سنّی شیعہ اور کرد علاقوں میں تقسیم کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں جو عالم اسلام کے متحد نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کی اگر آج صبح یہ اعلان کر دیا جائے (یہ مشترکہ اعلان، صدر جمہوریہ ایران اور حاکم مملکت عربیہ اور الاظہر یونیورسٹی کی طرف سے ہو) کہ اب اسلام میں کوئی فرقہ نہیں بلکہ ہر کلمہ گو، نماز پڑھنے والا، روزے رکھنے والا، حج کرنے والا مسلمان ہے اور کسی کلمہ گو کو کافر کہنے کی سزا ہوگی،، تو آج ہی دشمنان اسلام اپنی شکست قبول کر لیں گے اور لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونا شروع کر دیں گے۔ یہ صرف ہماری فرقہ پرستی ہے جس کی وجہ سے لوگ عالم اسلام سے متنفر ہیں۔ کسی مسلمان سے پوچھا جائے کہ تمہارا مذہب کیا ہے تو وہ جواب میں کہے گا کہ سنّی ہے، یا شیعہ، یا دیوبندی، یا وغیرہ وغیرہ۔ کوئی اپنے آپ کو مسلمان کیوں نہیں کہتا؟ کیا اس بات کا کوئی جواب دے سکتا ہے؟۔ کیا کلام پاک میں فرقہ بندی کی اجازت ہے۔ کیا مسلمانوں نے یہ آیات نہیں پڑھیں:

۱۔ وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ج وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ط ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

اور یہ کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی پیروی کرو اور دوسرے مختلف (ٹیڑھے) راستوں کی پیروی مت کرو کیونکہ وہ تمہیں راہِ حق سے ہٹا دیں گے یہ وہ بات ہے جس کی خدا تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔ (الانعام ۱۵۳)،

۲۔ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا وَّ الَّذِیْ

اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ وَ مَا وَصَّیۡنَا بِہٖۤ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ مُوۡسٰی وَ عِیۡسٰۤی اَنۡ اَقِیۡمُوا الدِّیۡنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوۡا فِیۡہِ ؕ کَبُرَ عَلَی الۡمُشۡرِکِیۡنَ مَا تَدۡعُوۡہُمۡ اِلَیۡہِ ؕ اَللّٰہُ یَجۡتَبِیۡۤ اِلَیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَہۡدِیۡۤ اِلَیۡہِ مَنۡ یُّنِیۡبُ ؕ

تمہارے لئے وہی دین مقرر کیا ہے جس کے متعلق نوحؑ کو ہدایت کی تھی اور وہ جو ہم نے تیری طرف وحی بھیجی اور جو ہدایت ہم نے ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی وہ یہ تھی کہ دین کو قائم و برقرار رکھو اور اس میں تفرق ایجاد نہ کرو۔ ہر چند کہ تیری یہ دعوت مشرکین پر سخت گراں ہے، خدا جسے چاہے منتخب کر لیتا ہے اور جو اس کی طرف لوٹے اس کی ہدایت کرتا ہے۔ (شوریٰ ۱۳)

۳۔(۳۲) مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَہُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا ؕ کُلُّ حِزۡبٍۭ بِمَا لَدَیۡہِمۡ فَرِحُوۡنَ

(نہ ان لوگوں میں ہونا) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقوں میں بٹ گئے۔ ہر گروہ اسی سے خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔ (الروم، ۳۰)

آیئے۔ آج سے یہ عہد کریں کہ عبادات ہم کسی طرح بھی بجالائیں، خواہ ہاتھ کھول کر نماز پڑھیں خواہ ہاتھ باندھ کر پڑھیں، فروعاتِ دین یعنی نماز روزہ وغیرہ اپنے مسلک کے علماء اور ائمہ کے مطابق ادا کیا جائے، کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہا جائے گا۔ عراق اور افغانستان کے حالات کو دیکھ کر بھی عبرت نہ پکڑی جائے تو امام حسینؑ کے الفاظ میں ''اس دین کا خدا ہی حافظ''۔ ہر مسلمان ایک دوسرے کی جان کا محافظ بنے۔ اس سلسلہ میں زیرِ نظر کتاب کی ایک حدیث یہاں نقل کر رہا ہوں تا کہ جو قارئین اس کتاب کو مکمل نہ پڑھ سکیں وہ اس حدیث کو ضرور پڑھ لیں اور جائزہ لیں گے کہ حدیث رسولؐ

بھی مثل قرآن آج بھی زندہ ہے، قابل عمل ہے، ہر زمانہ کے لئے مفید ہے، ہر قوم وملت کے لئے مفید ہے جس میں مسلمان اور غیر مسلمان کی بھی کوئی قید نہیں۔ حدیثِ مبارک یہ ہے:

دنیا میں گناہوں کی سزا: فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ پانچ باتیں ایسی ہیں کہ وہ اگر تم میں پیدا ہو جائیں تو اللہ پناہ مانگو:

۱۔ جب کسی قوم میں بالاعلان زنا ہونے لگے تو طاعون اور ایسی بیماریاں پھیلیں گی جو اُن کے اسلاف کے لئے نہ تھیں۔

۲۔ کم نہ تولا جائے کم نہ ناپا جائے ورنہ قحط سالی نمودار ہوگی اور خرچ میں سختی ہوگی ،بادشاہ ظلم کرے گا،

۳۔ زکوٰۃ نہ روکی جائے ورنہ بارش رک جائے گی، چوپائے نہ ہوں گے تو ایک قطرہ نہ برسے گا۔

(اگر زکوٰہ نظامِ اسلامی کے مطابق جمع کی جاتی اور تقسیم کی جاتی تو کیا کوئی فقیر بچہ چوراہے پر ایک روٹی کے لئے گاڑی والوں کو روکتا؟۔ساجد)

۴۔ اور عہد خدا اور عہد رسول کو نہ توڑیں ورنہ اللہ اُن کے دشمن کو اُن پر مسلط کردے گا اور اُن کا کچھ مال لوٹ لیا جائے گا۔

(کیا کوئی عہدِ خدا اور عہدِ رسول اللہ ؐ ایسا رہ گیا ہے جس کو نہ توڑا گیا ہو؟۔کیا قرآن کو مسلمانوں نے اپنا آئین مان لیا ہے؟، میرے ناقص علم میں تو کسی نے نہیں مانا۔کیا ہمارے ملک میں دشمنانِ اسلام کا غلبہ نہیں ہے؟ اور کیا دشمنِ اسلام امریکہ ہمارے اوپر مسلط نہیں ہے؟ ساجد)

۵۔ جو احکام اللہ نے نازل کیے ہیں اُن کے خلاف فیصلہ نہ کرو ورنہ اللہ اُن کے خوف وہراس پیدا کردے گا۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱، ص ۳۴۲)

(کیا ساری قوم خودکش بمبار حملہ آوروں کی وجہ سے خوف وحراس میں اور مبتلا نہیں؟ کیا ہر ماں اپنے بچے کو سکول بھیجتے ہوئے خوف زدہ نہیں کہ اللہ نہ کرے کچھ ہو نہ جائے)

آج ساری دنیا غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث ہے اور حرام کو حلال سمجھا جا رہا ہے۔ ہم نے اسلامی بنیادی اصولوں یعنی ''اتحاد و اتفاق بین المسلمین'' کو اس طرح پارہ پارہ کیا ہے جس کی وجہ سے مسلمان دہشت گرد کہلاتے ہیں۔

جن کتابوں سے زیرِ نظر کتاب میں احادیث منتخب کی گئی ہیں اُن کا اور اُن کے مولفین اور مترجمین کا مختصر تعارف ہر کتاب سے منتخب احادیث کے شروع میں پیش کیا جا رہا ہے تا کہ اگر کسی حدیث پر کسی قسم کا شک ہو تو اصل کتاب سے رجوع کیا جا سکے۔

اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مسلمانوں میں ''اتحاد و اتفاق'' ہو جائے اور مسلمان قوم ایک ملت واحدہ کی حیثیت سے دنیا کے سامنے آجائے۔

اللہ سے دعا ہے کہ ''اصول کافی'' اور ''من لا یحضر الفقیہ'' کے مترجمین کو دنیا اور آخرت میں اعلیٰ مقامات ملیں اور مرنے کے بعد اعلیٰ علیین میں شمار ہوں۔

والسلام

انجینئر ساجد رضا حیدری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترویجِ علومِ محمد وآلِ محمد کی اہمیت

رسول خداؐ کی وفات کے بعد جب کوئی مسئلہ پیش آتا تو صحابہ کرام اور ائمہ معصومینؑ وہ مسئلہ رسول خداؐ کی سیرت و کردار اور اقوال و گفتار کی روشنی میں حل کرتے۔ زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ مسائل پیچیدہ ہوتے گئے اور نئے مسائل نے جنم لیا۔ اِن حالات میں مسائل کے حل کی صورت یہ نکالی گئی کہ قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ علماء کے اجماع اور اپنی رائے سے مسائل کو حل کیا جائے۔ اس اپنی رائے کو "قیاس" کا نام دیا گیا۔ آگے چل کر اس قیاس کو اس زمانہ میں اجتہاد کا نام دے دیا گیا۔ اجتہاد کی یہ قسم صرف قیاس تک محدود نہ رہی بلکہ استحسان، استصلاح اور تاوّل کو بھی اجتہاد کے زمرے میں ڈال دیا گیا۔ استحسان یعنی ملتی جلتی مثالوں کو پیش نظر رکھے بغیر اپنی عقل و ذوق کے مطابق حکم دینا، استصلاح یعنی ایک مصلحت کو دوسری مصلحت پر ترجیح دینا اور تاوّل یعنی کسی آیت یا معتبر حدیث کے باوجود اپنی رائے اور اجتہاد کو ترجیح دینا۔

شیعہ علماء نے اجتہاد کی ان گمراہ کُن قسموں کی شدید مخالفت کی اور دامن آلِ محمدؐ سے اپنا رشتہ باندھے رکھا۔ اجتہاد کی اِن قسموں کی مخالفت میں شیعہ علماء نے کئی کتابیں تحریر کیں۔

اِن تمام باتوں کے باوجود یہ حقیقت کسی سے چھپی ہوئی نہیں کہ نئے زمانے کے ساتھ ساتھ نئے مسائل نے جنم لیا اور اُن کے حل کی کوئی صورت ہونی چاہیئے تھی۔ اس موقع پر شیعہ علماء نے اس رائج العام اصطلاح یعنی اجتہاد کو استعمال کیا مگر اس کے ماخذ سے قیاس کو نکال کر عقل کو رکھ دیا۔ اب اجتہاد کے ماخذ قرآن، حدیث، اجماع اور عقل ہیں، اور یہ شیعہ مکتبِ فکر کا خاصہ ہیں۔ عقل کو ماخذ میں رکھنے کا فائدہ یہ ہوا کہ عقل کی روشنی میں قرآن و حدیث سے اصول فقہ ترتیب دئے گئے ہیں، یعنی فقہ کی وہ بنیادیں رکھی گئی ہیں جو قرآن و حدیث پر مشتمل ہوں اور نئے زمانے کے تمام مسائل ان بنیادوں پر حل کئے جائیں۔ اجتہاد کی یہ قسم ایک نہایت ہی معقول اور شرعی کوشش تھی جس کے لئے احادیثِ صحیحہ بھی موجود ہیں۔

لہٰذا اجتہاد کی دو صورتیں سامنے آئیں۔ ایک اجتہاد ممنوع اور ایک اجتہاد مشروع۔ اجتہاد مشروع وہی آج کل رائج عام اجتہاد ہے یعنی اہلیت اور تخصص فنی (Specilization) ۔ مجتہد کی شرائط بھی اس طرح کی رکھی گئیں ہیں کہ اس مرتبے پر کسی سازشی کا پہنچنا تقریباً ناممکن ہے۔

ایک اور بات جو یہاں بیان کرنا ضروری ہے وہ عقل کے بغیر احادیث کی پیروی ہے۔ اجتہادِ ممنوع کے مخالف اس مسلک کے مقلدین ائمہؑ کے علاوہ ہر ایک کی تقلید کو حرام سمجھتے ہیں۔ قرآن کے ماخذ ہونے کا اس طرح انکار کرتے ہیں کہ اس کو سمجھنا سوائے ائمہؑ کے کسی کے بس کی بات نہیں۔ جو ائمہ نے کہا اس سے اصول وضع کرنا بھی اُن کے ہاں ممنوع ہے۔ احادیث کو صحیح اور غلط، معتبر اور ضعیف ہونے کی بحث بھی ان کے مسلک میں حرام ہے۔ بس جو کتب اربعہ میں لکھا ہے وہی سب کچھ ہے اس کے علاوہ عقل استعمال کرنا ناقابل قبول ہے۔ یہ فکر سے عاری مکتب ''اخباری'' کہلاتا ہے۔

یہاں جسارت کرتے ہوئے ایک بات اور عرض کرنا ضروری ہے۔ اجتہاد مشروع کے قائل افراد دوسری Extreme کو پہنچ گئے۔ وہ کہنے لگے کہ کتب اربع سے استفادہ عام افراد کے لئے ممکن نہیں۔ قرآن سے ہدایت لینا صرف علماء و مجتہدین کے بس کی بات ہے۔ عام آدمی کا کام آنکھیں بند کر کے مجتہدین کی پیروی اور اتباع کرنا ہے۔ اس تصور نے بھی اسلام کو اخباریت کی طرح نقصان پہنچایا اور لوگ تقلید سے دور ہو گئے۔ یہ بات یاد رہنی چاہیئے کہ ہمارے مذہب میں پاپایت کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور جو افراد مجتہدین کو پوپ کی طرح ناقابل سوال اور Inaccessable بنائے بیٹھے ہیں وہ دین کی خدمت نہیں کر رہے۔ آج ضرورت علوم قرآن اور علوم محمد و آل محمدؐ کو بڑھانے اور ترویج دینے کی ہے۔

قرآن میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کا واقعہ تو سب نے پڑھا ہے۔ کیا موسیٰؑ راز جانے بغیر خضرؑ کے کہنے پر صبر کر سکے؟، تو کیا آج موسیٰ صفت مقلدین، مجتہدین سے یہ سوال نہیں کر سکتے کہ آپ نے یہ فتویٰ کس اصول فقہ، کس حدیث اور کس آیت کی روشنی میں دیا ہے؟ کیا یہ بات مقلد کے لئے زیادہ قابل اطمینان نہیں ہوگی۔

آج اگر ایک شخص صحاح ستہ سے منتخب احادیث چھاپتا ہے یا کتبِ اربع کا ترجمہ یا انتخاب چھاپتا ہے تو اُس کی پذیرائی کی جانی چاہیئے اور علوم محمد و آل محمدؐ کو ہر زاویہ اور ہر پہلو سے عوام میں لانے کی کوشش کی جانی چاہیئے۔ دین کو لوگوں کے لئے عام فہم اور دلکش بنایا جائے نہ کہ اس سے لوگوں کو ڈرا دیا جائے۔ میرے والد کی اس کوشش کو اللہ قبول فرمائے اور اسے ان کے اور ان کے خاندان کے لئے باعثِ مغفرت قرار دے۔ (ڈاکٹر فاخر رضا حیدری)

کتاب من لایحضر الفقیہ

سے منتخب احادیث

کتاب من لایحضر الفقیہ کا تعارف

۱؛ کتاب کا معروف نام: من لایحضر الفقیہ

۲۔ مؤلف کا نام: رئیس المحدثین ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ شیخ صدوق قُمی علیہ الرحمۃ

۳۔ موئف کا سنہ ولادت: ۳۰۶ھ (امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ میں قم میں پیدا ہوئے)

۴۔ شیخ صدوق کے والد: ابوالحسن علی بن حسین قمی علیہ الرحمۃ جنھیں امام حسن عسکریؑ نے اپنے خط میں ''میرے معتمد، اور میرے فقیہ'' کے لقب سے یاد کیا ہے اور بشارت دی ہے کہ ''تمہیں اللہ اپنی رضا کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی مہربانی سے تمہارے صلب میں صالح اولاد قرار دے''

نجاشی نے اپنی کتاب رجال میں تحریر کیا ہے کہ شیخ صدوق کے والد علی ابن الحسین ایک مرتبہ عراق تشریف لے گئے اور ابوالقاسم حسین ابن روح (جن کے توسط سے امام زمانہ کو عریضہ بھیجا جاتا ہے) سے ملاقات کی، ان سے چند مسائل دریافت کئے۔ پھر جب قُم واپس آئے تو علی بن جعفر بن اسود کے توسط سے انھیں خط لکھا کہ میرا یہ عریضہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام تک پہنچا دیں، اس عریضہ میں انھوں نے اولاد پیدا ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی تھی اور امام علیہ السلام نے اُن کے خط کا جواب دیا کہ میں نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کر دی ہے اور عنقریب تمہارے یہاں دو بہترین فرزند پیدا ہوں گے۔ نیز شیخ صدوق علیہ الرحمہ اپنی کتاب کمال الدین و اتمام النعمۃ صفحہ ۲۷۶ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ابو جعفر محمد بن علی الاسود نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا اور کہا کہ آپ کے والد یعنی علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی نے محمد بن عثمان عمریؓ کی

وفات کے بعد مجھ سے فرمایا کہ آپ ابوالقاسم روحی سے گزارش کریں کہ وہ مولانا صاحب العصر والزمان سے میری طرف سے درخواست کریں کہ حضرت میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے ایک فرزند نرینہ عطا فرمائے میں نے اُن کے کہنے کے بموجب ابولاقاسم روحی سے گزارش کی تو انھوں نے انکار کر دیا مگر تین دن کے بعد انھوں نے بتایا کہ حضرت صاحب العصر والزمان علیہ السلام نے علی بن الحسین کے لئے دعا کر دی ہے اور عنقریب اُن کے ایک مبارک فرزند پیدا ہوگا جو لوگوں کو بہت نفع پہنچائے گا اور اُس کے بعد اور بھی اولاد ہوگی۔ چنانچہ اسی سال آپ یعنی شیخ صدوق علیہ الرحمہ پیدا ہوئے اور آپ کے بعد اور بھی اولادیں پیدا ہوئیں اور اسی کتاب میں وہ آگے اپنی طالب علمی کا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب محمد بن علی الاسود مجھے شیخ محمد بن حسین بن احمد ابن ولید رضی اللہ عنہ کے درس میں جاتے ہوئے دیکھتے اور میرا علمی شوق اور حفظ کو ملاحظہ کرتے تو فرماتے کہ تمہارے اندر جو علم سے اتنی رغبت ہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں اس لئے کہ تم امام علیہ السلام کی دعا کی برکت سے پیدا ہوئے ہو۔

(اس دعا کے بعد کتاب من لایحضر الفقیہ کے مولف جناب شیخ صدوق علیہ الرحمۃ پیدا ہوئے اور دنیائے اسلام میں اپنی تصانیف چھوڑ گئے جس سے ہم استفادہ کرتے ہیں اور زیرِ نظر کتاب میں اُن کی تالیف شدہ کتاب سے احادیث لی گئی ہیں)۔

۵۔ کتاب ''من لایحضر الفقیہ'' کی چار جلدوں میں احادیث کی تعداد: ۵۹۱۵

۶۔ کتاب کے اردو مترجم: سید حسن امداد صاحب ممتاز الافاضل

۷۔ کتاب کی دین اسلام میں حیثیت: مذہب حقہ کی چار بنیادی کتابوں میں سے ایک کتاب ''من لایحضر الفقیہ'' ہے جس کی مدد سے آج تک علمائے کرام مختلف مسائل کے جوابات دیتے ہیں۔

من لایحضر الفقیہ جلد اول

سے منتخب احادیث

۱۔ طہارت

سنّتِ ابراہیمی

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر مسواک فرمایا کرتے تھے، اور یہ واجب نہیں ہے، لہٰذا اس کا بعض بعض دن ترک کرنا تمہارے لئے مضرت رساں نہیں ہے اور کوئی حرج نہیں اگر ایک روزہ دار ماہ رمضان میں دن کو کسی وقت بھی مسواک کرے، اور کوئی حرج نہیں اگر حالتِ احرام میں کوئی شخص کرے اور حمام کے اندر مسواک کرنا مکروہ ہے، اس سے دانتوں کا مرض پیدا ہوتا ہے اور مسواک تو سنّت حنفیہ ابراہیمؑ میں ہے اور وہ دس ہیں۔ پانچ سر کے حصہ میں اور پانچ جسم کے باقی حصہ میں ہیں۔ جو سر کے حصے میں ہیں وہ (۱) کلّی کرنا، (۲) ناک میں پانی ڈالنا، (۳) مسواک کرنا، (۴) مونچھیں چھوٹی کرنا اور (۵) جس کے سر کے بال لمبے ہیں اس کیلئے مانگ نکالنا اور جو اپنے بالوں میں مانگ نہ نکالے گا تو اللہ تعالیٰ جہنم کی آری سے اس کے سر میں مانگ نکالے گا۔ اور جو جسم کے باقی حصے میں ہیں وہ (۱) استنجا، (۲) ختنہ، (۳) پیڑو کے بال مونڈنا، (۴) ناخن تراشنا اور (۵) بغلوں کے بال صاف کرنا ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۱۷)

سُرمہ لگانا

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ سرمہ لگاؤ جیسے کمان

میں تانت، اور مسواک کرو دانت کی چوڑائی میں۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۲۰)

وضو میں آنکھیں کھلی رکھنا

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ وضو کرتے ہوئے اپنی آنکھ کھلی رکھو، ہوسکتا ہے کہ اس طرح تم لوگوں کو جہنم نہ دیکھنا پڑے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۰۴)

وضو کرنا

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو صرف ایک ایک مرتبہ تھا اور رسول اللہؐ ایک ایک ہی مرتبہ منہ دھویا کرتے تھے۔ پھر فرمایا یہی وہ وضو ہے کہ بغیر اسکے اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرمایا۔ لیکن وہ احادیث کہ جن میں روایت کی گئی ہے کہ وضو دو دو مرتبہ (ہاتھ منہ دھونا) ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۷۶)

غسل اور وضو

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وضو ایک مد سے اور غسل ایک صاع سے ہو جاتا ہے اور عنقریب میرے بعد ایک قوم آئے گی جو اس مقدار کو کم سمجھے گی اور وہ لوگ میری سنّت کے خلاف عمل پیرا ہونگے اور میری سنّت پر قائم رہنے والے میرے ساتھ خطیرۂ قدس (جنّت) میں ہونگے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۷۰)

درختوں کے نیچے رفع حاجت

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان کسی درخت یا کسی کھجور کے نیچے جب کہ اس پر پھل آئے ہوئے ہوں، پاخانے کی جگہ نہ بنائے، اس لئے کہ اس درخت پر مقرّر ملائیکہ وہاں رہتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ جب درختوں پر پھل آتے ہیں تو ان پر رونق آجاتی

ہے، لوگ وہاں اُنس محسوس کرتے ہیں، کیونکہ ملائیکہ موجود رہتے ہیں۔
(من لایحضرۃ الفقیہ، نمبر ۶۴)

بیماری میں وضو

۷۔ اور جس کے پیشاب کا سلسلہ منقطع نہ ہوتا ہو (سلسل البول کا مرض) تو اللہ کے نزدیک وہ معذور ہے مگر جہاں تک ممکن ہو اس مرض کے دفع کرنے کی کوشش کرے اور اُسے چاہئے کہ ایک تھیلی اس جگہ لگالے۔ اور جس شخص نے صرف پیشاب کیا، پاخانہ نہیں کیا تو اس پر استنجا (آبدست) واجب نہیں اس پر صرف اپنے عضو تناسل کا دھونا واجب ہے اور جس شخص نے صرف پاخانہ کیا پیشاب نہیں کیا تو اس پر عضو تناسل کا دھونا واجب نہیں صرف استنجا (آبدست) واجب ہے۔ اور اگر کسی شخص نے وضو کیا اور اسکے بعد اسکی ریح صادر ہوگئی تو اس پر استنجا (آبدست) واجب نہیں صرف دوبارہ وضو کرلے۔ (من لایحضرۃ الفقیہ، نمبر ۶۴)

پانی سے طہارت

۸۔ اور (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں) لوگ پتھروں اور ڈھیلوں سے استنجا کیا کرتے تھے۔ پھر انصار میں سے ایک شخص نے کچھ ایسی غذا کھائی کہ اسکو ڈھیلا پاخانہ آیا تو اس نے استنجا کیا اور اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْن (بیشک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو محبوب رکھتا ہے) (سورۃ بقرہ، آیت ۲۲۲) تو آنحضرتؐ نے اسکو بلایا وہ ڈرا کہ اس کیلئے کوئی برا حکم نازل ہوا ہے۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کیا تو نے کوئی کام کیا ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میں نے ایسی غذا کھائی تھی جس سے ڈھیلا پاخانہ آگیا تو میں نے پانی

سے استنجا کیا۔ آپ ؐ نے فرمایا تمہیں بشارت ہو تمہارے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْن۔ لہٰذا تم توابین میں اول اور متطہرین میں اول ہو اور کہا جاتا ہے کہ اس شخص کا نام براء بن معرور انصاری تھا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۵۹)

پیشاب کرنے میں احتیاط

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیشاب کیلئے سب سے زیادہ شدید احتیاط سے کام لیتے۔ چنانچہ جب آپ پیشاب کرنے کا ارادہ فرماتے تو زمین کے کسی بلند مقام پر یا ایسی جگہ جہاں بہت زیادہ دھول ہو تشریف لے جاتے تاکہ پیشاب کی چھینٹ آپ پر نہ پڑے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۳۶)

داڑھی منڈوانا

۱۰۔ رسول اللہ ؐ نے فرمایا مجوسی لوگ داڑھی منڈاتے اور مونچھیں بڑھاتے ہیں اور ہم لوگ مونچھیں تراشتے اور داڑھی بڑھاتے ہیں اور یہی فطرت ہے۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۳۳۱)

کنویں کا پانی

۱۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ شہر مدینہ کے اندر درختوں کے درمیان ایک کنواں تھا جب ہوا چلتی تو پتے وغیرہ اڑ کر اس کنویں میں گر جاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی کنویں کے پانی سے وضو فرمایا کرتے تھے۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۳۳)

کنویں کا پانی

۱۲۔ابوبصیر سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ ایک ایسے مکان میں اترے جس میں ایک کنواں تھا اور اسکے پہلو میں ایک گندی نالی تھی ان دونوں کے درمیان تقریباً دو ہاتھ کا فاصلہ تھا تو لوگوں نے اسکے پانی سے وضو کرنے سے منع کر دیا، ان لوگوں کو شاق گزرا تو ہم لوگ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے سب حال بیان کیا تو آپ نے فرمایا: تم لوگ اس کنویں کے پانی سے وضو کرو اسلئے کہ اس گندی نالی کا بہاؤ ایک وادی کی طرف ہے اور وہ بہہ کر دریا میں گر جاتی ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۲۴)

حمام میں چھینٹ پڑنا

۱۳۔ایک مرتبہ حضرت ابوالحسن امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ حمام میں لوگوں کے غسل میں استعمال کردہ پانی جمع تھا اس کی چھینٹ کپڑے پر آ پڑی؟ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضو فرمایا کرتے تو لوگ انکے وضو سے گرا ہوا پانی لے لیا کرتے اور اس سے وضو کیا کرتے تھے، اور وہ پانی جس سے ایک شخص نے صاف ستھرے برتن میں وضو کیا ہے اگر اس پانی کو لے کر ایک دوسرا شخص وضو کرے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن وہ پانی جس سے کپڑا دھویا گیا ہے یا جس سے غسل جنابت کیا گیا ہے یا جس سے نجاست دور کی گئی ہے اس سے وضو نہیں کیا جائے گا۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷)

سر کا مونڈنا

۱۴۔رسول اللہؐ نے فرمایا حج اور عمرے کے علاوہ ایام میں سر پر استرا پھیرنا تمہارے دشمنوں کیلئے مثلہ ہے اور تمہارے لئے حسن و جمال کا سبب ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۲۸۸)

سیاہ رنگ کا خضاب لگانا

۱۵۔اورامام علیہ السلام نے قول خدا ' وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ (اے مسلمانو تم کفار کے مقابلہ کیلئے جہاں تک کہ تم سے ہو سکے سامان فراہم کرو) (سورۃ انفال آیت نمبر ۶۰) کی تفسیر میں ارشاد فرمایا اوران سامانوں میں سیاہ رنگ کا خضاب بھی ہے۔اورایک مرتبہ ایک شخص رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوااوراسکی داڑھی زرد رنگ کی تھی۔آپؐ نے فرمایا یہ کتنا اچھا رنگ ہے اوراسکے کچھ دنوں بعد حاضر ہوا تو اسکی داڑھی مہندی سے رنگی ہوئی تھی۔یہ دیکھ کرآنحضرتؐ متبسم ہوئے اورفرمایا یہ رنگ اس سے بھی اچھا ہے۔اسکے کچھ دنوں بعد پھر حاضر ہوا تو اسکی داڑھی پر سیارہ رنگ کا خضاب تھا یہ دیکھ کرآپؐ ہنسنے اورفرمایا یہ رنگ تو اس سے بھی اچھا ہے اوراس سے بھی اچھا ہے۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۲۸۲)

خضاب لگانا

۱۶۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص طلاء کرنے اور مہندی کا خضاب لگائے اللہ تعالیٰ اس کو دوسری مرتبہ طلاء کرنے تک تین چیزوں سے محفوظ رکھے گا۔جذام سے، برص سے اور بالخورہ کی بیماری سے۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۲۶۹)

حمام کے احکام

۱۷۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہے وہ حمام میں بغیر ازار کے داخل نہ ہوگا۔نیز آپ نے زیر آسمان بغیر ازار پہنے نہانے کو منع فرمایا۔ نیز بغیر ازار پہنے دریا کے اندر داخل ہونے کو بھی منع فرمایا اور کہا کہ پانی میں بھی اس کے اندر

رہنے والے اور اس کے ساکنین ہیں۔ اور روزِ جمعہ کا غسل مردوں اور عورتوں پر سفر و حضر دونوں میں واجب ہے لیکن پانی کی قلت کی وجہ سے عورتوں کو رخصت ہے (کریں یا نہ کریں) جو شخص سفر میں ہے اور اسے پنجشنبہ کو پانی مل گیا اور ڈر ہے کہ روز جمعہ پانی نہیں ملے گا تو کوئی ہرج نہیں اگر روز جمعہ کیلئے پنجشنبہ کو غسل کر لے پھر اگر روز جمعہ پانی ملے تو غسل کرے اور اگر نہ ملے تو پنجشبہ کا غسل ہی اس کیلئے کافی ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۲۲۶)

ڈاکٹر سے رجوع کرنا

۱۸:۔ ایک مرتبہ رسول اللہؐ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فلاں شخص کو چیچک نکلی ہوئی تھی اور اس حالت میں وہ جنب ہو گیا تو لوگوں نے اس کو غسل کروایا اور وہ مر گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ لوگوں نے اس کی جان لے لی۔ انہوں نے کسی سے پوچھ کیوں نہ لیا، اسے تیمّم کیوں نہیں کرا دیا۔ ناواقفیت کا علاج تو پوچھ لینا ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۲۱۹)

تیمّم کے احکام

۱۹۔ اور ایک مرتبہ حضرت ابوذرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میں تو ہلاکت میں پڑ گیا۔ غسل کیلئے پانی موجود نہ تھا اور میں نے (عورت سے) مجامعت کر لی۔ ان کا بیان ہے کہ پھر نبیؐ نے ایک محمل کیلئے حکم دیا اور ہم دونوں پانی کے ساتھ اس کے پردے میں ہو گئے اور میں نے بھی غسل کیا اور عورت نے بھی غسل کیا اسکے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا اے ابوذرؓ تمہارے لئے یہ پاک صاف مٹی (یعنی اس پر تیمّم) دس سال کیلئے بھی کافی تھی۔ اور جب کوئی شخص حالت سفر میں جنب ہو جائے اور اس کے پاس اتنا ہی پانی ہو کہ جس سے وضو کرے تو وہ وضو نہیں کرے گا تیمم کرے گا لیکن اگر وہ یہ جانتا ہے کہ وقت نماز فوت ہونے سے پہلے اس کو پانی مل جائے گا (اور وہ غسل کر کے نماز پڑھ لے گا تو تیمّم بھی نہیں کرے گا) (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۲۲۲)

وہ گناہ جن کا مواخذہ نہ ہوگا

۲۰۔ نبیؐ نے فرمایا ہماری اُمت سے نو چیزوں کا مواخذہ نہ ہوگا۔ سہو، خطا، نسیان، وہ گناہ جو اس سے جبریہ کرایا گیا ہو، وہ بات جس سے وہ ناواقف ہو، وہ چیز جو اس کے بس میں نہ ہو، شگون لینا، حسد، وسوسہ میں مبتلا ہو کر لوگوں کے عیوب دل ہی دل میں سوچنا جب تک کہ زبان سے نہ نکلے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۳۲)

جس کی نماز قبول نہ ہوگی

۲۱۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آٹھ آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکی نماز قبول نہیں کرے گا:

۔ بھاگا ہوا غلام جب تک کہ وہ اپنے مالک کے پاس واپس نہ آ جائے،

۔ اپنے شوہر کی نافرمان عورت جب کہ اس کا شوہر اس سے خفا ہو،

۔ مانع زکوۃ،

۔ وہ پیش نماز جس کے پیچھے لوگ نماز پڑھتے ہوں مگر لوگ اس سے کراہت کرتے ہوں،

۔ وضو ترک کرنے والا،

۔ وہ عورت جو بالغہ ہو چکی ہو اور پھر بغیر چادر اوڑھے ہوئے نماز پڑھے،

۔ اور وہ لوگ جو پاخانہ پیشاب پھینکتے ہیں،

وہ شخص جو نشے میں ہو،

اور وہ وضو ترک کرنے والا جو بھول گیا ہے کہ جب اسکو یاد آ جائے تو وضو کرے اور پھر سے نماز پڑھے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۳۱)

بالوں کی سفیدی

۲۲۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڑھاپا سر کے سامنے سے شروع ہونا خوش بختی کی علامت ہے اور دونوں رخساروں سے شروع ہونا سخاوت کی علامت ہے اور چوٹی کے بالوں سے شجاعت ہے اور سر کے پیچھے سے نحوست ہے۔(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۳۳۵)

بال کٹوانا

۲۳۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بال رکھے تو وہ اسکی اچھی طرح پرداخت کرے ورنہ اسے کاٹ دے۔(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۳۲۶)

ناخون کاٹنا

۲۴۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں کیلئے فرمایا کہ تم لوگ اپنے ناخن تراش لیا کرو اور عورتوں کیلئے فرمایا تم سب اپنے ناخنوں کا کچھ حصہ چھوڑ دیا کرو یہ تمہارے لئے باعث زینت ہیں۔(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۳۱۵)

بیماریوں کا علاج

۲۵۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیماریاں تین (۳) ہیں اور دوائیں بھی تین (۳) ہیں۔ بیماریاں جو ہیں وہ خون ہے، سودا، یا صفرا ہے۔خون کا علاج حجامت (پچھنی لگانا) ہے بلغم کا علاج حمام ہے اور سودا کا علاج چہل قدمی ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۲۹۹)

نورِ خدا کے احاطہ میں

۲۶۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں جس کے اندر ہونگی وہ نور خدا کے احاطہ میں ہوگا اور ان میں بھی سب سے عظیم وہ ہے کہ جس کے پاس سب سے ٹھوس اور مستحکم

شے اس امر کی شہادت ہو کہ اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ دوسرے یہ کہ جب کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو کہے ان للہ و انا الیہ راجعون۔ تیسرے یہ کہ جب اسے کوئی بھلی (اچھی) چیز ملے تو کہے الحمد للہ رب العالمین کہے اور چوتھے یہ کہ جب اس سے کوئی خطا سرزد ہو تو کہے استغفر اللہ واتوب الیہ۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۵۱۴)

۲۔ میّت کے احکام

میت کے احکام

۲۷۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد بن معاذ رحمہ اللہ کے جنازے میں اپنی ردا دوش سے اُتار دی تھی تو آپ سے اسکے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ ملائکہ نے بھی اپنی ردائیں اتار دی ہیں تو میں نے بھی اپنی ردا اُتار دی۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۵۱۲)

تعزیت

۲۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی محزون کی تعزیت ادا کرے گا تو موقف حساب میں اسکو ایک حلّہ پہنایا جائیگا جس سے وہ مسرور ہو جائیگا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۵۰۲)

اُجلت کے مواقع

۲۹۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہیں کسی جنازے میں شرکت کی دعوت دی جائے تو جانے میں جلدی کرو اور جب شادی بیاہ میں شرکت کی دعوت دی جائے تو

دیر سے جاؤ۔(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر۴۹۵)

نماز جنازہ

۳۰۔اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز میت میں سب سے افضل و بہتر جگہ آخری صف ہے۔عورتیں خود آخری صف سے پیچھے ہو جائیں گی اور امام علیہ السلام کے ارشاد کے بموجب آخری صف کی فضیلت باقی رہ جائے گی۔

اور اگر کسی شخص کو ایک طرف سے ولیمہ میں شرکت کی دعوت دی جائے اور دوسری طرف جنازے میں شرکت کی دعوت دی جائے تو اسے جنازے میں شرکت کی دعوت قبول کرنا چاہئے اس لئے کہ اس سے آخرت یاد آتی ہے اور ولیمہ کی دعوت کو چھوڑ دینا چاہئے اس لئے کہ اس میں دنیا یاد آتی ہے۔(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر۴۹۴)

خودکشی اور نماز میّت

۳۱۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت میں سے جس پر رجم کیا گیا ہو اس پر بھی نماز پڑھو اور جس نے میری اُمت میں سے خودکشی کر لی ہے اس پر بھی نماز پڑھو میری اُمت میں سے کسی کو بغیر نماز کے نہ چھوڑو۔(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر۴۸۰)

قبر پر نماز جنازہ

۳۲۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی اگر کسی کی نماز جنازہ فوت ہو جاتی تو اسکی قبر پر پڑھ لیا کرتے تھے۔(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر۴۷۶)

(نوٹ: صرف اس صورت میں جبکہ کسی وجہ سے نماز جنازہ بالکل ہی نہ پڑھی گئی ہو)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کفن

۳۳۔اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین کپڑوں سے کفن دیا گیا تھا۔مقام ظفر کی بنی ہوئی وہ (۲) یمنی چادریں اور کرسف کا ایک کپڑا جو روئی کا ہوتا ہے۔(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۴۱۹)

قبر پر پودا لگانا

۳۴۔ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر کی طرف سے گزرے۔صاحب قبر پر عذاب ہو رہا تھا تو آپؐ نے ایک شاخ (جریدہ) منگوائی اور اسکو دو (۲) حصوں میں پھاڑا۔ ایک حصہ کو اسکے سر کی جانب رکھ دیا اور ایک حصہ اسکے پاؤں کی جانب۔

اور روایت کی گئی ہے کہ وہ صاحب قبر قیس بن فہد انصاری تھا اور یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ وہ قیس بن قمیر تھا اور آپ سے دریافت کیا گیا کہ یہ دونوں شاخیں آپؐ نے کیوں رکھیں؟ تو فرمایا: ''جب تک یہ ہری اور تر رہیں گی اسکے عذاب میں تخفیف رہے گی''۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۴۰۲)

دفن کرنے میں جلدی کرنا

۳۵۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تم میں سے ایک کو بھی ایسا نہ پاؤں کہ اگر اسکا کوئی رات کو مر جائے تو وہ اس (کے دفن وکفن) کیلئے صبح کا انتظار کرے اور نہ کسی ایک کو تم میں سے پاؤں کہ اگر اسکا کوئی دن کو مر جائے تو وہ اس (کے دفن وکفن) کیلئے رات کا انتظار کرے۔تم لوگ اپنے مُردوں کیلئے آفتاب کے طلوع اور غروب ہونے کا انتظار نہ کرو بلکہ جلد سے جلد انکی خوابگاہ تک پہنچا دو، اللہ تم لوگوں پر رحم کرے۔لوگوں نے کہا، اور آپؐ پر بھی یا رسول اللہؐ، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل کرے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۳۸۶)

میّت کے ساتھ چلنا

۳۶۔ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار میں سے کسی شخص کے جنازے کے ساتھ پاپیادہ چل رہے تھے تو ایک شخص نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ سواری پر کیوں نہیں بیٹھ لیتے؟ آپ ؐ نے فرمایا مجھے پسند نہیں کہ میں سواری پر چل رہا ہوں اور فرشتے پاپیادہ چل رہے ہوں۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۵۸۸)

نیاز نذر کے لئے وصیّت

۳۷۔اور حضرت ابوجعفر امام باقرؑ نے اپنی موت پر صف ماتم کے اہتمام کیلئے آٹھ سو (۸۰۰) درہم کی وصیت فرمائی اور آنجنابؑ کی نظر میں یہ سنّت تھی اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب کی آل کیلئے تم لوگ طعام تیار کرو اور لوگوں نے طعام تیار کر کے بھیجا۔(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۵۴۶)

شہید پر رونے کی فضیلت

۳۸۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنگ اُحد سے مدینہ واپس آئے تو آپ ؐ نے ہر گھر سے جسکے گھر والوں میں سے کوئی قتل ہوا تھا آہ وبکا کی آوازیں سنیں مگر آپ کے چچا حمزہ کے گھر سے کوئی آہ وبکا کی آواز نہیں سنی، تو آپ ؐ نے فرمایا ''افسوس! میرے چچا حمزہؓ پر رونے اور آہ وبکا کرنے والا کوئی نہیں ہے''۔تو اہل مدینہ نے یہ عہد کرلیا کہ جب بھی وہ اپنے مرنے والوں پر روئیں گے تو پہلے حضرت حمزہ پر آہ وبکا کرینگے اور وہ لوگ آج تک اس عہد پر قائم ہیں۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۵۵۳)

قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

۳۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر کو نہ قبلہ بنانا نہ مسجد بنانا اسلئے کہ جس وقت یہود نے اپنے انبیاء کی قبور کو مسجد بنایا، اللہ نے ان پر لعنت کی۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۵۳۲)

قبرستان کے آداب

۴۰۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قبرستان سے ہوکر گزرتے تو فرماتے: **السلام علیکم من دیار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون.**

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۵۳۴)

فرزند کی موت پر حضورؐ کا عمل

۴۱۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیمؑ کی وفات ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابراہیمؑ، ہمیں تمہارے مرنے کا بڑا رنج ہے مگر میں صابرین میں سے ہوں، قلب محزون ہے اور آنکھیں گریاں ہیں مگر میں زبان سے ایسی بات نہیں کہوں گا جو اللہ کی ناراضگی کا سبب ہو۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۵۲۶)

جناب خدیجہؑ کی فضیلت

۴۲۔ حضرت خدیجہؑ عالم نزع میں تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے پاس گئے اور فرمایا اے خدیجہ، جو تمہاری حالت میں دیکھ رہا ہوں اس سے مجھے بڑا دکھ ہے مگر جب تم اپنی سہیلیوں کے پاس پہنچو تو میری طرف سے انکو سلام کہنا۔ حضرت خدیجہؑ نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ وہ

(سہیلیاں) کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: مریمؑ بنت عمران وکلثومؑ خواہر موسیٰ وآسیہؑ زوجہ فرعون۔ حضرت خدیجہؑ نے عرض کیا بڑی خوشی کے ساتھ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۳۸۳)

شبِ جمعہ میں انتقال

۴۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ میں مرے گا اللہ تعالیٰ اس سے عذابِ قبر اٹھالے گا۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۳۷۱)

مومن کا وقتِ آخر

۴۴۔ حضرت امیر المؤمنینؑ نے ارشاد فرمایا کہ مرد مومن کا جب وقت موت قریب ہوتا ہے تو ملک الموت اسکو بھروسہ اور اطمینان دلاتا ہے، اگر ایسا نہ ہو تو وہ بے قرار اور مضطرب ہو جائے۔

اور کوئی بھی شخص جب اسکی موت کا وقت قریب ہوتا ہے تو نبی ؐ حجج طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین کی شبیہیں اسکے سامنے آتی ہیں تا کہ وہ انہیں دیکھے۔ پس اگر وہ مومن ہے تو انہیں محبت کی نگاہ سے دیکھے گا اور اگر غیر مومن ہے تو کراہت کی نظر سے دیکھے گا چنانچہ، اسکے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے 'پس کیوں جب کہ روح گلے تک پہنچ جائے گی۔ (اسے واپس لوٹانے کی تم توانائی نہیں رکھتے)؟ (۸۳) فَلَوْ لَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۙ (۸۴) وَ اَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۙ (۸۵) وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ'

(جب جان گلے تک پہنچتی ہے تو اس وقت تم لوگ دیکھا کرتے ہو اور ہم اس مرنے والے سے تم سے زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تمہیں دکھائی نہیں دیتا)۔ (سورہ واقعہ آیت نمبر ۸۳ تا ۸۵) (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۳۶۶)

ناگہانی موت

۴۵۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ناگہانی موت مومن کیلئے تخفیف اور راحت ہے اور کافر کیلئے شدت اور تکلیف ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۳۵۷)

مومن کا وقتِ آخر اور توبہ

۴۶۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مرنے سے ایک سال پہلے توبہ کرلے تو اللہ اسکی توبہ قبول کردیگا۔ پھر فرمایا مگر ایک سال تو بہت ہوتا ہے اگر کوئی اپنے مرنے سے ایک مہینہ پہلے توبہ کرلے تو اللہ اسکی توبہ قبول کرلیگا۔ اور ایک مہینہ بھی بہت ہے، اگر کوئی شخص اپنے مرنے سے ایک جمعہ پہلے توبہ کرلے تو اللہ اسکی توبہ قبول کریگا۔ پھر فرمایا اور جمعہ بھی بہت زیادہ ہے اگر کوئی شخص اپنے مرنے سے ایک دن پہلے توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیگا۔ اور ایک دن بھی بہت ہے اگر کوئی شخص اپنے مرنے سے ایک ساعت پہلے توبہ کرلے تو اللہ اسکی توبہ قبول کرے گا اور ایک ساعت بھی بہت ہے اگر کوئی شخص اس وقت بھی توبہ کرلے کہ جب اس کی روح کھینچ کر یہاں تک پہنچ جائے۔ یہ کہہ کر آپ نے اپنی حلق کی طرف اشارہ کیا، تو اللہ اسکی توبہ قبول کریگا۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۳۵۱)

تلقین

۴۷۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے مرنے والوں کو "لا الہ الا اللہ" کی تلقین کیا کرو اسلئے کہ جس شخص کا آخری کلام "لا الہ الا اللہ" ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۳۴۵)

۳۔عبادات

نماز

۴۸۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز ترازو ہے، جس نے اسکو پورا رکھا اس نے پورا اجر پایا۔اس ارشاد سے آپکا یہ مطلب ہے کہ ترازو کے دونوں طرف پلڑوں کی طرح اسکا رکوع وسجدہ ہو اور پہلی رکعت اور دوسری رکعت میں ٹھہراؤ برابر ہو جس شخص نے اسکو پورا رکھا اس نے پورا اجر پایا۔(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۶۲۲)

نماز کی اقسام

۴۹۔زرارہ نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی دس (۱۰) قسمیں قرار دیں۔نماز سفر نماز حضر، نماز خوف تین قسم کی، نماز کسوف شمس وقمر، نماز عیدین، نماز استغفار، نماز میّت۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۶۲۰)

نماز اور تکبّر

۵۰۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھتے وقت اپنے کپڑوں کو بچائے (کہ اس میں کہیں مٹی وغیرہ نہ لگ جائے) تو گویا اس نے اللہ کیلئے یہ کپڑے نہیں پہنے (بلکہ تکبّر اور لوگوں کو دکھانے کیلئے پہنے ہیں)۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۶۱۹)

نماز کو سبک سمجھنا

۵۱۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو اپنی نماز کو سُبک اور حقیر سمجھے وہ ہم میں

سے نہیں ہے۔خدا کی قسم، وہ حوض ِ کوثر پر ہمارے پاس نہیں پہنچے گا اور وہ بھی ہم میں سے نہیں جو شراب پیتا ہو، نہیں خدا کی قسم وہ بھی ہمارے پاس حوض کوثر نہیں پہنچے گا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۶۱۷)

جنابِ امیر علیہ السلام اور نماز

۵۲۔اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس اُمت میں بھی وہی کچھ ہوگا جو بنی اسرائیل میں ہو چکا ہے قدم بہ قدم، گوش بہ گوش۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے .سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا (جولوگ گزر گئے ہیں ان کے بارے میں بھی خدا کا یہی دستور تھا اور تم آئندہ بھی خدا کے دستور میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔ (سورۃ فتح آیت نمبر ۲۳) نیز اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ، سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنْ رُّسُلِنَا وَ لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا ۚ (اور جو دستور ہم نے قرار دے لیا ہے اس میں تم کوئی تغیر وبدل نہ پاؤ گے)۔ (سورۃ الاسرا آیت نمبر ۷۷)

چنانچہ اس اُمت کے اندر اللہ تعالیٰ کا دستور ردِّ شمس کا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کیلئے جاری رہا اور اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے دو مرتبہ آفتاب کو پلٹایا۔ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں، اور دوسری مرتبہ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد خود امیر المؤمنین علیہ السلام کے عہد خلافت میں۔ چنانچہ رسول اللہؐ کے عہد کے سلسلہ میں: اسماء بنت عمیس سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو رہے تھے اور آپ کا سر ِ مبارک علیؑ کی آغوش میں تھا کہ عصر کا وقت ختم ہو گیا اور آفتاب غروب ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی "پروردگار یہ علیؑ تیری اطاعت اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھے، تو ان کے لئے آفتاب کو پلٹا دے"۔اسماء کا بیان ہے کہ پس خدا کی قسم میں

نے دیکھا کہ آفتاب غروب ہونے کے بعد طلوع ہوگیا اور ایسا کہ کوئی زمین اور کوئی پہاڑ ایسا باقی نہ رہا کہ شعائیں اُن پر نہ پڑ رہی ہوں یہاں تک کہ علیؑ نے اُٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھی اسکے بعد آفتاب غروب ہوگیا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۶۰۹)

ہمارے اعمال اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۵۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری حیات تم لوگوں کیلئے بہتر ہے اور میری ممات بھی تم لوگوں کیلئے بہتر ہے۔ تو لوگوں نے کہا، یارسول اللہؐ یہ کیسے؟ تو آپ نے فرمایا میری حیات کے متعلق اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ ۚ (اے رسول جب تک تم ان کے درمیان موجود ہو خدا ان پر عذاب نازل نہیں کرے گا) (سورہ انفال آیت نمبر ۳۳)۔ اور تم لوگوں سے میری مفارقت کے بعد، تو تم لوگوں کے اعمال میرے سامنے ہر روز پیش کئے جائیں گے، اگر اچھے ہوئے تو میں اُن میں اللہ سے زیادتی کیلئے دعا کرونگا اور بُرے اعمال ہوئے تو میں اللہ سے انکی مغفرت کی دعا کرونگا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۵۸۲)

اشاروں سے نماز

۵۴۔ اور ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص ایسی جگہ ہو جہاں اسکو (سجدہ کرنے کیلئے) زمین پر دسترس نہ ہو تو وہ اشاروں سے نماز پڑھے خواہ وہ ایسی سرزمین ہی ہو جو بلاد اسلام سے کٹی ہوئی ہو (جہاں شعائرِ اسلام کا اظہار ممکن نہ ہو) تو اس میں بھی اشاروں سے نماز پڑھے۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۷۴۴)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت

۵۵۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ میرے لئے ساری زمین طاہر اور مسجد (جائے سجدہ) بنائی گئی۔ رعب و دبدبہ دے کر میری مدد کی گئی، میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال کیا گیا۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے۔ مجھے شفاعت کا حق عطا کیا گیا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۲۴۷)

مسجد کو روشن کرنا

۵۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں سے کسی مسجد میں ایک چراغ جلائے گا تو جب تک اس چراغ کی روشنی اس مسجد میں ہے ملائکہ اور حاملینِ عرش اس شخص کیلئے طلبِ مغفرت کرتے رہیں گے۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۷۱۶)

مسجد میں اعلانات

۵۷۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کانوں میں آواز آئی کہ کوئی شخص اپنی کسی گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان کر رہا ہے تو آپؐ نے لوگوں سے کہا کہ اس سے کہدو کہ مسجد کسی اور کام کیلئے بنائی گئی ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۷۱۴)

(نوٹ: حدیث قابلِ غور ہے۔ کیا ہم اس پر عمل کر رہے ہیں؟)

مسجد کی صفائی

۵۸۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص پنج شنبہ اور شبِ جمعہ مسجد

میں جھاڑو لگائے تو اس سے جو مٹی نکلے وہ جس آنکھ میں پڑے گی اللہ تعالیٰ اسکو بخش دے گا۔
(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۷۰۰)

مسجدِ کوفہ کی فضیلت

۵۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میں مسجد کوفہ کی جگہ سے ہو کر گزرا۔ میں بُراق پر سوار تھا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے ساتھ تھے۔ انہوں نے کہا اے محمدؐ! یہاں سواری سے اُترو اور اس جگہ نماز پڑھو۔ چنانچہ میں اُترا اور میں نے نماز پڑھی۔ پھر پوچھا اے جبرائیلؑ یہ کونسی جگہ ہے؟ انہوں نے کہا یہ کوفہ ہے اور یہ اسکی مسجد ہے میں اس کی آبادی کو بیس مرتبہ برباد ہوتے ہوئے دیکھ چکا ہوں اور ہر دو مرتبہ کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ گزرا ہے۔
(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۶۹۵)

مسجدِ قبا اور مسجد غدیر کی فضیلت

۶۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری مسجد قبا میں آ کر دو رکعت نماز پڑھے گا تو عمرہ کیلئے پھر واپس آئے گا۔ نیز آنجنابؐ اس میں تشریف لاتے اور اذان و اقامت کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور مدینہ منورہ کی مسجدوں میں جانا مستحب ہے۔ مسجد قبا میں اس لئے کہ یہ وہ مسجد ہے کہ پہلے ہی دن سے جسکی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی اور مشربہ اُمّ ابراہیم و مسجد فضیح و قبور شہدائے اُحد و مسجد احزاب اور وہی مسجد فتح ہے۔ اور مسجد غدیر میں بھی نماز پڑھنا مستحب ہے اسلئے کہ یہ رسول اللہؐ کے قدم مبارک کی جگہ ہے جس وقت آپؐ نے فرمایا تھا کہ **من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔**
(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۶۸۶)

مسجد رسولؐ کی فضیلت

۶۱۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری مسجد میں نماز دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نماز کے مانند ہیں سوائے مسجد حرام کے اس لئے کہ مسجد حرام میں ایک نماز میری مسجد میں ایک ہزار نماز کے برابر ہے۔(من لایحضرۃ الفقیہ،نمبر۶۸۲)

گرمیوں میں اذان

۶۲۔اور معاویہ بن وھب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے بیان فرمایا کہ گرمی کے دنوں میں ظہر کی نماز کے وقت موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا کرتا تو آپؐ فرماتے ابرو،ابرو،یعنی جلدی کرو جلدی کرو۔اور یہ تبرید سے ماخوذ ہے۔ (من لایحضرۃ الفقیہ،نمبر۶۷۲)

نماز کی فضیلت

۶۳۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کی مثال ایسی ہے جیسے خیمے کیلئے عمود (چوبے)۔اگر عمود ثابت ہے تو طنابیں،میخیں اور پردے سب ثابت ہیں اور گر عمود ہی ٹوٹ گیا تو نہ میخ سے کوئی فائدہ ہوگا نہ طناب سے اور نہ پردے سے۔

(من لایحضرۃ الفقیہ،نمبر۶۳۹)

سجدہ کی فضیلت

۶۴۔اور ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپؐ دعا کریں کہ میں جنت میں ہوں۔تو آپؐ نے فرمایا:''پھر تم زیادہ سے زیادہ سجدہ کر کے میری مدد بھی کرو''۔(من لایحضرۃ الفقیہ،نمبر۶۳۵)

زوال آفتاب اور قبولیتِ دعا

۶۵۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا زوال آفتاب کے وقت آسمانوں کے دروازے اور جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں اور خوش قسمت ہے وہ شخص جس کا کوئی عمل صالح اس وقت آسمان کی طرف بلند ہو۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۶۳۳)

پنج وقتہ نمازیں

۶۶۔ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور اس وقت وہاں آپ ؐ کے کچھ اصحاب بھی موجود تھے۔آپ ؐ نے فرمایا: 'تم لوگ جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا ارشاد کیا ہے''؟ان لوگوں نے کہا: اسکو تو اللہ اور اسکا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔آپ ؐ نے فرمایا: تمہارا رب کہتا ہے کہ یہ پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں، جو شخص ان نمازوں کو انکے اوقات پر ادا کرے گا اور اسکی پابندی کرے گا تو وہ جب قیامت کے دن مجھ سے ملاقات کرے گا تو میرے پاس اس کیلئے ایک عہد ہوگا اور اس عہد کے بناء پر میں اسکو جنت میں داخل کرونگا۔اور جس نے ان نمازوں کو انکے اوقات پر ادا نہیں کیا اور اسکی پابندی نہیں کی تو اب یہ میرے اوپر ہے کہ میں اگر چاہوں تو اس پر عذاب کروں اور چاہوں تو اسے بخش دوں۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۶۲۵)

نماز کی فضیلت

۶۷۔نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی کسی نماز کا وقت آتا ہے ایک ملک لوگوں کے درمیان آواز دیتا ہے کہ ایہاالناس! وہ آگ جو تم نے اپنی پشت پر روشن کر رکھی ہے اٹھو اور اپنی نماز سے اسکو بجھالو۔(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۶۲۴)

اذان کہنا

۶۸۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مسلمانوں کے شہروں میں سے کسی شہر میں ایک سال اذان کہے تو اسکے لئے جنت واجب ہے۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۸۸۱)

اذان اور درود

۶۹۔زرارہ نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اذان میں تمہارے لئے اتنی بھی آواز جائز ہے کہ جیسے تم خود کو سنا رہے ہو یا خود کو سمجھا رہے ہو۔اور (اللہ اکبر میں) ھا اور الف فصاحت اور وضاحت سے کہو۔اور جب تم آنحضرت کا نام لو یا تمہارے سامنے کوئی نام لے تو تم درود بھیجو نبیؐ اور انکی آلؑ پر خواہ اذان میں نام ہو یا غیر اذان میں۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۸۷۵)

نماز اور ضعیف حضرات

۷۰۔حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ آخری گفتگو جو مجھ سے میرے ولی حبیب (رسول اللہؐ) نے کی وہ یہ کہ انہوں نے ارشاد فرمایا اے علی (علیہ السلام) جب تم نماز پڑھو تو تمہارے پیچھے جو سب سے زیادہ ضعیف شخص ہو اسکی جیسی نماز پڑھو اور اذان پر کسی ایسے شخص کو مقرر نہ کرو جو اذان دینے کی اجرت لیتا ہو۔(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۸۷۰)

اذان دینا

۷۱۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ موذن کو اذان کے درمیان اتنا ثواب مل جاتا ہے جتنا خدا کی راہ میں شہید ہونے والے اور اپنے خون میں لوٹنے والے کو۔حضرت علیؑ

نے عرض کیا پھر تو لوگ اذان دینے کیلئے آپس میں لڑیں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہرگز نہیں بلکہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ اذان دینے کا کام ضعیفوں پر چھوڑ دیں گے تو یہی وہ گوشت و پوست ہیں جن پر اللہ نے جہنم کو حرام کر دیا ہے۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۸۶۹)

نماز کے بعد وعظ

۷۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (بعض موقع پر) ہر واعظ قبلہ ہوتا ہے وعظ سننے والوں کیلئے اور وعظ سننے والے قبلہ بن جاتے ہیں۔ واعظ کیلئے یعنی نماز جمعہ عیدین و نماز استسقاء میں خطبہ کے وقت امام خطبہ سننے والوں کا قبلہ بنتا ہے اور خطبہ سننے والے امام کیلئے قبلہ بنتے ہیں، یہاں تک کہ وہ خطبہ سے فارغ ہو جاتا ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۸۵۹)

سجدہ اور تقیہ

۷۳۔ علی بن یقطین نے حضرت ابوالحسن اول حضرت امام موسیٰ بن جعفرؑ سے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو اونی کمبل اور قالین پر سجدہ کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر وہ حالت تقیہ میں ہے تو کوئی حرج نہیں۔ اور حالت تقیہ میں کپڑے پر سجدہ کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۸۳۵)

زنانہ لباس میں مرد کی نماز

۷۴۔ عیص بن قاسم نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا کہ جو عورت کے لباس وازار پہن کر اور اسکے ڈوپٹہ کا عمامہ باندھ کر نماز پڑھتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں (جائز ہے) بشرطیکہ وہ عورتوں کا مخصوص لباس نہ ہو۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۷۸۵)

لوہے کا چھلّا اور نماز

۷۵۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس ہاتھ کو پاک نہ کرے جس میں لوہے کا چھلا ہو۔(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر۷۷۳)

سیاہ کپڑوں میں نماز

۷۶۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمامہ وموزہ اور چادران تین کے علاوہ اور دیگر تمام سیاہ لباسوں کو مکروہ اور ناپسندیدہ سمجھتے تھے۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر۷۶۸)

نجس کپڑے میں نماز

۷۷۔اور محمد بن حلبی نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا ایک ایسے شخص کے متعلق کے جسکے پاس صرف ایک ہی لباس ہے جس میں پیشاب لگا ہوا ہے اور وہ اسکے دھونے پر بھی قادر نہیں ہے۔آپ نے فرمایا وہ اسی میں نماز پڑھے (نماز نہ چھوڑے)۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر۷۵۲)

الحمدللہ کہنا

۷۸۔اور ایک مرتبہ ابوبصیر نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ اگر میں نماز کی حالت میں کسی کے چھینک کی آواز سنوں تو ''الحمداللہ'' کہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجوں؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں، خواہ تمہارے اور اس چھینکنے والے کے درمیان سمندر ہی کیوں نہ حائل ہو۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر۱۰۵۸)

سواری میں نماز

۷۹۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے محمل کے اندر نماز پڑھنے کے متعلق فرمایا کہ اس میں تم چار زانوں ہوکر اور دونوں پاؤں پھیلا کر جس طرح ممکن ہو سکے نماز پڑھ لو۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۰۵۱)

بیٹھ کر نماز پڑھنا

۸۰۔ (بہ حالت مجبوری): معاویہ بن میسرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کہ کیا کوئی شخص چار زانو بیٹھ کر اور دونوں پاؤں پھیلا کر نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۰۵۰)

بیمار کی نماز

۸۱۔ اور محمد بن مسلم نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ جس شخص کو ہر وقت پاخانہ آ رہا ہو وہ وضو کرے گا اور اپنی نماز پر بنا رکھے گا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۰۴۳)

بیمار کی نماز

۸۲۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا کہ مریض کھڑے ہو کر نماز پڑھے اگر اسمیں کھڑے ہونے کی طاقت نہیں تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر بیٹھ کر پڑھنے کی بھی طاقت نہیں تو چت لیٹ کر تکبیر کہے پھر سوروں کی قرأت کرے اور جب رکوع کا ارادہ ہو تو اپنی دونوں آنکھیں بند کرے اور تسبیح پڑھنے کے بعد آنکھ کھولدے، آنکھ کھولنے کا مطلب رکوع سے سر اٹھانے کا ہوگا اور جب سجدہ کرنے کا ارادہ ہو تو پھر اپنی آنکھیں بند کر لے اور تسبیح پڑھے اور جب تسبیح پڑھ چکے

تو آنکھ کھول دے، اس آنکھ کھولنے کا مطلب سجدے سے سر اٹھانا ہوگا پھر تشہد اور سلام پڑھے۔
(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۰۳۳)

نماز کے بعد تعقیبات

۸۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اے آدم کی اولاد تم لوگ مجھے نماز صبح کے بعد ایک ساعت اور بعد نماز عصر ایک ساعت یاد کرو جو تمہارے ارادے ہیں ان میں تمہاری مدد کروں گا۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۹۶۵)

ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

۸۴۔ صفوان بن مہران جمال کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ کو دیکھا کہ وہ جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے سر کے اوپر بلند کرتے تھے۔
(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۹۵۲)

نماز میں ائمہؑ کا نام لینا

۸۵۔ اور حلبی نے ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کہ کیا ہم نماز میں آئمہ علیہم السلام کا نام لے سکتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا ان کا اجمالی طور پر ذکر کرو (جیسے آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۹۳۸)

قنوت

۸۶۔ حلبی نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے قنوت کے متعلق دریافت کیا کہ کیا اس میں کوئی معینہ قول ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ اپنے رب کی ثناء کرو۔ اپنے نبی پر درود بھیجو اپنے گناہوں کی مغرفت چاہو۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۹۳۳)

نماز کی کیفیت

۸۷۔اور امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ابتداء کی دو رکعتوں میں سوروں کی قرأت اور آخر کی دو رکعتوں میں تسبیح اربعہ اس لئے قرار دی گئی تا کہ اللہ تعالیٰ نے جو اپنی طرف سے فرض کیا ہے اس میں اور رسول اللہ ؐ نے جو فرض کیا اسکے اندر فرق رہے۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۹۲۳)

مکمل اور مختصر نماز

۸۸۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں میں سب سے زیادہ مکمل اور سب سے زیادہ مختصر نماز پڑھتے وہ کہتے اللہ اکبر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۹۲۰)

فضیلتِ امام حسین علیہ السلام

۸۹۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ؐ نماز کیلئے برآمد ہوئے اور امام حسین علیہ السلام (بچپن کے اندر) ذرا دیر میں بولے تھے، اتنی دیر میں کہ لوگوں کو خطرہ ہوا کہ یہ بات ہی نہ کریں گے اور گونگے ہونگے۔ رسول اللہ ؐ ان کو اپنے کاندھے پر اٹھائے ہوئے آئے لوگوں نے آپ ؐ کے پیچھے صف باندھ لی اور آنحضرت ؐ نے ان کو اپنے دائیں پہلو میں کھڑا کر کے افتتاح نماز کے لئے اللہ اکبر کہا۔ تو امام حسین علیہ السلام نے بھی اللہ اکبر کہا جب رسول اللہ ؐ نے ان کو تکبیر کہتے سنا تو پھر تکبیر کہی اور امام حسینؑ نے بھی تکبیر کہی اسطرح رسول اللہ ؐ نے سات تکبیریں کہیں اور امام حسینؑ نے بھی سات مرتبہ تکبیریں کہیں اور اسی بناء پر یہ سنّت جاری ہوگئی۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۹۱۷)

امامِ حاضر اور نماز

۹۰۔اور ابوعبداللہ برقی نے حضرت ابوجعفر ثانی (امام علی النقی علیہ السلام) کو خط لکھ کر دریافت کیا کہ میں آپ پر قربان وہ شخص جو آپ کے پدر بزرگوار اور آپ کے جد نامدار پر ٹھہرا ہوا ہو (اور آپ کو امام نہ مانتا ہو) اسکے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا اسکے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۱۱۲)

امامت کے احکام

۹۱۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ قیدی آزاد لوگوں کی امامت نہ کرے اور مفلوج شخص تندرست لوگوں کی امامت نہ کرے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۱۰۷)

بڑے عالم کے پیچھے نماز

۹۲۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص کسی قوم کو نماز پڑھائے اور ان میں کوئی اس سے زیادہ عالم ہو تو اس قوم کے امور قیامت تک پستی کی طرف جائیں گے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۱۰۲)

امامِ جماعت کون؟

۹۳۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قوم کا امام قوم کا نمائندہ ہوتا ہے لہٰذا تم لوگ اپنے میں سے سب سے افضل شخص کو امام بناؤ۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۱۰۰)

نماز فجر اور نماز عشاء کی فضیلت

۹۴۔اور ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز پڑھ کر اٹھے تو اپنے اصحاب کی

طرف متوجہ ہوئے اور ان سے چند لوگوں کا نام لیکر پوچھا کہ کیا فلاں فلاں نماز میں آئے تھے؟ ان اصحاب نے کہا نہیں یا رسول اللہؐ۔ آپؐ نے پوچھا کیا وہ لوگ مدینہ میں نہیں تھے اور غائب تھے؟ اصحاب نے کہا نہیں یا رسول اللہؐ۔ آپؐ نے فرمایا! بات یہ ہے کہ اس نماز سے اور نماز عشاء سے زیادہ کوئی نماز بھی منافقین پر گراں نہیں ہے۔ اگر یہ لوگ ان دونوں کی فضیلت کو جانتے تو ضرور آتے خواہ انہیں گھٹنوں کے بَل چل کر آنا پڑتا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۰۹۷)

مومن اور جماعت

۹۵۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک اکیلا بھی جماعت ہے۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۰۹۶)

مسجد میں نماز

۹۶۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قوم سے فرمایا کہ تم لوگ مسجد میں ضرور حاضر ہوا کرو ورنہ میں مع تمہارے، تمہارے گھروں میں آگ لگادوں گا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۰۹۲)

نماز کے آداب

۹۷۔ محمد بن مسلم نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ جب تم نماز ختم کر کے اٹھو اور وہاں سے پھرنے لگو تو اپنے دائیں جانب پھرو۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۰۹۰)

عورت اور جماعت

۹۸۔اور روایت کی گئی ہے کہ عورتوں کیلئے بہترین مسجد انکا گھر ہے اور عورت کا اپنے حجرے میں نماز پڑھنا اس کے اپنے برآمدے سے افضل ہے اور اس کا اپنے اوسارے میں نماز پڑھنا اسکے اپنے صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اس کا اپنے صحن میں نماز پڑھنا اپنے گھر کی چھت پر نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور عورت کیلئے اس چھت پر نماز پڑھنا جس میں حجرہ نہ بنا ہو مکروہ ہے۔
(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۰۸۸)

نماز میں عورت کا لباس

۹۹۔اور محمد بن مسلم نے حضرت محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ عورت اس قمیص اور مقنع میں نماز پڑھے جو اتنا دبیز ہو کہ بدن کو چھپائے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۰۸۱)

نماز میں بوڑھے کی مدد

۱۰۰۔ابوزکریا اعور سے روایت ہے کہ اسکا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ دیکھا کہ حضرت ابوالحسن علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور ایک بوڑھا شخص آپ کے پہلو میں تھا اور وہ کھڑا ہونا چاہتا تھا اسکے ساتھ اسکا عصا تھا اور چاہتا تھا کہ اپنا عصا اٹھائے تو امام ابوالحسن علیہ السلام جھکے اور اسکا عصا اسکو تھما دیا اور پھر اپنی نماز پڑھنے لگے۔
(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۰۷۹)

سلام کا جواب

۱۰۱۔عمار ساباطی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نماز پڑھتے شخص کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھ رہے ہو اور مسلمانوں میں سے کوئی شخص تم کو سلام

کرے تو تم اسکے سلام کا جواب اتنی آہستہ آواز سے دو کہ صرف تم ہی سنو اپنی آواز بلند نہ کرو۔
(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۰۶۴)

قضا نماز کے احکام

۱۰۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی نماز فوت نہیں ہوتی جو نماز کا ارادہ کرلے۔ اور دن (ظہر وعصر) کی نماز فوت نہیں ہوتی جب تک کہ آفتاب غروب نہ ہو جائے اور رات (مغرب وعشاء) کی نماز فوت نہیں ہوتی جب تک کہ فجر طلوع نہ ہو جائے اور یہ مسئلہ صرف شخص مضطر وعلیل اور بھول جانے والے کیلئے ہے۔

اور اگر تم نماز مغرب وعشاء پڑھنا بھول گئے تو تمہیں فجر سے پہلے یاد آیا تو اگر اتنا وقت باقی ہے کہ دونوں نمازیں پڑھ سکو تو دونوں کو پڑھو اور اگر خوف ہے کہ ایک کا وقت فوت ہو جائیگا تو پہلے عشاء کی نماز پڑھ لو پھر مغرب کی پڑھو۔ اور اگر تمہیں بعد طلوع صبح یاد آیا تو پہلے صبح کی نماز پڑھو پھر طلوع آفتاب سے پہلے مغرب کی پڑھو پھر عشاء کی پڑھو۔ اور اگر تم بغیر نماز صبح پڑھے سو گئے یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو گیا تو پہلے دو رکعت نماز پڑھو پھر صبح کی نماز پڑھو۔ اور اگر تم دوسری رکعت میں تشہد پڑھنا بھول گئے اور تمہیں اس وقت یاد آیا جب تم نے تیسری رکعت شروع کر دی تھی تو اگر تم نے ابھی رکوع نہیں کیا ہے تو بیٹھ جاؤ اور تشہد پڑھ لو اور اگر تم کو رکوع کے بعد یاد آیا تو اپنی نماز میں چلتے رہو اور جب سلام پھیرو تو اسکے بعد دو سجدہ سہو کرو اور ان دونوں میں وہ تشہد پڑھو جو تم سے فوت ہو گیا ہے۔ اور اگر تم نے چوتھی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھایا اور تم نے سے حدث صادر ہو گیا تو اگر تم نے شہادتیں پڑھ لیں ہیں تو تمہاری نماز ہو گئی۔ اور اگر ابھی شہادتیں نہیں پڑھیں کہ حدث صادر ہو گیا تو بھی تمہاری نماز ہو گئی اب تم وضو کر کے دوبارہ مصلی پر آؤ اور تشہد پڑھ لو۔

اور اگر تم تشہد اور سلام دونوں پڑھنا بھول گئے اور جب تم نے اپنا مصلیٰ چھوڑ دیا اس

وقت یاد آیا تو تم خواہ کھڑے ہو یا بیٹھے ہو قبلہ رخ ہو کر تشہد اور سلام پڑھ لو۔

اور جس شخص کو یقین ہو جائے کہ اس نے نماز میں چھ رکعت پڑھی ہے تو وہ نماز کا اعادہ کرے اور جس شخص کو یاد نہ آئے کہ اس نے کتنی رکعتیں نماز میں پڑھی ہیں اور اس کا خیال کسی بات پر قائم نہ ہو تو دوبارہ نماز پڑھے۔

اور جب کوئی شخص کسی کے پہلو میں کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہے جو بائیں پہلو میں ہے اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ بھی نماز پڑھ رہا ہے تو جب اسکو معلوم ہو جائے کہ وہ بھی نماز پڑھ رہا ہے تو اسکے داہنے پہلو میں آ جائے۔

اور جس شخص پر دو سجدہ سہو واجب ہیں اور وہ یہ دونوں سجدے کرنا بھول گیا تو اسے جب بھی یاد آئے دو سجدے کر لے۔

اور اگر ایک شخص نماز جماعت میں شامل ہوا اور اسکا خیال ہے کہ یہ لوگ ظہر کی نماز پڑھ رہے ہیں مگر وہ عصر کی نماز پڑھے رہے تھے اور اسکو چاہئے کہ وہ اپنی نماز ظہر کو قرار دے اور عصر کی نماز بعد میں پڑھ لے۔ اور ایک شخص نماز فریضہ پڑھنے کیلئے کھڑا ہوا اور بھول گیا اسے خیال آیا کہ میں نماز نافلہ پڑھ رہا ہوں یا ایک شخص نماز نافلہ پڑھنے کیلئے کھڑا ہوا اور اسکو خیال آیا کہ وہ نماز فریضہ پڑھ رہا ہے تو وہ جس نیت سے نماز شروع کی تھی اسی پر قائم رہے اور کوئی حرج نہیں اگر ایک شخص ظہر کی نماز میں اس شخص کے پیچھے پڑھے ہو عصر کی پڑھ رہا ہے۔ مگر جو شخص ظہر کی نماز پڑھ رہا ہے اسکے پیچھے یہ عصر کی نماز نہیں پڑھ سکتا یہ کہ اسکو خیال ہو کہ یہ بھی عصر کی پڑھ رہا ہے اور اس نے اسکے ساتھ عصر کی نماز پڑھ لی پھر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ ظہر کی پڑھ رہا تھا تو اسکے لئے کافی ہو جائے گا۔ (من لاتحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۲۳۰)

بارش اور نمازِ جمعہ

۱۰۳۔ عبدالرحمٰن بن ابی عبداللہ نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا اگر بارش میں کوئی شخص نماز جمعہ چھوڑ دے تو کوئی حرج نہیں۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر۱۲۲۳)

غیر مسلک کی مسجد میں نماز

۱۰۴۔عبداللہ بن سنان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میرے دروازے پر ایک مسجد ہے اس میں مخالفین ومعاندین ہوتے ہیں وہ قبل غروب نماز پڑھتے ہیں اور میں عصر کی نماز پڑھتا ہوں پھر جا کر ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں؟ آپ نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں کہ تمہارے حساب میں چوبیس (۲۴) نمازیں لکھ دی جائیں۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر۱۲۱۲)

مخالفین کے ساتھ نماز

۱۰۵۔امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے ہو تو تمہارے اتنے گناہ معاف ہوتے ہیں جتنی تمہارے مخالفین کی تعداد ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر۱۲۱۳)

عورتوں کی جماعت

۱۰۶۔اور علی بن جعفر نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ علیہ السلام سے ایک عورت کے متعلق دریافت کیا جو عورتوں کی امامت کرتی ہے کہ اس کی آواز تکبیر اور سوروں کی قرأت میں کتنی بلند ہونی چاہئے؟ آپؑ نے فرمایا اتنی بلند کہ وہ اُن عورتوں تک اس کی آواز جا سکے۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر۱۲۰۲)

نماز میں دعا

۱۰۷۔حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک مجمع کے ساتھ نماز پڑھے اور صرف اپنی ذات کیلئے دعا کرے اُن کیلئے نہ کرے تو اس نے ان لوگوں کے ساتھ خیانت

کی۔(من لایحضرۃ الفقیہ، نمبر ۱۱۸۷)

عورتوں کی جماعت میں شرکت

۱۰۸۔امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ عورتیں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتی تھیں اور انہیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ مردوں سے پہلے اپنے سر نہ اٹھائیں، تنگیِ آزار کے سبب سے۔ (من لایحضرۃ الفقیہ، نمبر ۱۱۷۶)

نماز میں شمولیت

۱۰۹۔اور حلبی نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ جب تم نے امام کو رکوع میں پالیا اور قبل اسکے کہ وہ رکوع سے سر اٹھائے تم نے تکبیر کہہ لی تو وہ رکعت تم نے پالی۔ اور اگر تمہارے رکوع کرنے سے پہلے اس نے رکوع سے سر اٹھالیا تو تمہاری وہ رکعت فوت ہوگئی۔(من لایحضرۃ الفقیہ، نمبر ۱۱۵۰

پہلی صف میں نماز

۱۱۰۔اور حضرت ابوالحسن امام موسیٰ بن جعفرؑ نے ارشاد فرمایا کہ پہلی صف میں نماز پڑھنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی راہ خدا میں جہاد کرے۔ (من لایحضرۃ الفقیہ، نمبر ۱۱۴۰)

بیٹھ کر نماز پڑھانا

۱۱۱۔حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا میرے بعد تم میں سے کوئی بھی بیٹھ کر نماز نہ پڑھائے۔ (من لایحضرۃ الفقیہ، نمبر ۱۱۱۸)

قضاء وقدر کی تکذیب

۱۱۲۔اسماعیل بن مسلم سے روایت ہے کہ اس نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق کہ جو قضاء وقدر الٰہی کی تکذیب کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ تمام نمازیں جو اسکے پیچھے پڑھی گئی ہیں انکا اعادہ کیا جائے۔
(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۱۱۶)

نمازِ خاص

۱۱۳۔امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو شخص طہارت وغیرہ کر کے شب کو اپنے بستر پر جائے تو اپنے بستر کو اپنی مسجد کی مانند سمجھے اور اگر اسے یاد آئے کہ وہ وضو سے نہیں ہے تو اپنے کمبل پر تیمّم کر لے کہ جب تک وہ ذکر خدا کرتا رہے گا۔گویا نماز میں رہے گا۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۳۵۰)

سواری پر نماز

۱۱۴۔اور حضرت امام محمد باقرؑ سے زرارہ کی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص جسے چوروں کا خوف ہو تو وہ اپنی سواری پر اشاروں سے نماز پڑھ لے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۳۴۳)

کشتی میں نماز

۱۱۵۔عبداللہ بن علی نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے کشتی میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا قبلہ کی طرف رُخ کر کے اپنے دونوں ہاتھ پاؤں پھیلا دے اور اگر کشتی گھومے اور یہ قبلہ کی طرف رخ رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ کشتی جس طرف رخ کرے اسی رخ پر نماز پڑھتا رہے۔کھڑا ہونا ممکن ہو تو کھڑا ہو کر نماز پڑھے ورنہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔
(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۳۲۰)

فضیلت پنجتنؑ

۱۱۶۔ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا گیا کہ مغرب کی نماز تین رکعت اور اسکے بعد (نافلہ) چار رکعت کیوں ہے خواہ حضر ہو یا سفر اس میں قصر نہیں ہے؟ تو آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر ہر نماز دو رکعت پڑھنے کا حکم نازل فرمایا تو رسول اللہؐ نے ہر نماز میں دو رکعت کا حضر میں اضافہ فرمادیا اور سفر میں اسکو قصر (کم) کردیا سوائے نماز مغرب اور نماز صبح کیلئے۔ پس جب آنحضرتؐ نماز مغرب پڑھ رہے تھے تو آپ کو حضرت فاطمہ زہراؑ کی ولادت کی اطلاع ملی، چنانچہ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے شکر کیلئے اس میں ایک رکعت کا اضافہ فرمالیا۔ اور جب امام جب امام حسنؑ پیدا ہوئے تو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے شکر کیلئے اس میں دو رکعت کا اضافہ فرمادیا پھر آپؐ نے فرمایا اس لئے کہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ج (سورہ النساء، آیت نمبر ۱۱) مرد کا عورت سے دوگنا حصہ ہے اور آپؐ نے اس کو اسی طرح رہنے دیا خواہ حضر ہو خواہ سفر ہو۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۳۱۷)

قصر نماز کے احکام

۱۱۷۔اور ابوبصیر نے آنجناب علیہ السلام سے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جس نے سفر میں بھول کر چار رکعت نماز پڑھ لی؟ آپؑ نے فرمایا اگر اسکو اسی دن یاد آجائے تو دوبارہ (قصر) نماز پڑھ لے اور اس دن کے گزر جانے کے بعد اسکو یاد آئے تو اسکو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۲۷۴)

نماز جعفر طیار

۱۱۸۔امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا گیا اس شخص کے متعلق جس نے نماز جعفر طیار پڑھی کہ کیا

اس کو بھی وہی ثواب ملے گا جو رسول اللہؐ نے حضرت جعفر طیار کیلئے فرمایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں خدا کی قسم۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۵۳۷)

نماز جعفر طیار

۱۱۹۔ ابوحمزہ ثمالی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے حضرت جعفر بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا اے جعفر کیا میں تم کو بخشش دوں، کیا میں تم کو عطیہ دوں، کیا میں تم کو کوئی تحفہ دوں، کیا میں تم کو ایک ایسی نماز کی تعلیم دوں کہ جب تم اس کو پڑھو تو اگر تم میدان جنگ سے فرار (جیسا گناہ بھی) کئے ہوئے ہو اور تمہارے اوپر جبل عالج کے سنگریزوں اور سمندر کے جھاگ کے برابر گناہ ہوں تو وہ بخش دیئے جائیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!، آپؐ نے فرمایا تم چار رکعت نماز پڑھو۔ چاہو تو ہر شب میں پڑھو، چاہو ہر دن میں پڑھو، چاہو صرف جمعہ جمعہ پڑھو، چاہو تو سال کے سال پڑھو جب نماز شروع کرو تو پندرہ مرتبہ تکبیر اسطرح کہو اللہ اکبر وسبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ اللہ پھر سورہ الحمد پڑھو اور کوئی اور سورہ اور رکوع میں جاؤ اور رکوع میں دس مرتبہ وہی کہو (جو اوپر مذکور ہوا) پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور دس مرتبہ وہی کہو پھر سجدہ میں جاؤ اور سجدہ میں دس مرتبہ وہی کہو پھر سجدہ سے سر اٹھالو اور دس مرتبہ وہی کہو پھر کھڑے ہو جاؤ اور پندرہ مرتبہ وہی کہو اسکے بعد سورہ الحمد اور کوئی اور سورہ پڑھو رکوع میں جاؤ اور رکوع میں دس مرتبہ وہی کہو پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور دس مرتبہ وہی کہو پھر سجدہ میں جاؤ اور سجدہ میں دس مرتبہ وہی کہو پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ اور دس مرتبہ یہی کہو پھر تشہد پڑھو اور سلام پڑھو پھر کھڑے ہو جاؤ اور آخر کی دو رکعتیں بالکل اسی طرح پڑھو جس طرح یہ ابتداء کی دو رکعتیں پڑھی ہیں اس کے بعد سلام پڑھو۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا پس تسبیح پچہتر (۷۵) مرتبہ ہوئی اور ہر رکعت میں تین سو (۳۰۰) تسبیح ہوئی یعنی اس طرح چار رکعت میں بارہ سو تسبیح ہوگئی اور اس کو اللہ تعالیٰ دس

گنا کر کے تمہارے نامہ اعمال میں بارہ ہزار حسنات لکھے گا اور اس میں سے ایک حسنہ کوہِ اُحد سے بھی بڑا ہوگا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۵۳۳)

سورج گہن اور چاند گہن

۱۲۰۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو اللہ کے مقرر کردہ راستوں پر حرکت کرتے ہیں اور اسکے حکم پر اپنی حرکت پوری کرتے ہیں۔ اور یہ کسی کے مرنے یا کسی کے جینے پر منکسف نہیں ہوتے اور جب ان دونوں میں سے کوئی منکسف ہو (ان میں گہن لگے) تو فوراً اپنی مسجدوں کی طرف بھاگو۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۵۰۷)

نمازِ عیدین

۱۲۱۔ اور سکونی کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عید کی نماز کیلئے نکلتے تو جس راستے سے جاتے پھر اس راستے سے واپس نہیں آتے بلکہ دوسرے راستے سے واپس آتے تھے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۴۷۵)

نماز فجر کے بعد سو جانا

۱۲۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ صبح کا سونا منحوس ہے، یہ رزق کو دور کرتا ہے۔ انسان کے چہرے کا رنگ زرد و بدنما اور متغیر کر دیتا ہے، اور یہ سونا تو بالکل منحوس ہے اللہ تعالیٰ طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان رزق تقسیم فرماتا ہے لہٰذا اس وقت کے سونے سے پرہیز کرو۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۴۴۱)

نماز شب کی قضا

۱۲۳۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ نماز شب کی قضا دن کو پڑھ لیتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اپنے ملائکہ کے سامنے فخر کرتا ہے اور کہتا ہے اے میرے ملائیکہ میرے اس بندے کو دیکھو کہ یہ اس نماز کی قضا پڑھ رہا ہے جو میں نے اس پر فرض نہیں کی تم لوگ گواہ رہنا کہ میں نے اس کی مغفرت کردی۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۴۲۸)

قنوت

۱۲۴۔ محمد بن مسلم نے حضرت امام باقرؑ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ قنوت ہر دوسری رکعت میں ہے خواہ وہ نماز نافلہ ہو خواہ نماز فریضہ۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۴۱۳)

طویل قنوت

۱۲۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں جو سب سے طویل قنوت پڑھے گا وہ قیامت کے دن موقف میں سب سے طویل راحت میں رہے گا۔
(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۴۰۳)

نماز شب کی فضیلت

۱۲۶۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وصیت میں حضرت علیؑ سے ارشاد فرمایا کہ اے علیؑ تم پر لازم ہے نماز شب پڑھو پہلی رکعت میں سورہ الحمد اور قل ھو اللہ احد اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد اور سورہ قل یاایھا الکافرون اور پھر اور چھ (۶) رکعتوں میں جو سورہ چاہے پڑھو خواہ کوئی طویل سوہ پڑھو خواہ قصیر۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۳۹۹)

حضورؐ کا عمل

۱۲۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے بستر پر جاتے تھے تو فرمایا کرتے "باسمک اللھم احیا وباسمک اموت" (تیرے نام کے ساتھ اے اللہ میں زندہ ہوں اور تیرے نام ہی کے ساتھ میں مروں گا) اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو فرماتے " الحمدللہ الذی احیان بعد ما اماتنی والیہ النشور" (حمد اس اللہ کی جس نے مجھے مارنے کے بعد پھر زندہ کر دیا اور اسی کی طرف حشر ونشر ہوگا)۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۳۸۷)

نماز شب کی فضیلت

۱۲۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص شب کے وقت کثرت سے نمازیں پڑھتا ہے اسکا چہرہ دن کے وقت بارونق وبشاش رہتا ہے۔
(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۳۷۰)

من لایحضر الفقیہ جلد دوم

سے منتخب احادیث

تیس روزے کیوں؟

۱۲۹۔ حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالبؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے بیان فرمایا کہ چند یہودی رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان میں سے جو سب سے زیادہ صاحب علم تھا اس نے آپؐ سے چند مسائل دریافت کئے جن میں یہ بھی دریافت کیا کہ یہ بتائیں کہ اللہ

تعالیٰ نے آپ کی اُمت پر تیس دن کے روزے کیوں فرض کئے حالانکہ دوسری اُمتوں پر اس سے زیادہ فرض کئے ہیں۔ نبیؐ نے فرمایا اس لئے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے درخت کا پھل کھایا تو وہ انکے پیٹ میں تیس دن تک رہا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ذریّت پر تیس دن کی بھوک و پیاس کو فرض کر دیا اور یہ لوگ جو رات کو کھا لیتے ہیں تو یہ ان پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے اور اس طرح یہ روزہ حضرت آدمؑ پر بھی فرض تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے وہی تیس دن کے روزے میری اُمّت پر بھی فرض کر دیئے اسکے بعد آپؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: 'يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ' (تم لوگوں پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے اگلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تا کہ اسکی وجہ سے تم بہت سے گناہوں سے بچو وہ بھی ہمیشہ نہیں بلکہ گنتی کے چند دن) (سورہ بقرہ ۱۸۳)

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۶۹)

روزے کے فوائد

۱۳۰۔ یہ سنکر یہودی نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؐ نے سچ کہا مگر یہ بتائیں کہ جو شخص یہ روزے رکھے اس کے لئے اجر و ثواب کیا ہے؟ تو نبیؐ نے فرمایا جو مومن پورے احتساب کے ساتھ ماہ رمضان کے روزے رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے سات باتیں لازمی پیدا کر دے گا۔ پہلے یہ کہ حرام کا مال اس کے جسم سے پگھل کر نکلے گا۔ دوسرے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قریب ہو جائے گا تیسرے اسکا یہ روزہ اس کے باپ آدمؑ کی خطا کا کفارہ بن جائے گا چوتھے اس پر موت کی سختیاں آسان ہو جائیں گی۔ پانچویں قیامت کے دن اسکو بھوک و پیاس سے امان مل جائے گی چھٹے اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے برأت کا پروانہ دیدیگا۔ ساتویں اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی پاک و پاکیزہ چیزیں کھلائے گا۔ اس یہودی نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؐ نے سچ فرمایا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۶۹)

٤۔زکوٰۃ کے احکام

زکوٰۃ کے احکام

۱۳۱۔حضرت امام محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کے پاس اپنا گھر ہے ملازم ہے، غلام ہے، کیا وہ زکوۃ قبول کرے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں اس لئے کہ گھر اور غلام مال نہیں ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۶۲۷)

دوسری کرنسی میں زکوٰۃ

۱۳۲۔علی بن جعفر نے اپنے بھائی حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو اپنے درہموں کی زکوۃ دینار کی شکل میں دیتا ہے اور دینار کی زکوۃ درہموں کی شکل میں دیتا ہے ان کی قیمت (کا اندازہ) لگا کر کیا یہ اس کیلئے جائز ہے؟ آپؑ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے۔(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۶۲۲)

زکوٰۃ کسے دی جائے

۱۳۳۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیہات والوں کی نکالی ہوئی زکوۃ، دیہات والوں میں تقسیم کیا کرتے تھے اور شہر والوں کی نکالی ہوئی زکوۃ شہر والوں میں تقسیم فرمایا کرتے تھے۔اور ان کے درمیان مساویانہ تقسیم نہیں کرتے تھے بلکہ ان میں سے جو آپ کے پاس حاضر ہوتا اسے دیتے اور جیسا دیکھتے دیتے اور اس کے لئے کوئی معینہ وقت نہ تھا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۶۱۹)

قرض اور زکوٰۃ

۱۳۴۔اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی کہ آپؑ نے فرمایا کہ قرض دینا بڑی اچھی بات ہے اگر وہ آسانی کے ساتھ واپس مل جائے تو ٹھیک ہے اور اگر واپسی مشکل ہو تو تم اس کو اپنی زکوٰۃ میں محسوب کرلو۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۶۰۱)

زکوٰۃ کی رقم سے حج

۱۳۵۔محمد بن مسلم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا کہ جس نے ابھی تک حج نہیں کیا ہے کیا وہ رقم زکوٰۃ سے حج کرسکتا ہے آپؑ نے فرمایا ہاں۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۶۳۲)

زکوٰۃ نہ دینا

۱۳۶۔مسعدہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ ملعون ہے ملعون وہ شخص جو اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۵۸۶)

۵۔حقِ معلوم

حق معلوم

۱۳۷۔سامعہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ ''حق معلوم'' ہے مراد زکوٰۃ نہیں۔ یہ وہ چیز ہے جو تم اپنے مال میں سے چاہتے ہو تو ہر جمعہ کو اور چاہتے ہو تو ہر مہینہ نکالتے ہو اور صاحب بزرگی کو اس کی بزرگی کی داد ملے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے'' اِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ'' (اور چھپا کر فقیروں

کودو تو یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے) (سورہ البقرہ آیت نمبر ۲۷۱) (تو اس سے مراد بھی زکوۃ نہیں اور کسی کو کوئی چیز عاریتاً دینا یہ بھی زکوۃ نہیں ہے یہ وہ نیکی ہے جو تم خود کرتے ہو یہ قرض تم خود دیتے ہو اور اپنے گھر کا سامان کسی کو عاریتاً دینا یہ بھی زکوۃ نہیں اور اپنے قربتداروں کے ساتھ کچھ حسن سلوک تو یہ بھی زکوۃ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَ الَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ (اور لوگ جن کے اموال میں سائل اور محروم کیلئے ایک حق معلوم ہے) (سورۂ المعارج آیت نمبر ۲۴) تو یہ "حق معلوم" زکوۃ کے علاوہ ہے۔ یہ وہ چیز ہے جسے انسان نے خود اپنے نفس کیلئے لازم کرلیا کہ اس کے مال میں اتنا حق فقیروں کیلئے ہے اور اس پر یہ واجب ہے کہ اپنے اوپر جو بھی لازم کرے وہ اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق کرے۔
(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۶۶۶)

۶۔ خمس

خمس

۱۳۸۔ داؤد بن کثیر رقی نے امام علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ تمام انسان ہمارے غصب کردہ حقوق سے زندگی بسر کررہے ہیں لیکن ہم نے اپنے شیعوں کیلئے اسے حلال کردیا۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۶۶۲)

خمس کے احکام

۱۳۹۔ اور امام رضا علیہ السلام کی توقیعات (تحریروں) میں جو آپؑ نے ابراہیم بن محمد ہمدانی کو تحریر فرمایا کہ تمام اخراجات (واجبات و مستحبات) کے بعد جو بچے اس میں سے خمس نکالا جائے گا۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۶۵۲)

معدنیات اور خمس

۱۴۰۔ محمد بن مسلم نے حضرت امام محمد باقرؑ سے ملاحت کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ ملاحت سے تمہاری کی مراد ہے؟ میں نے عرض کیا نمکین زمین میں پانی جمع ہو جاتا ہے اور پھر وہاں خشک ہو کر نمک بن جاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ یہ بھی معدن کے مانند ہے اور اس میں خمس ہے میں نے عرض کیا اور گندھک اور تیل جو زمین سے نکلتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا یہ اور اسکے مثل تمام چیزوں میں خمس ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۶۴۸)

خزانہ اور خمس

۱۴۱۔ اور عبیداللہ بن علی حلبی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے خزانے کے متعلق دریافت کیا کہ اس میں کتنا ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا کہ اس میں خمس (پانچوں حصہ) ہے اور معادن میں کتنا ہے؟ آپؑ نے فرمایا خمس (پانچواں حصہ) اور سیسہ، پیتل ولوہا جو کچھ میدانوں سے نکلتا ہے اس میں سے کتنا؟ فرمایا ان میں سے بھی اتنا ہی لیا جائے گا جتنا سونے اور چاندی کی کان سے لیا جاتا ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر س ۱۶۴۵)

خمس کے احکام

۱۴۲۔ حضرت ابوالحسن امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے ان چیزوں کے متعلق دریافت کیا گیا جو سمندر سے نکلتی ہیں جیسے موتی اور یاقوت اور زبرجد اور جو کان سے نکلتی ہیں جیسے سونا اور چاندی تو کیا ان سب پر زکوۃ ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ جب اس کی قیمت ایک دینار تک پہنچ جائے تو اس پر خمس ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۶۴۴)

۷۔صدقات

سید کے صدقات

۱۴۳۔قاسم بن سلیمان نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقات اور حضرت علیؑ کے صدقات بنی ہاشم کیلئے حلال ہیں۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۶۳۸)

سید کے صدقات

۱۴۴۔ابوخدیجہ سالم بن مکرم جمال نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ بنی ہاشم سے جو زکوٰۃ لینا چاہے اسے وہ اس کیلئے حلال ہے یہ تو صرف نبیؐ اور انکے بعد آئمہ علیہم السلام پر حرام ہے۔(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۶۳۷)

بہترین صدقہ

۱۴۵۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہترین صدقہ وہ ہے جو انسان خود مستغنی ہونے کے بعد کرے اور اس کو اپنے عیال سے شروع کرے۔اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔اور اپنے اور اپنے اہل وعیال کے گزارے بھر اگر کوئی شخص روک لے تو اللہ کے نزدیک وہ قابل ملامت نہیں ٹھہرے گا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۶۸۸)

مومن کے ساتھ حسنِ سلوک

۱۴۶۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کسی مومن نے اپنے کسی برادر کے ساتھ حسن سلوک کیا تو گویا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حسن وسلوک کیا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۶۸۴)

نیکیاں اور شفاعت

۱۴۷۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ دنیا میں نیکی کرنے والے آخرت میں بھی نیکی کرنے والا ہوگا۔اور اس کی تفسیر یہ ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو نیکی کرنے والوں سے کہا جائے گا کہ تم اپنی نیکیاں جس شخص کو چاہو ہبہ کردو اور جنت میں چلے جاؤ۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۶۸۱)

ستر (۷۰) بلاؤں سے نجات

۱۴۸۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ جسکے سوا کوئی اللہ نہیں ہے صدقہ کی وجہ سے بیماری سے، طاعون سے، جلنے سے، غرق ہونے سے، گر پڑنے سے اور جنون سے ضرور بچائے گا اور اس کے بعد آپؐ نے ستر بلاؤں کو گنوایا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۳۴)

صدقہ سے علاج

۱۴۹۔حضرت امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلاؤں کو دعا سے رد کرو اور صدقہ سات سو شیاطین کے جبڑوں سے چھڑا لیتا ہے اور کوئی چیز شیطان پر مومن کے صدقہ دینے سے زیادہ گراں نہیں ہے اور یہ (صدقہ) کسی بندے کے ہاتھ

میں پہونچنے سے پہلے اللہ کے ہاتھ میں پہنچ جاتا ہے۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۳۰)

طولِ عمر کا راز

۱۵۰۔ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ نیکی اور صدقہ یہ دونوں فقر دور کرتے ہیں عمر بڑھاتے ہیں اور نیکی کرنے اور صدقہ دینے والے کو ستر (۷۰) قسم کی بری موت سے بچاتے ہیں۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۲۹)

حشر میں سایہ

۱۵۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی زمین آگ کی طرف تپ رہی ہوگی اور سوائے مومن کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا اس لئے کہ اس کا صدقہ اس پر سایہ کئے ہوگا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۲۸)

پوشیدہ طور پر صدقہ دینا

۱۵۲۔ عمار نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ آپؑ نے فرمایا اے عمار خدا کی قسم پوشیدہ طور پر صدقہ دینا بالاعلان صدقہ دینے سے افضل اور بہتر ہے اور اس طرح خدا کی قسم عبادت بھی چھپا کر کرنا بالاعلان عبادت کرنے سے افضل و بہتر ہے۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۳۶)

۸۔سخاوت

سخاوت کی تعریف

۱۵۳۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ جس شخص کو یقین ہے کہ اسکا عوض ملے گا وہ راہ خدا میں دل سے سخاوت کرے گا۔اور اللہ تعالی کا ارشاد ہے: وَ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ" (لوگ جو کچھ بھی اسکی راہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ اس کا عوض دیگا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے)(سورۃ سبا آیت نمبر ۳۹)۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۱۲)

۹۔قرض دینا

قرضدار کو مہلت دینا

۱۵۴۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر اس دن سایہ رکھے جس دن اللہ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ رہے گا۔تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے تنگدست قرضدار کو مہلت دے یا اپنا حق اس کو چھوڑ دے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۰۳)

قرضدار کو مہلت دینا

۱۵۵۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کسی مومن کو قرض دینا اگر وہ آسانی سے ادا کر دے تو غنیمت ہے (کہ مفت ثواب ہاتھ آیا) اس میں تعجیل ہے اور اگر وہ ادا نہ کرے اور مر جائے تو (حرج نہیں) یہ قرض دینے والے کی زکوٰۃ میں محسوب ہوگا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۰۰)

قرض دینا

۱۵۶۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق "لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاس" (ان کی اکثر راز کی باتوں میں تو کوئی بھلائی نہیں مگر ہاں جو شخص کسی کو صدقہ دینے یا معروف (اچھے کام) کرنے یا لوگوں کے درمیان ملاپ کرانے کا حکم دے) (سورہ النساء آیت نمبر ۱۱۴) فرمایا کہ اس آیت میں معروف سے مراد "قرض" ہے۔(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۶۹۸)

قرض دینے کا ثوب

۱۵۷۔حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جنّت کے دروازے پر یہ تحریر کندہ ہے کہ "صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرض کا ثواب اٹھارہ گنا ہے"۔ (من لایحضرہ الف

۱۰۔ذخیرہ اندوزی

ذخیرہ اندوزی کی مذمت

۱۵۸۔حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخراجات سے زیادہ جو تمہیں دیا ہے وہ اس لئے دیا ہے کہ تم اس کو وہاں صرف کرو جہاں اللہ تعالیٰ نے صرف کرنے کو بتایا ہے۔یہ اس لئے نہیں دیا کہ تم اسکو ذخیرہ کرو۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۶۹۳)

۱۱۔ کارِ خیر

کارِ خیر کی فضیلت

۱۵۹۔ حضرت امام جعفر صادقؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ برکتیں اس گھر کی طرف جس سے کار خیر ہوتا ہے اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ پہنچتی ہیں جتنی تیزی سے چھری اونٹ کے کوہان پر پہنچتی ہے یا پانی کا دھارا اپنی ڈھلان تک پہنچتا ہے۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۶۸۹)

۱۲۔ شفاعتِ رسولؐ

شفاعتِ رسولؐ

۱۶۰۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن چار قسم کے لوگوں کی شفاعت کروں گا خواہ وہ دنیا بھر کے گناہ سمیٹ کر اپنے ساتھ کیوں نہ لائیں۔ وہ شخص جس نے میری اولاد کی نصرت کی، وہ شخص جس نے میری ذریت کی تنگدستی میں اس کیلئے اپنا مال خرچ کیا، وہ شخص جس نے اپنی زبان اور دل سے میری ذریت کے ساتھ محبت کی، وہ شخص جس نے میری ذریت کی حاجت روائی کی کوشش کی جبکہ لوگ اس کو چھوڑ دیں اور بھگا دیں۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۲۶)

۱۳۔پیاسے کو پانی پلانے

پیاسے کو پانی پلانے کا ثواب

۱۶۱۔معاویہ بن عمار نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جو شخص کسی کو اس جگہ پانی پلائے جہاں پانی موجود اور میسر ہے تو وہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔اور جو شخص کسی کو ایسی جگہ پانی پلائے جہاں پانی موجود نہ ہو تو وہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے ایک آدمی کو زندہ کر دیا اور جس نے ایک آدمی کو زندہ کر دیا اس نے گویا تمام انسانوں کو زندہ کر دیا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۲۴)

۱۴۔کفایت شعاری

کفایت شعاری کی تعریف

۱۶۲۔اور حضرت امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر نے فرمایا کہ کفایت شعاری اور خرچ میں میانہ روی میں انسان کبھی فقیر و محتاج نہیں ہوتا۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۲۰)

۱۵۔حرص و لالچ

حرص و لالچ کی مذمت

۱۶۳۔اور امیر المؤمنینؑ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حرص و لالچ کرنے والا ظلم کرنے والے سے زیادہ عذر رکھتا ہے۔تو آپؑ نے فرمایا تم نے غلط کہا، ظالم تو کبھی توبہ بھی کر لیتا ہے اور معافی چاہتا ہے اور ظلم سے حاصل کی ہوئی چیز اسکے مالک کو واپس کر دیتا ہے مگر حریص اور لالچی

جب لالچ کرتا ہے تو زکوۃ صدقہ وصلہ رحم اور مہمان کو کھانا کھلانے اور راہ خدا میں مال صرف کرنے اور نیکی کرنے کے تمام راستوں سے انکار کر دیتا ہے اور جنت پر حرام ہے کہ وہ کسی لالچی کو اپنے اندر داخل کرے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۱۸)

۱۶۔ بُخل (کنجوسی)

بخیل کون؟

۱۶۴۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال میں سے زکوۃ مفروضہ ادا کرتا ہے اور اپنی قوم میں عطیہ دیتا ہے وہ بخیل نہیں ہے بلکہ بخیل وہ ہے جو اپنے مال میں سے زکوۃ مفروضہ نہیں ادا کرتا اور اپنی قوم کے لوگوں کو عطیہ نہیں دیتا اور اسکے علاوہ دوسرے کاموں میں فضول خرچ کرتا ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۱۴)

۱۷۔ سوال اور سائل

صاحبِ حیثیت اور سوال

۱۶۵۔ حضرت امام علی ابن الحسینؑ نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کو ضامن بنا کر یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی ضرورت مند اور محتاج نہ ہوتے ہوئے بھی لوگوں سے مانگتا پھرے گا تو ایک دن ایسا ضرور آئے گا کہ وہ محتاج ہو جائے گا اور بر بنائے حاجت مجبوراً اسکو سوال کرنا پڑے گا۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۵۲)

رات کو سوال

۱۶۶۔ اور رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگوں کے پاس رات کے وقت

کوئی سوالی آئے تو اس کا سوال رد نہ کرو۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۳۷)

کھانا کھلانا

۱۶۷۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے سوال کرنے والوں کے متعلق ارشاد فرمایا کہ تم سائلین کو کھانا کھلاؤ اور اگر تین سے زائد کو کھلانا چاہو تو کھلاؤ ورنہ تین کو کھلانے کے بعد تم نے اس دن کا حق ادا کر دیا۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۴۸)

سائل کو بھیک دو

۱۶۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ سائل کے سوال کو رد نہ کرو اور اگر مساکین جھوٹ نہ بولیں تو کوئی انکو بھیک دیکر فلاح نہ پاتا۔ (من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۴۶)

۱۸۔ اھل و عیال کی نگھداشت

اہل وعیال کی نگہداشت

۱۶۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو اپنا بوجھ لوگوں پر ڈالے اور ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو اپنے بال بچوں کو بغیر خرچہ کے چھوڑ رکھے۔
(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۴۱)

۱۹۔رشتہ داروں کے ساتھ سلوک

رشتہ داروں کے ساتھ سلوک

۱۷۰۔نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرض کا اٹھارہ گنا اور برادران مومن کے ساتھ سلوک کا ثواب بیس گنا اور اپنے رشتہ داروں کے سلوک کا ثواب چوبیس گنا ہے۔

(من لایحضرہ الفقیہ، نمبر ۱۷۳۸)

من لایحضر الفقیہ جلد سوئم

سے منتخب احادیث

۲۰۔معاملات

ضامن بننا

۱۷۱۔ایک مرتبہ ابوایوب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک آدمی نے ایک شخص کی طرف سے مال کی ادائیگی کی ذمہ داری اپنے سر لے لی تو کیا پھر اس (اصل) شخص سے مطالبہ کیا جاسکتا ہے آپؑ نے فرمایا پھر اس اسے آئندہ کبھی تقاضہ ومطالبہ نہیں کیا جائیگا لیکن یہ کہ ذمہ داری لینے والا اس ذمہ داری لینے سے پہلے ہی مفلس ہوگیا ہو۔

(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۳۴۰۸)

وکالت

۱۷۲۔ جابر بن یزید اور معاویہ بن وحب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے امور کی انجام دہی کیلئے کسی کو وکیل بنائے تو یہ وکالت ہمیشہ ثابت رہیگی جب تک اس کو اطلاح نہ دیدے کہ اس کی وکالت منسوخ کردی گئی جس طرح اس نے اس کو وکیل بنانے کی اطلاع دی تھی۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۳۸۱)

گواہی دینا

۱۷۳۔ روایت کی گئی ہے علی ابن غراب سے اور انہوں نے روایت کی ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپؑ نے فرمایا کہ جب تک خوب اچھی طرح جان پہچان نہ لو جیسے تم اپنی ہتھیلی کو پہچانتے ہو ہرگز گواہی نہ دو۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۳۵۹)

جھوٹا گواہ

۱۷۴۔ اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جھوٹا گواہ حاکم کے سامنے ابھی اپنی جھوٹی گواہی کو پورا بھی نہ کر پائے گا کہ وہ اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائیگا اور اسی طرح وہ جو گواہی کو چھپالے۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۳۳۷)

گواہی میں ٹال مٹول

۱۷۵۔ محمد بن فضیل سے روایت ہے کہ حضرت عبدالصالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کو گواہی دینے کیلئے بلایا جائے تو اس کیلئے مناسب نہیں کہ تاخیر کرے۔
(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۳۲۶)

عورت کی گواہی

۱۷۶۔ایک عورت نے گواہی دی کہ فلاں لڑکے کو کنوئیں میں ڈھکیل کر مار دیا تو امیر المومنین علیہ السلام نے عورت کی گواہی کو جائز قرار دیا۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۳۱۱)

اذان اور نماز پڑھانے کی اجرت

۱۷۷۔محمد بن مسلم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ جو شخص اذان دینے اور لوگوں کو نماز جماعت پڑھانے کی اجرت چاہتا ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو اور نہ اس کی گواہی قبول کرو۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۲۹۰)

(نوٹ: حدیث قابلِ غور ہے)

گواہی بدل دینا

۱۷۸۔اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص ہمارے پاس ایک گواہی دیتا ہے پھر آ کر اس گواہی کو بدل کر دوسری دیتا ہے تو ہم اسکی پہلی گواہی کو لیتے ہیں دوسری گواہی کو چھوڑ دیتے ہیں۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۲۸۹)

ثبوت، حلف اور صلح

۱۷۹۔حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ثبوت دینا مدعی پر لازم اور حلف مدعا علیہ پر۔اور مسلمانوں کے مابین صلح جائز ہے سوائے اس کے کہ ایسی صلح نہ ہو جس میں حرام کو حلال کر لیا جائے یا حلال کو حرام کر لیا جائے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۲۶۷)

خوش قسمت لوگ

۱۸۰۔ حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام نے فرمایا کہ آدمی کی خوش قسمتی یہ ہے کہ اس کی تجارت گاہ اس کے ملک میں ہو اور اس کے شریک صالح لوگ ہوں اور اس کے بچے ہوں جن سے وہ اس تجارت میں مدد لے۔ (من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۳۵۹۸)

معلم کی اجرت

۱۸۱۔ فضل بن ابی ہے قرہ سے روایت کی گئی اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ان کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ آنجنابؑ سے عرض کیا کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ معلم کی کمائی حرام کمائی ہے۔ آپؑ نے فرمایا اللہ کے دشمنوں نے جھوٹ کہا، وہ لوگ چاہتے ہیں کہ ان کے بچے قرآن کی تعلیم نہ حاصل کریں۔ اگر کوئی شخص معلم کو اپنے بچے کی دیت (خوں بہا) دیتا ہے تو وہ معلم کیلئے مباح ہے۔ (من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۳۵۰۷)

طلبِ حلال

۱۸۲۔ اور امیر المومنین علیہ السلام دوپہر کو (سخت دھوپ میں) اپنی ضروریات پوری کرنے کیلئے نکلتے تھے اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ دیکھ لے کہ طلب حلال کیلئے میں اپنے نفس کو مشقت میں ڈال رہا ہوں۔ (من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۳۵۹۶)

حرام کمائی

۱۸۳۔ سکونی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ وہ اخروٹ کھانے کو منع کرتے تھے جو لڑکے قمار اور کھیل میں جیت کر لاتے ہیں اور فرماتے تھے کہ یہ حرام کی کمائی ہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۵۸۸)

قسم اور وعدہ خلافی

۱۸۴۔رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میری اُمت کے ان تاجروں کیلئے ویل (تباہی) ہے جو ''نہیں خدا کی قسم'' اور ''ہاں خدا کی قسم'' کہتے ہیں اور میری اُمت کے اُن کاریگروں کیلئے ویل ہے جو ''آج کل'' کہتے ہیں (یعنی وعدہ میں)۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۵۸۴)

طلب رزق

۱۸۵۔علی بن عبدالعزیز نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ مجھے پسند ہے کہ آدمی طلب رزق میں پھرتا رہے۔رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے اللہ تو میری اُمت کو صبح تڑکے اٹھنے میں برکت عطا فرما۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۵۷۳)

مُرتد کی سزا

۱۸۶۔اور موسیٰ بن بکر نے فضل سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادقؑ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص نصرانی ہوگیا تو اس کو پکڑ کر نیچے گرایا اور کہا اے اللہ کے بندو اس کو اپنے پاؤں سے روندو اور لوگوں نے اس کو اتنا روندا کہ وہ مر گیا۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۵۵۳)

ولدالزنا

۱۸۷۔حماد بن عیسیٰ نے حریز سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔آپؑ نے فرمایا کہ کہیں راستہ پر پھینکا ہوا ولدالزنا بچہ آزاد ہے اگر وہ چاہے تو جن لوگوں نے اس کی پرورش کی ہے ان کو اپنا والی ووارث بنائے اور اگر وہ چاہے تو کسی غیر کو۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلدسوئم،ح ۳۵۳۱)

حضرت علی علیہ السلام کا فیصلہ

۱۸۸۔سکونی نے حضرت جعفر بن محمد علیہ السلام سے انہوں نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے انھوں نے اپنے آبائے کرام سے اوران حضرات نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ آپؑ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے ایک پرندہ دیکھا اوراس کے پیچھے چلا وہ پرندہ جا کرایک درخت پر بیٹھ گیا کہ اتنے میں ایک دوسرا شخص آ گیا اوراس نے اس پرندے کو پکڑ لیا۔ آپؑ نے فرمایا کہ آنکھ نے جو دیکھا وہ آنکھ کا حصہ ہے اور ہاتھ نے جو کچھ پکڑا وہ ہاتھ کا حصہ ہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلدسوئم،ح ۳۴۳۱)

اقرباء کی کفالت

۱۸۹۔محمد بن علی حلبی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے راوی کا بیان ہے کہ میں آنجناب علیہ السلام سے دریافت کیا کہ وہ اقربا کون ہیں جن کے اخراجات برداشت کرنے کا جبریہ حکم ہے؟تو آپؑ نے فرمایا ماں، باپ، اولاد اور وارث صغیر، یعنی بھائی اور بھائی کی اولاد وغیرہ۔(من لایحضر الفقیہ ،جلدسوئم،ح ۳۴۲۴)

بھائیوں سے سلوک

۱۹۰۔حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائیوں پر اتنا نہ خرچ کرو کہ جتنا ان کو فائدہ ہو اس سے زیادہ تم کو نقصان ہو جائے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلدسوئم،ح ۳۶۳۳)

اہل وعیال کی نگہداشت

۱۹۱۔امام علیہ السلام نے فرمایا آدمی کی سعادتمندی اور خوش قسمتی یہ ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال کا خود نگراں ہو اور ان کی ضروریات کو پورا کرے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۶۲۸)

دعا کیوں قبول نہیں ہوتی

۱۹۲۔ولید بن صبیح نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا تین طرح کے لوگ دعا کرتے ہیں، مگر ان کی دعا قبول نہیں ہوتی یا یہ فرمایا کہ ان کی دعائیں رد کردی جاتی ہیں۔ایک وہ شخص جس کے پاس مال کثیر تیس ہزار چالیس ہزار ہے وہ اپنی ضروریات پر خرچ کرتا ہے، پھر کہتا ہے، ''یا اللہ مجھے رزق دے'' تو اللہ کہتا ہے، کیا میں نے تجھے رزق نہیں دیا ہے؟ اور دوسرا وہ شخص جو رزق تلاش نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ ''اے اللہ تو مجھے رزق دے'' تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں نے تیرے رزق کے راستے نہیں بنا دیئے ہیں۔اور تیسرا وہ شخص جس کے پاس عورت ہے اور وہ کہتا ہے ''یا اللہ تو میرے اور اس کے درمیان جدائی کر دے''، تو اللہ کہتا ہے: ''کہ کیا میں نے اس کو تیرے لئے نہیں بنایا ہے''؟۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۶۲۷)

فضول خرچ

۱۹۳۔اور اصبغ بن نباتہ نے حضرت امیر المومنین علی السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا فضول خرچ و مسرف کی تین علامتیں ہیں: وہ کھائے جو اس کیلئے نہیں ہے، وہ خریدے جو اس کیلئے نہیں ہے اور وہ پہنے جو اس کیلئے نہیں ہے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۶۲۳)

دولت مندی

۱۹۴۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا وہ دولتمندی جو تم کو ظلم سے روکے رہے

وہ اس فقر سے بہتر ہے جو تم کو گناہ پر آمادہ کردے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۶۱۴)

آسمانی مدد

۱۹۵۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا آسمان سے مدد اسی قدر نازل ہوتی ہے جس قدر بندہ کو ضرورت ہوتی ہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۶۱۳)

رزق کا بندبست

۱۹۶۔ جمی بن درّاج سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی مومن پر ایک رزق کا دروازہ بند کرتا ہے تو اس کیلئے دوسرا دروازہ اس سے بہتر کھول دیتا ہے۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۶۱۱)

بے شان وگمان کے رزق

۱۹۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ مومنین کا رزق اپنے طریقہ سے قرار دیتا ہے کہ وہ گمان بھی نہیں کرتے اور یہ اس لئے کہ جب بندہ نہیں جانتا کہ اس کا رزق کس طرح ملے گا تو اس کی دعا زیادہ ہو جاتی ہے۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۶۰۸)

تجارت ترک کرنا

۱۹۸۔ فضیل بن یسار سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے تجارت ترک کردی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ایسا نہ کرو اپنا دروازہ کھولو اپنی بساط بچھاؤ اور اپنے رب اللہ سے روزی طلب کرو۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۶۰۶)

باغ سے پھل توڑ کر کھانا

۱۹۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص باغوں کی طرف سے ہو کر گزر رہا ہو تو وہاں کے پھل کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں (مگر) اس میں کچھ اٹھا کر نہ لے جاؤ۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۶۷۸)

کارِ خیر اور صدقہ

۲۰۰۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے پوچھا کہ تم روزہ سے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے پوچھا کیا تم نے کسی مریض کی عیادت کی؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کیا تم نے کسی جنازے کی مشایعت کی؟ اس نے کہا نہیں۔ پوچھا کیا تم نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا؟ اس نے کہا نہیں آپؐ نے فرمایا پھر تم اپنے گھر والوں کے پاس پلٹ جاؤ، ان کے دل کو خوش کرو یہی تمہاری طرف سے ان سب کیلئے کارِ خیر اور صدقہ ہے۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۶۷۳)

بہرے کے ساتھ سلوک

۲۰۱۔ اور ابوالخیری نے روایت کی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ کسی بہرے کو بغیر کسی ڈانٹ یا جھڑک کے کچھ بتانا بھی ایک قسم کا صدقہ ہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۶۷۲)

بیٹے کا مال

۲۰۲۔ عزیز نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے آنجنابؑ سے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا کہ جس کے پاس مال ہے اور اس کے باپ کو مال کی ضرورت

ہے۔آپ نے فرمایا وہ اس میں کھائے گا مگر ماں اس مال میں سے نہیں لے گی مگر یہ کہ وہ اپنے لئے بطور قرض لے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۶۶۸) ۔

ملازمت کا کفارہ

۲۰۳۔اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ملازمت کا کفارہ اپنے برادران مومن کی حاجت کو پورا کرنا ہے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۶۶۶)

کفایت شعاری

۲۰۴۔اور عبید بن زرارہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا اے عبید، اسراف اور فضول خرچی میں فقر ہے اور کفایت شعاری میں دولتمندی ہے۔
(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۶۵۹)

ملازمت کرنے کی مذمت

۲۰۵۔عبداللہ بن جعفی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا جس شخص نے کسی کی ملازمت کی اس نے گویا اپنے رزق کو محدود کر دیا اور روک دیا اور اس کا رزق کیونکر محدود نہ ہوگا اس لئے کہ وہ جو کچھ کمائے گا وہ اس کے مالک کا ہوگا۔
(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۶۵۷)

یتیموں سے سلوک

۲۰۶۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یتیم کا مال کھانے والوں کو اس کا وبال دنیا میں بھی ملے گا اور آخرت میں بھی ملے گا۔دنیا کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(اور ان لوگوں کو ڈرنا چاہیئے کہ اگر وہ لوگ خود اپنے بعد ننھے اور ناتواں بچوں کو چھوڑ جاتے تو ان پر کس قدر ترس آتا لہذا

ان پر سختی کرنے سے اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔ سورۃ نساء آیت ۹، اور آخرت کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (جو لوگ یتیموں کا مال ناحق چٹ کر جاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بس انگارے بھرتے ہیں اور عنقریب جہنم واصل ہونگے) (سورۃ النساء آیت ۱۰)

(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۳۶۵۲)

حرام افعال

۲۰۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ زنا کرانے والی کی اجرت حرام کمائی ہے اور اُس کُتے کی قیمت جو شکاری نہ ہو وہ بھی حرام کی کمائی ہے اور کاہن کی اجرت بھی حرام کی کمائی ہے لیکن اپنے موافق فیصلہ کرانے کے لئے رشوت یہ کفر باللہ ہے اور روایت کی گئی ہے کہ گانے والے اور گانے والی کی اجرت بھی حرام کمائی ہے۔

(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۳۶۴۸، ۳۶۴۹)

امام علی علیہ السلام کا کردار

۲۰۸۔ ہشام بن سالم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام لکڑیاں کاٹ کر لاتے، پانی بھر کر لاتے، جھاڑو دیتے اور حضرت فاطمہ علیہ السلام چکی پیستی تھیں، آٹا گوندھتی تھیں اور روٹیاں پکاتی تھیں۔

(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۳۶۴۰)

روزی فوراً حاصل کرنا

۲۰۹۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بشیر نبّال سے فرمایا کہ جب تم کو کوئی روزی کا ذریعہ ملے تو اس کو لازمی پکڑ لو (چھوڑو نہیں)

(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۳۶۳۶)

اہل وعیال کی کفالت

۲۱۰۔ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ ملعون ہے وہ شخص جس کے اہل وعیال ضائع و برباد ہو رہے ہیں ہوں۔ ((من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۷۲۷)

تجارت کے اصول

۲۱۱۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: جو شخص خرید وفروخت کرے وہ پانچ باتیں یاد رکھے اور ان سے پرہیز کرے ورنہ خرید وفروخت نہ کرے، سود ورِبا، قسم کھانا، عیب کا پوشیدہ رکھنا، فروخت کرتے وقت مال کی تعریف اور خریدتے وقت مال کی مزمت۔
(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۷۳۰)

۲۱۔ امانت داری

امانت داری

۲۱۲۔ زید شحام نے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص تمہارے پاس کوئی امانت رکھے تو اس کی امانت اس کو واپس کردو اور جو تمہاری خیانت کرے تو تم اس کی خیانت نہ کرو۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۶۹۸)

خیانت

۲۱۳۔ معاویہ بن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب سے عرض کیا کہ ایک شخص ہے کہ جس کے ذمہ میرا کچھ مال تھا مگر اس نے مجھ سے انکار کردیا اپھر اس نے اپنا کچھ مال میرے پاس رکھا، کیا میرے لئے یہ جائز ہے کہ میں اپنا وہ مال

جواس کے پاس تھا (اسکے عوض) لے لوں؟ آپؑ نے فرمایا نہیں یہ خیانت ہوگی۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۶۹۷)

۲۲۔قرض دینا

قرض اور شہید

۲۱۴۔ابان سے روایت ہے اور انہوں نے بشّار سے اور انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا کہ شہید کے خون کا پہلا قطرہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے سوائے قرض کے، اس لئے قرض کا کفارہ صرف اس کی ادائیگی ہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۶۸۸)

اللہ کے لئے قرض

۲۱۵۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی کو اس کی خوشحالی تک کیلئے قرض دیتا ہے تو اس کے مال کی زکوٰۃ میں شمار ہوتا ہے اور جب تک یہ قرض واپس نہیں لیتا وہ ملائیکہ کی طرف رحمت کی دعاؤں میں شامل رہتا ہے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۷۰۸)

قرض

۲۱۶۔حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگ قرض سے بچو اس لئے کہ یہ رات میں باعث فکر اور دن میں باعث ذلت ہے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۶۸۱)

رہن رکھنا

۲۱۷۔:حمّاد نے حلبی سے روایت کی ہے انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب سے دریافت کیا ایک شخص کا کسی پر کچھ قرض ہوتا ہے اور مقروض کی اس کے پاس کوئی چیز رہن ہوتی ہے کیا وہ اس رہن کو خرید سکتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا، ہاں۔ (من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۳۸۳۷)

قرضدار اور ہدیہ

۲۱۸۔ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کا کسی آدمی پر کچھ درہم اور مال قرض ہے وہ اس کو کھانے پر مدعو کرتا ہے یا اس کو کوئی ہدیہ پیش کرتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ (من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۰۳۰)

۲۳۔ تجارت

تجارت چھوڑنا

۲۱۹۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگ تجارت نہ چھوڑو ورنہ بے وقعت اور ہلکے بن جاؤ گے۔ تجارت کرو، اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو برکت عطا فرمائے، اس حدیث کی روایت شریف بن سابق تفلیسی نے فضل بن ابی قرۃ سمندی سے کی ہے۔

(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۳۷۲۴)

تجارت کی برکت

۲۲۰۔ اور امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تم لوگ تجارت کرو اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اس میں برکت عطا فرمائے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رزق کی دس حصے ہیں نو حصہ تجارت میں ہے اور ایک حصہ ساری دنیا کے کاروبار میں ہے۔

(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۳۷۲۲)

تجارت کی فضیلت

۲۲۱۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تجارت سے عقل میں اضافہ ہوتا ہے۔
(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۷۱۷)

تجارت کے اصول

۲۲۲۔جمیل بن درّاج کی روایت ہمارے بعض اصحاب سے اور انہوں نے ہمارے ان دونوں امامین علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے ایک ایسے شخص کے متعلق کہ اس نے ایک آدمی سے کپڑا خریدا مگر اس میں کوئی عیب پایا گیا۔آپؑ نے فرمایا اگر وہ کپڑا بعینہ قائم ہے تو وہ اس کے مالک کو واپس کر کے اپنی قیمت لے لے اور اگر وہ سل گیا ہے یا رنگ گیا ہے یا قطع ہو گیا ہے تو وہ عیب کے نقصان کیلئے اس سے رجوع کرے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۹۰۳)

نفع میں شرکت

۲۲۳۔عاصم بن حمید نے ابی بصیر سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک شخص ایک آدمی سے کہتا ہے کہ میں ایک چیز خریدتا ہوں اور اس میں جو نفع ہوگا وہ میرے اور تمہارے درمیان ہوگا۔آپؑ نے فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۳۷۹۳

ترکاری بھگونا

۲۲۴۔حمّاد نے حلبی سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جس نے کھانے کی چیزیں (مثلاً سبزی ترکاری) خریدیں جن کی قیمت لگنے کیلئے بہتر یہ ہے کہ اس کو پانی سے بھگوئے رکھے اور اس ارادے سے

نہیں کہ اس کا وزن بڑھ جائے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر بغیر بھگوئے ہوئے وہ اچھی نہیں رہ سکتی اور اس کی قیمت نہیں لگ سکتی اور اس کا ارادہ وزن میں زیادتی کا نہیں ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اور اگر اس کا ارادہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور ملاوٹ کا ہے تو درست نہیں ہے۔

(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۳۷۷۸)

خرید و فروخت

۲۲۵۔ ابوایوب نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ میں نے ایک زمین خریدی جب ایجاب و قبول ہو چکا تو اپنی جگہ سے اٹھا ایک قدم چلا پھر واپس آیا۔ چاہتا تھا کہ اس افتراق و جدائی سے بیع واجب اور پکی ہو جائے۔ (من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۳۷۶۹)

خرید و فروخت کے اصول

۲۲۶۔ جمیل نے زرارہ سے انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ میں آنجناب سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے کسی آدمی سے مال خریدا اور پھر اسی کے پاس وہ مال چھوڑ کر چلا گیا اور کہہ گیا میں ابھی قیمت لاتا ہوں، آپؑ نے فرمایا کہ اگر وہ تین دن کے اندر قیمت لاتا ہے تو ٹھیک ورنہ بیع کا معاملہ ختم۔ (من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۳۷۶۶)

خرید و فروخت کے اصول

۲۲۷۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی شخص کسی آدمی سے کوئی مال خریدے تو خریدار اور بیچنے والے دونوں کو اختیار ہے دونوں کے جدا ہونے تک اور جب جدا ہو گئے تو فروخت لازمی ہو گئی۔ (من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۳۷۶۲)

بازاروں میں ذکرِ خدا

۲۲۸۔اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بازاروں میں اللہ کا ذکر کرے گا اللہ تعالیٰ اس بازار میں جتنے لوگ ہیں انکی تعداد کی برابر اس کے گناہ معاف کر دیگا۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۷۵۶)

بیعانہ

۲۲۹۔وھب بن وھب نے حضرت جعفر بن محمد علیہ السلام سے انہوں نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ بیعانہ نہیں ہوسکتا جب تک کہ قیمت نقد نہ ہو۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۷۵۰)

مول تول کرنا

۲۳۰۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ خریدار مول تول اور قیمت گھٹانے کیلئے بات کرے اس میں جی خوش ہوتا ہے اور وہ قیمت زیادہ ہی کیوں نہ دے اس لئے خرید وفروخت کے اندر فریب کھانا نہ قابل تعریف ہے اور نہ اس میں کوئی ثواب ہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۷۴۲)

خریدا مال واپس لینا

۲۳۱۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی مسلمان کی ندامت پر اپنا فروخت شدہ مال واپس لے لے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی لغزشوں کے الزام کو واپس لے لے گا۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۷۲۸)

خرید فروخت میں قسم

۲۳۲۔رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ ایک شخص کوئی چیز فروخت کر رہا ہے اور خریدار کہتا ہے کہ یہ چیز اتنے کی نہیں اتنے کی ہے یعنی فروخت کرنے والے کی قیمت سے کم قیمت بتاتا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر وہ چیز اپنی شکل پر بعینہ قائم ہے تو فروخت کرنے والے سے قسم لیکر اس کی بات مانی جائے گی۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۹۷۴)

روٹیاں گننا

۲۳۳۔اور آنجناب علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ بیٹھی روٹیاں شمار کر رہی ہین تو آپ نے فرمایا اے عائشہ،تم روٹیان نہ گنو ورنہ تم کو روٹیاں گن کر دی جائیں گی۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۹۷۲)

ذخیرہ اندوزی

۲۳۴۔رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ اناج کی ذخیرہ اندوزی وہی کریگا جو خطا کار ہوگا۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۹۵۹)

ادھار اور رہن

۲۳۵۔علماء نے محمد بن مسلم سے اور انہوں نے ان دونوں امامین علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی راوی کا بیان ہے کہ میں آنجناب سے ادھار پر فروخت کیلئے رہن اور کفیل کے متعلق کہا تو آپؑ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۹۵۲)

ضمانت

۲۳۶۔اور امیر المومنین علیہ السلام رنگریز، دھوبی اور سنار کو لوگوں کے سامان کا احتیاطاً ضامن ٹھہراتے تھے اور اگر کوئی سامان ڈوب گیا یا جل گیا یا کوئی ایسی آفت آجاتی جس کا فیصلہ ممکن نہ ہو تو پھر ضامن نہیں ٹھہراتے تھے اور اگر کوئی کشتی اپنے پورے سامان کے ساتھ ڈوب جائے تو جو کچھ سامان خود سمندر ساحل پر پھینک دے وہ اس کے مالک کا ہے وہی اس کا زیادہ حقدار ہے اور جو سامان لوگ غوطہ لگا کر نکالیں اور اس کا مالک نے چھوڑ دیا ہو وہ ان لوگوں کا ہے۔

(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۳۹۲۷)

کھیتی باڑی

۲۳۷۔محمد بن عطیہ سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کیلئے کھیتی اور زراعت کا پیشہ منتخب فرمایا تاکہ وہ آسمان سے نازل ہونے والی آفات سے مانوس رہیں دل برداشتہ نہ ہوں۔(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۳۹۱۵)

کرایہ پر گھر اٹھانا

۲۳۸۔اور اگر کوئی شخص کوئی گھر دس درھم کرایہ پر لے اور وہ تہائی میں خود رہے اور ایک تہائی دس درھم کرایہ پر اٹھائے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن جتنے کرایہ پر لیا ہے اس سے زیادہ کرایہ پر نہ اٹھائے۔(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۳۹۱۵)

کنویں کے حدود

۲۳۹۔اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا کہ کنوئیں کے حدود چالیس ہاتھ ہیں

اس کے پہلو میں اس کی حد کے اندر کوئی دوسرا کنواں اونٹ یا بکری کے پانی پلانے کیلئے نہ کھودا جائے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلدسوئم،ح ۳۸۷۳)

تجارت کی فضیلت

۲۴۰۔اور روح نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا کہ دس (۱۰) حصوں میں سے نو (۹) حصہ رزق تجارت میں ہے۔
(من لایحضر الفقیہ ،جلدسوئم،ح ۳۸۵۸)

چوری کا مال

۲۴۱۔اور سماعہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے خیانت اور چوری کے مال کے خریدنے کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ اگر تم پہچانتے ہو کہ یہ مال چوری وخیانت کا ہے تو نہیں مگر یہ کہ تم کوئی شے عمال اور کارندوں سے خریدو۔(من لایحضر الفقیہ ،جلدسوئم،ح ۳۸۴۱)

ہدیہ کی اقسام

۲۴۲۔اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہدیہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ایک بدلے کا ہدیہ دوسرا کسی سے بنائے رکھنے کا ہدیہ تیسرے خالصاً لوجہ اللہ ہدیہ۔
(من لایحضر الفقیہ ،جلدسوئم،ح ۴۰۷۷)

سڑک پر پڑی چیز اٹھانا

۲۴۳۔داؤد بن ابی یزید نے آنجناب سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے راستہ میں کسی کا پڑا ہوا لوٹا، جوتا اور کوڑا پایا، کیا وہ اس سے فائدہ اٹھائے؟ آپؑ نے فرمایا وہ اس کو ہاتھ بھی نہ لگائے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلدسوئم،ح ۴۰۵۵)

گمشدہ چیز

۲۴۴۔ابوعبداللہ محمد بن خالد برقیؒ نے وھب بن وھب سے انہوں نے حضرت جعفر بن محمد علیہ السلام سے انہوں نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے روایت کی آپؑ نے فرمایا کسی کی گم شدہ چیز کو وہی لوگ کھائیں گے جو گمراہ ہونگے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۴۰۴۷)

کافر حربی کا مال

۲۴۵۔رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اور کافران حربی کے درمیان کوئی سود نہیں ہم ان سے سود لیتے ہیں انکو دیتے نہیں ہیں۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۴۰۰۰)

۲۴۔سود

سود کے احکام

۲۴۶۔نیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی شخص زر کثیر سے کاروبار کر رہا ہے اور اس میں سود کی رقم زیادہ لگ گئی مگر اس سے ناواقف تھا۔بعد میں اس کی معرفت ہوئی تو اب چاہتا ہے کہ اس سے چھٹکارا حاصل کر لے،تو اب تک جو ہو چکا وہ اس کا ہے اور اب آئندہ جو لین دین شروع کرے اس میں سود چھوڑ دے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۹۹۸)

سود خور

۲۴۷۔حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سود اور اس کے کھانے والے اور اس کے مؤکل اور اس کے فروخت کرنے والے اور اس کے خریدنے والے اور اس کے کاتب

دونوں گواہوں پر لعنت کی ہے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۹۹۴)

سود کا گناہ

۲۴۸۔ حسین بن مختار نے ابی بصیر سے انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ ایک درہم سود اللہ کے نزدیک تیس (۳۰) بار زنا کرنے سے بھی زیادہ گناہ ہے جو سب کا سب محرم عورتوں جیسے خالہ اور پھوپھی سے کیا گیا ہو۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۹۹۱)

مال میں ملاوٹ

۲۴۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کے ساتھ ملاوٹ، دھوکہ اور فریب کریگا اس کا حشر قیامت کے دن یہودیوں کے ساتھ ہوگا اسلئے کہ یہ سب مسلمانوں کو سب سے زیادہ دھوکا اور فریب دینے والے ہیں۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۹۸۷)

غبن کرنا

۲۵۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جس پر بھروسہ کیا جائے وہی غبن کر بیٹھے تو یہ اس کی حرام کی کمائی ہے اور مومن کا غبن کرنا حرام ہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۹۸۲)

دودھ میں پانی ملانا

۲۵۱۔ اسماعیل بن مسلم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فروخت کرنے کیلئے دودھ میں پانی ملانے سے منع فرمایا ہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۳۹۸۱)

۲۵۔ذبح کے احکام

ذبح کے احکام

۲۵۲۔محمد حلبی سے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپؑ نے فرمایا کہ جو ذبح کرتے وقت بسم اللہ نہیں کہتا اس کا ذبیحہ نہ کھاؤ۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح۴۱۸۹)

حلال گوشت

۲۵۳۔:فضیل وزرارہ اور محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ان لوگوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے بازاروں میں سے گوشت خریدنے کے متعلق دریافت کیا کہ جب یہ نہیں معلوم کہ قصاب لوگ کیا کرتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا جب مسلمانوں کا بازار ہے تو کھاؤ اور اس کے متعلق کسی سے کچھ نہ پوچھو۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۱۸۵)

ذبح کے احکام

۲۵۴۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو جانور نحر کرنے کا ہے اگر اس کو ذبح کر دیا جائے تو حرام ہو جائیگا اور جو جانور ذبح کرنے کا اگر اس کو نحر کر دیا جائے تو حرام ہو جائیگا۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۱۷۷)

ذبح کا طریقہ

۲۵۵۔عمر بن اذنیہ نے فضیل سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے ذبح کیا تو اس کی چھری آگے بڑھ گئی اور سر ہی کٹ گیا

آپؑ نے فرمایا یہ ذبح شدہ ہے اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۱۸۶)

حرام مچھلی کی پہچان

۲۵۶۔اور ایک ایسے شخص کے بارے میں روایت کی گئی ہے جو ایک مچھلی پائے اور اسے یہ نہ معلوم ہو کہ یہ کھانے والی ہے یا نہیں تو وہ اس کی دم کی جڑ کو شق کرے اگر سبزی مائل ہے تو کھانے والی چیز نہیں ہے اور اگر سرخی مائل ہے تو وہ کھانے کی ہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۱۶۲)

حلال مچھلی

۲۵۷۔اور ابو الصباح کنانی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ان مچھلیوں کے متعلق دریافت کیا کہ جنہیں مجوسیوں نے شکار کیا ہے۔آپؑ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں شکار کی ہوئی مچھلیاں لی جا سکتی ہیں (اسمیں مسلمان ہونے کی قید نہیں)۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۱۵۷)

حلال انڈے کی پہچان

۲۵۸۔اور عبداللہ ابن سنان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آبی پرندوں کے انڈوں کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا جو مرغی کے انڈوں کی ساخت کے مانند ہوں انہیں کھاؤ۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۱۵۱)

۲۶۔لین دین

رہن کے احکام

۲۵۹۔اور اسماعیل بن مسلم کی روایت میں ہے جو انہوں نے حضرت جعفر بن محمد علیہ السلام اور انہوں نے اپنے پدر بزرگوار اور انہوں نے اپنے آبائے کرام علیہم السلام سے اور انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ارشاد ہے کہ کوئی سواری اگر رھن رکھی ہوئی ہے تو اس کی پشت پر سواری کی جاسکتی ہے اور اس کا خرچ اور چارہ اور گھاس سوار ہونے والے کے ذمہ ہے اور دودھ دینے والا جانور اگر رھن رکھا ہوا ہے تو اس کا دودھ پیا جاسکتا ہے اور جو شخص اس کا دودھ پیئے اس کا خرچ چارہ، گھاس وغیرہ اس کے ذمہ رہے گا۔
(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۰۹۵)

عاریتاً کوئی چیز لینا

۲۶۰۔ابان نے محمد بن مسلم سے انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب سے عاریت کے متعلق دریافت کیا کہ ایک انسان عاریتاً کوئی شے لیتا ہے اور وہ ہلاک ہوجاتی ہے یا چرالی جاتی ہے آپؑ نے فرمایا کہ اگر وہ شخص امانتدار ہے تو اس کو یہ نقصان برداشت نہیں کرنا ہے۔(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۰۸۴)

ہدیہ اور مہمان

۲۶۱۔نیز آنجناب علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کسی کے پاس کھانے پینے کی چیز کا کوئی ہدیہ جیسے پھل وغیرہ بھیجا جائے اور اس کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہوں تو وہ سب لوگ اس میں شریک ہیں۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۴۰۸۹)

۲۷۔کھانے پینے کے آداب

دعوت قبول کرنا

۲۶۲۔نیز رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ارشاد ہے کہ مجھے پائے کھانے کی دعوت دی جاتی ہے تو قبول کر لیتا ہوں اور اگر کوئی مجھے پائے ہدیہ کرتا ہے تو اسے قبول کر لیتا ہوں۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۴۰۷۰)

کھانے سے قبل وضو

۲۶۳۔اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ جس کو یہ پسند ہو کہ اس کے گھر میں خیر و برکت میں کثرت ہو تو وہ کھانے کے وقت وضو کر لے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۴۲۶۴)

کھانا کھانے کے آداب

۲۶۴۔اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے کبھی کوئی بدہضمی نہیں ہوئی اس لئے کہ میں جب بھی کھانا شروع کرتا ہوں تو ''بسم اللہ'' کہہ لیتا ہوں اور جب بھی کھانے سے فارغ ہوتا ہوں۔تو ''الحمدللہ'' کہہ لیتا ہوں۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۴۴۵۴)

حمدِ الٰہی اور کھانا

۲۶۵۔سماعہ بن مہران نے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا تو آپؑ نے فرمایا اے سماعہ کھاتے رہو اور اللہ کی حمد کرتے رہو یہ نہیں کہ کھاتے رہو اور چپ چاپ رہو۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلدسوئم،ح ۴۲۵۲)

راستوں میں کھانا

۲۶۶۔عبداللہ بن مغیرہ نے عبداللہ بن سنان سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ تم راستہ چلتے اور ٹہلتے ہوئے نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی مجبوری ہو۔(من لایحضر الفقیہ ،جلدسوئم،ح ۴۲۴۷)

پانی پینے کے آداب

۲۶۷۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رات کے وقت کھڑے ہوکر پانی پینے سے زرد پانی (پت) پیدا ہوتا ہے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلدسوئم،ح ۴۲۴۴)

پانی پینے کے آداب

۲۶۸۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ دن کے وقت کھڑے ہوکر پانی پینا رگوں میں دوران خون کو زیادہ کرتا اور بدن کو زیادہ قوی کرتا ہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلدسوئم،ح ۴۲۴۳)

۲۸۔ خاص احکام

کبوتر پالنا

۲۶۹۔اور نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ایک شخص نے وحشت (جی گھبرانے) کی شکایت کی تو آپؐ نے حکم دیا کہ ایک جوڑا کبوتر پال لو۔(من لایحضر الفقیہ ،جلدسوئم،ح ۴۲۲۸)

اہل کتاب کے ساتھ معاشرت

۲۷۰۔علاء نے محمد بن مسلم سے انہوں نے دونوں ائمہ علیہما السلام سے کسی ایک سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں آنجناب سے اہل کتاب کے ظروف کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ اگر وہ لوگ ان میں مردار، خون اور سور کا گوشت کھاتے ہوں تو اس میں نہ کھاؤ۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۲۲۳)

خاص احکام

۲۷۱۔زرارہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب سے بکری کے مردہ بچے کے پیٹ سے نکلے ہوئے پنیر (شیر مایہ) کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے عرض کیا: ایک بکری مرگئی اور اس کے تھنوں میں دودھ ہے؟ فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے عرض کیا: اون، بال اور ہاتھی کے دانت اور وہ انڈا جو مرغی کے پیٹ سے نکلتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا یہ سب ذکی و حلال ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۲۱۲)

خشکی اور سمندر کے حلال جانور

۲۷۲۔اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ہر وہ چیز جو دریا اور سمندر میں ہے اور اس کے مانند خشکی میں بھی ہے اور کھائی جاتی ہے تو اس کا کھانا بھی جائز ہے اور جو چیز کہ خشکی میں ہے اور اس کا کھانا جائز نہیں اس کے مثل اگر دریا اور سمندر میں ہے تو اس کا کھانا بھی جائز نہیں ہے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۲۰۱)

۲۹۔غیر مسلم حکومت

غیر مسلم حکومت میں ملازمت

۲۷۳۔اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ حکومت وقت کی نوکری کا کفارہ برادران ایمانی کی حاجت روائی ہے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۴۳۲۹)

۳۰۔غیبت

غیبت کرنا

۲۷۴۔حفص بن عمر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے دریافت کیا گیا کہ کسی شخص کی غیبت کرنے کا کیا کفارہ ہے، آپؐ نے فرمایا تم نے جس کی غیبت کی ہے اس کیلئے طلب مغفرت کرو جس طرح تم نے اس کا ذکر کیا ہے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۴۳۲۷)

غیر مسلم سے حلف

۲۷۵۔اور علاء نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ آنجنابؑ سے احکام شرعیہ کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا ہر مذہب کے لوگوں سے وہی حلف اور قسم جائز ہے جس کی وہ قسم کھائے گا۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۴۳۱۹)

۳۱۔قسم کھانا

جھوٹی قسم

۲۷۶۔اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس سے بالاتر سمجھے کہ اس کی جھوٹی قسم کھائی جائے تو جو کچھ اس کا نقصان ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بہتر اسے دیگا۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح۴۲۹۹)

تقیہ کیا ہے؟

۲۷۷۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تقیہ ہر ضرورت کے موقع پر ہے اور صاحب ضرورت خوب جانتا ہے کہ اس کا موقع کب ہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح۴۲۸۷)

قسم کا کفارہ

۲۷۸۔قاسم بن محمد جوہری نے علی بن حمزہ سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں آنجناب سے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو یہ کہے میں ''واللہ یہ کام کرونگا'' اور پھر نہ کرے تو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کہ اس کا کفارہ دس مسکینوں کو ایک ایک مد آٹا یا گیہوں کھلانا ہے یا ایک غلام آزاد کرنا ہے اور اگر یہ کچھ میسر نہ ہو تو پے در پے تین دن روزہ رکھنا ہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۲۸۵)

تقویٰ اور خوفِ خدا

۲۷۹۔رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ مجھے تعجب ہے کہ جو بیماری کے ڈر سے کھانے میں

پرہیز کرتا ہے وہ جہنم کے ڈر سے گناہوں سے کیوں نہیں پرہیز کرتا۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۲۷۲)

بوڑھوں کے لئے نصیحت

۲۸۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بوڑھے اور بہت سن رسیدہ کیلئے یہ مناسب ہے کہ بغیر پیٹ بھرے اور کچھ کھائے نہ سوئے۔ کیونکہ یہ گہری نیند اور اس کی شیرینی کیلئے سب سے اچھی چیز ہے۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح۴۲۷۱)

سرکہ کی فضیلت

۲۸۱۔ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ بہترین سالن سرکہ ہے جس گھر میں سرکہ ہو وہ کبھی فقیر نہ گا۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۲۶۷)

۳۲۔ ازدواج

بہترین شریک حیات

۲۸۲۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرد مسلم کو اسلام کے بعد اس سے بہتر اور کوئی فائدہ نہیں ہوا کہ اس کو ایک زن مسلمہ ملی کہ جس کو دیکھے تو اس کا دل خوش ہو جائے اس کو حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور اس کی غیبت و غیر حاضری میں اپنی ناموس اور شوہر کے مال کی حفاظت کرے۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۳۸۶)

بہترین شریک حیات

۲۸۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تم لوگوں کی بہترین عورتیں وہ ہیں جو بہترین

خوشبودار کھانا تیار کرنے والی ہیں جن کو اگر تم نے خرچ دیا تو وہ اس کو لوگوں کے نیک سلوک میں خرچ کریں گی اور اگر تم نے خرچ روکا تو وہ بھی نیک سلوک سے رک جائینگی۔ یہ سب اللہ کی کارندہ ہیں اور اللہ کا کارندہ کبھی مایوس نہیں کرتا۔ (من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۳۶۵)

شادی سے قبل بال دیکھنا

۲۸۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت سے عقد کرنے کا ارادہ کرلے تو جس طرح اس کے چہرے کے متعلق پوچھنا ہے اسی طرح اس کے بالوں کے متعلق پوچھ لے اس لئے کہ بال ود (۲) خوبصورتیوں میں سے ایک ہے۔

(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۳۶۴)

نیلی آنکھوں والی عورت

۲۸۵۔ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ تم لوگ نیلی آنکھوں والی عورت سے شادی کرو اس میں برکت ہے۔ (من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۳۶۱)

بہترین شریک حیات

۲۸۶۔ اسماعیل بن مسلم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے انہوں نے اپنے پدر بزرگوار سے انہوں نے اپنے آبائے کرام علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت میں سب سے افضل وہ عورت ہے جس کا چہرہ سب سے پیارا اور خوبصورت اور اس کا مہر سب سے کم ہوگا۔ (من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۳۵۶)

صلۂ رحم اور رشتہ

۲۸۷۔ حضرت علی بن حسین سید العابدین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی

خوشنودی اور صلہ رحم کے لئے نکاح کریگا اللہ تعالیٰ اس کی طرف تاج ملک وکرامت پہنانے کیلئے متوجہ ہوگا۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۳۵۵)

عورتوں سے محبت

۲۸۸۔ابو مالک حضری نے ابوالعباس سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرمارہے تھے کہ بندہ جس قدر عورتوں سے محبت زیادہ کریگا اتنا ہی ایمان میں اس کا فضل وشرف زیادہ ہوگا۔
(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۳۵۰)

شادی شدہ مرد

۲۸۹۔آنجناب علیہ السلام کا بیان ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ دو رکعت نماز جس کو شادی شدہ مرد پڑھتا ہے وہ افضل ہے غیر شادی شدہ مرد کے رات بھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے اور دن بھر روزے رکھنے سے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۳۴۷)

نکاح کی فضیلت

۲۹۰۔اور عبداللہ بن حکم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں جتنی بنائیں (بنیادیں) رکھی گئی ہیں اس میں سب سے زیادہ پسندیدہ مجھے نکاح کی بناء ہے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۳۴۳)

قرض ادا کرنا

۲۹۱۔حنان بن سدیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ

راہ خدا میں قتل اور شہید ہو جانا ہر گناہ کا کفارہ ہے سوائے قرض کے کہ اس کا سوائے ادائیگی کے اور کوئی کفارہ نہیں یا یہ کہ وہ قرض دینے والا راضی ہو جائے یا اپنا حق اس کو معاف کر دے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۳۳۳)

ہر غیر شیعہ ناصبی نہیں

۲۹۲۔اور نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ میری اُمت میں سے دو قسم کے لوگوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے ایک وہ جو ہمارے اہلبیت سے جنگ قائم کریں اور دوسرے وہ جو دین میں غلو کریں اور حد سے آگے نکل جائیں۔اور جو امیر المومنین علی السلام پر لعنت کرنے کو حلال جانتا ہو اور مسلمانوں پر خروج و لشکر کشی کرے انہیں قتل کرے اس سے مناکحت حرام ہے اس لئے کہ اس نے خود اپنے ہاتھوں اپنے کو ہلاکت میں ڈالا ہے اور جاہل لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر مخالف ناصبی ہے حالانکہ ایسا نہیں۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۴۲۵)

تین طلاقیں

۲۹۳۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وہ عورتیں جن کو مجلس واحد (ایک نشست) میں تین طلاق دی گئی ہے ان کے ساتھ نکاح سے پرہیز کرو اس لئے کہ وہ شوہر دار ہیں۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۴۱۸)

ولیمہ کے مواقع

۲۹۴۔موسیٰ بن بکر نے حضرت امام ابوالحسن اول علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ پانچ (۵) مواقع کے سوا اور کسی موقع پر ولیمہ نہیں ہے۔عرس و خرس و عذار و وکار و رکاز۔عرس یعنی شادی۔خرس یعنی بچے کی پیدائش۔عذار یعنی ختنہ۔وکار یعنی انسان جب گھر بنائے یا خریدے۔رکاز یعنی جب انسان حج کر کے مکہ سے واپس آئے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۴۰۴)

رات کو رخصتی

۲۹۵۔ سکونی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا تم لوگ اپنی عروسی کو شب کے وقت اس کے شوہر سے ملاؤ اور دن کے وقت لوگوں کو دعوت طعام دو۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۴۰۳)

شرعی مہر

۲۹۶۔ اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مہر کے متعلق سنت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ پانچ سو (۵۰۰) درہم ہے پس جو شخص سنت سے زائد دے اسے سنت کی طرف واپس کر دیا جائے گا اور اگر کسی نے اس کو پانچ سو ایک (۵۰۱) درہم یا اس سے زائد دیئے اور پھر اس سے مجامعت کی تو پھر اس کے بعد اس کیلئے کچھ نہیں ہے وہی ہے جو اس نے مجامعت سے پہلے لے لیا ہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۴۰۱)

مہر ادا نہ کرنے کی نیت

۲۹۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کسی عورت سے عقد کرے اور ان کی نیت مہر ادا کرنے کی نہ ہو تو وہ اللہ کے نزدیک زانی ہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۴۰۰)

حضرت فاطمہؑ اور حضرت علی علیہ السلام

۲۹۸۔ نیز آنجناب علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ فاطمہؑ کو علیؑ کیلئے نہ پیدا کرتا تو روئے زمیں پر فاطمہؑ کا کوئی کفو اور ہمسر نہ ہوتا خواہ آدمؑ ہوں یا ان کے علاوہ کوئی اور۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح۴۳۸۳)

زوجہ کا انتخاب

۲۹۹۔ ہشام بن حکم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنجناب نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے جمال کی وجہ سے کریگا تو کبھی روزی نہیں پائیگا اور اگر وہ اس کے دین کی وجہ سے نکاح کریگا تو اللہ تعالیٰ اس کو مال و جمال دونوں کی روزی دیگا۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۳۸۰)

حسین عورت

۳۰۰۔ ایک دن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں کو خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ ایہاالناس تم لوگ گھورے پر اگے ہوئے سبزوں سے بچنا تو عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گھورے سے کیا مراد ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا وہ حسین عورتیں جو گندے ماحول میں پیدا ہوئیں اور پلی بڑھی ہیں۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۳۷۷)

جنتی عورتیں

۳۰۱۔ ابوصباح کنانی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا کہ جب عورت نے پانچ وقت کی نماز پڑھی، ماہ رمضان کے روزے رکھے پروردگار کے گھر کا حج کیا اپنے شوہر کی اطاعت کی اور حضرت علی علیہ السلام کے حق کو پہچانا تو پھر وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۵۳۱)

عورت کا حق شوہر پر

۳۰۲۔ اسحاق بن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ عورت کا حق

شوہر پر کیا ہے، تو آپ نے فرمایا کہ اس کا پیٹ بھرے اور تن ڈھانکے اور اگر وہ کوئی جہالت کرے تو اس کو معاف کردے۔ (من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۵۲۶)

بدنصیب عورت

۳۰۳۔ جمیل بن درّاج نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنجناب نے فرمایا کہ جو کوئی عورت اپنے شوہر سے کہے کہ میں نے تیری طرف سے کبھی کوئی خیر اور بھلائی نہیں دیکھی تو اس کے اعمال حبط ہو جائیں گے۔ (من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۵۲۴)

عورتوں کے لئے خاص حکم

۳۰۴۔ نیز آنجناب نے فرمایا کہ جو کوئی عورت اپنے شوہر کے سوا کسی دوسری جگہ اپنا لباس اتارے یا شوہر کی اجازت کے بغیر اتارے، تو جب تک وہ اپنے گھر واپس نہ آجائے اس پر مسلسل اللہ کی لعنت ہوتی رہے گی۔

(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۵۲۳)

عورت کا خوشبو لگانا

۳۰۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عورت کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے گھر سے نکلے تو اپنے لباس کو خوشبو سے بسائے۔ (من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۵۲۲)

نکاح کے احکام

۳۰۶۔ صفوان بن یحیٰ نے زید بن جہم ہلالی سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس عورت کی ایک لڑکی ہے جو کسی دوسرے شوہر سے ہے کیا یہ شخص اپنے لڑکے کا نکاح اس کی بیٹی سے

کرلے؟ آپؑ نے فرمایا اگر وہ لڑکی اس سے پہلے کسی شوہر سے ہے تو کوئی حرج نہیں اور اگر اسی شوہر سے ہے تو نہیں۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۴۹۰)

دوسرے شہر میں شادی کرنا

۳۰۷ حسن بن محبوب نے علاء سے اور ابی ایوب نے محمد بن مسلم سے اور انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا بیرون مدینہ کے رہنے والے دیہاتی سے کسی مہاجرہ کو شادی نہ کرنی چاہئیے ورنہ وہ اس کو دارالھجرۃ (مدینہ) سے نکال کر دیہات لیجائے گا۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۴۷۹)

لے پالک کے لئے احکام

۳۰۸۔ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تمہاری پروردہ (لے پالک) تم پر حرام ہیں وہ خواہ تمہاری گود میں پلی ہوں یا نہ پلی ہوں۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۴۴۸)

صالح اولاد

۳۰۹۔ سکونی کی روایت میں ہے اس کا بیان ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ صالح اولاد جنت کے پھولوں میں سے ایک پھول ہے۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۶۸۸)

بچہ کا دودھ

۳۱۰۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا بچے کو کوئی بھی دودھ پلایا جائے تو کیا اس سے ماں باپ پر کچھ گناہ ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا نہیں۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۶۶۳)

رضاعت کی مدت

:۳۱۱۔ سماعہ بن مہران نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا بچے کو دودھ پلانے کی مدت اکیس (۲۱) مہینہ ہے اس میں کمی بچے پر ظلم ہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۶۶۱)

پہلی نگاہ

۳۱۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ پہلی نگاہ تیرے لئے جائز ہے دوسری نگاہ تیرے لئے جائز نہیں گناہ ہے۔ اور تیسری نظر میں ہلاکت ہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۶۵۸)

عورتوں سے مصافحہ

۳۱۳۔ ابوبصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا کوئی شخص کسی ایسی عورت سے مصافحہ کرسکتا ہے جو اس کی محرم نہ ہو؟ آپؑ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ کپڑے کے پیچھے سے (مصافحہ کرے)۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۶۳۵)

حلال عورتیں

۳۱۴۔ حضرت جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کیلئے عورتوں کی شرمگاہیں تین طرح سے حلال کی ہیں ایک وہ نکاح جو (ایک دوسرے کا) وارث بنادے اور یہ قطعی ودائمی ہے اور دوسرا وہ نکاح جس سے کوئی بھی ایک دوسرے کا وارث نہ بنے اور وہ متعہ ہے اور تیسرا تمہاری کنیزیں۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۶۱۴)

متعہ کے احکام

۳۱۵۔حضرت امام رضا علی السلام نے فرمایا کہ متعہ صرف اسی شخص کیلئے حلال ہے جو اس کی معرفت رکھتا ہو اور جو اس سے جاہل اور ناواقف ہو اس کیلئے حرام ہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۵۸۴)

لڑکی کی بلوغت

۳۱۶۔ارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ایک آدمی کی خوش قسمتی یہ ہے کہ اس کی لڑکی کو اُس کے گھر میں حیض نہ آئے (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۶۴۷)

دیّوث کی پہچان

۳۱۷۔آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس کر لی جاتی ہے لیکن اس کی خوشبو عاق اور دیوث کو محسوس نہیں ہوتی تو عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیوث کیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا وہ شخص ہے جس کی بیوی زنا کرتی ہو اور وہ اس کو جانتا ہو۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح)

مومنین کی اولادیں

۳۱۸۔وہب بن وہب نے حضرت جعفر بن محمد علیہما السلام سے انھوں نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ مشرکین کی اولاد اپنے آباء کے ساتھ جہنم میں ہوگی اور مومنین کی اولاد اپنے آباء کے ساتھ جنت میں ہوگی۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۷۳۹)

زندگی کے مراحل

۳۱۹۔اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ بچے کی سات برس پرورش کرو اور سات برس اس کو ادب سکھاؤ اور تیئیس (۲۳) سال تک اس کا قد بڑھتا ہے اور پینتیس (۳۵) سال تک اس میں عقل بڑھتی ہے اور اس کے بعد جو کچھ ہے وہ تجربہ کی بناء پر ہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۷۴۶)

حضرت علی علیہ السلام سے محبت

۳۲۰۔اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری مدینہ کے اندر انصار کی گلیوں میں گشت لگاتے اور کہا کرتے کہ علیؑ بہترین بشر ہیں جو اس سے انکار کرے وہ کافر ہے۔اے گروہ انصار تم لوگ اپنی اولاد کو حضرت علیؑ کی محبت سکھاؤ جو اس سے انکار کرے تو اس کی ماں کے حال پر نظر ڈالو۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۷۴۴)

۳۳۔عقیقہ

عقیقہ میں بال منڈوانا

۳۲۱۔ہارون بن مسلم سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت صاحب دار (صاحب الامر) علیہ السلام کو خط لکھا کہ میرے ایک لڑکا پیدا ہوا تو میں نے اس کا سر مونڈا اور بال کو درھموں سے وزن کیا اور اس کو تصدق کر دیا۔آپؑ نے فرمایا اس کو سونے اور چاندی کے سوا کسی اور چیز سے وزن کرنا جائز نہیں ہے اور اسی طرح سنّت جاری ہوتی ہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۷۲۷)

عقیقہ کا ذبیحہ

۳۲۲۔عمار ساباطی کا بیان ہے کہ آنجناب سے عقیقہ کے متعلق دریافت کیا گیا کہ اس کی ہڈیاں توڑی جائیں؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں، اس کی ہڈیاں توڑی جائیں اور اس کا گوشت کاٹا جائے اور ذبح کے بعد تو تم جو چاہو کرو۔ (من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۷۲۰)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عقیقہ

۳۲۳۔اور حضرت ابو طالب علیہ السلام نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے ساتویں دن عقیقہ کیا اور تمام آل ابی طالب کو بلایا تو ان لوگوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ احمدؐ کا عقیقہ ہے۔لوگوں نے پوچھا اس کا نام احمد کیوں رکھا؟ تو جواب دیا اس لئے کہ اس کی حمد و تعریف تمام آسمان اور زمین والے کرینگے۔اور یہ جائز ہے کہ لڑکے کے لئے مادہ اور لڑکی کیلئے نر جانور عقیقہ کرے۔(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۷۱۶)

بڑھاپے میں عقیقہ

۳۲۴۔ اور عمر بن یزید سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ میرے والد نے میرا عقیقہ کیا بھی تھا یا نہیں تو آپؑ نے مجھے عقیقہ کا حکم دیا اور میں نے اپنا عقیقہ کیا جب کہ میں بوڑھا ہو گیا تھا۔

(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۷۱۲)

۳۴۔اولاد سے سلوک

مساوی سلوک

۳۲۵۔اور سکونی کی روایت میں ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے دو لڑکے ہیں اس نے ایک کے بوسے لئے اور دوسرے کو چھوڑ دیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا تم ان دونوں کو مساوی پیار کیوں نہیں کرتے۔

(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۷۰۷)

اولاد سے حسن سلوک

۳۲۶۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی شخص کا اپنے بچے سے حسن سلوک ایسا ہی ہے کہ جیسے وہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۷۰۶)

تین لڑکیاں

۳۲۷۔آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جو شخص تین لڑکیوں یا تین بہنوں کی پرورش کر رہا ہو تو اس پر جنت واجب ہے، تو عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور دو کی، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا دو کی بھی، عرض کیا گیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک کی؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ہاں ایک کی بھی۔

(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۶۹۸)

اولاد سے محبت

۳۲۸۔اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آدمی پر رحم کرتا ہے اس کے

اپنے بچے سے شدید محبت کی وجہ سے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۶۹۵)

نعمت

۳۲۹۔اور ابان بن تغلب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ لڑکیاں نیکیاں اور لڑکے نعمت ہیں، نیکیوں پر ثواب ملے گا اور نعمت پر باز پرس ہوگی۔
(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۶۹۲)

۴

۳۵۔پنجتن کی فضیلت

پنجتن پاک علیہم السلام کی فضیلت

۳۳۰۔اور نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ کسی شخص کو جائز نہیں کہ میری اس مسجد میں سے بحالت جنابت ہو کر گذرے سوائے میرے اور علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ (علیہم السلام) کے اور جو میرے اہلبیت ہیں وہ تو مجھ ہی سے ہیں۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۹۱۵)

درازی عمر کا راز

۳۳۱۔رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ اگر چہ باقی رہنا تو کسی کو نہیں ہے لیکن اگر انسان اپنی بقا (درازی عمر) چاہے تو بہت صبح سویرے کچھ کھایا کرے۔جوتے نئے پہنے۔ہلکی چادر اوڑھے اور عورتوں سے مجامعت کم کرے۔عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)،ہلکی چادر سے کیا مراد آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ہلکا پھلکا قرض۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۹۰۲)

رات کو زیادہ سونا

۳۳۲۔جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے

فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی مادر گرامی نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا اے فرزند رات کو زیادہ سونے سے پرہیز کرو اس لئے کہ رات کو زیادہ سونا آدمی کو قیامت کے دن فقیر کردیگا۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۹۱۳)

۳۶۔ طلاق کے احکام

نامرد کے متعلق احکامات

۳۳۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب کسی نامرد کے متعلق یہ علم ہوجائے کہ وہ نامرد ہے عورت کے پاس نہیں جاسکتا تو ان دونوں کو جدا کردیا جائے گا اور اگر ایک مرتبہ بھی اس نے عورت سے مجامعت کرلی ہے تو ان دونوں کو جدا نہیں کیا جائیگا اور مرد کو کسی عیب کی بنا پر رد نہیں کیا جائیگا۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۸۹۴)

خلع یافتہ کا نان نفقہ

۳۳۴۔ اور رفاعہ بن موسیٰ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے خلع یافتہ عورت کے متعلق دریافت کیا کہ اس کیلئے سکونت اور نان ونفقہ ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ نہ اس کیلئے سکونت ہے اور نہ نان ونفقہ ہے اور دریافت کیا گیا کہ خلع یافتہ عورت کو مالی منفعت دی جائے؟ آپؑ نے فرمایا نہیں ۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۸۲۲)

پاگل شوہر

۳۳۵۔ قاسم بن محمد بن جوہری نے علی ابن ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ حضرت ابوابراہیم علیہ السلام سے ایک مرتبہ دریافت کیا گیا کہ ایک عورت کے شوہر کی عقل میں نکاح کے

بعد ہی فتور آ گیا یا وہ مجنون ہو گیا آپؑ نے فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو خود کو اس شوہر سے جدا کر لے۔
(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۸۱۸)

طلاق یافتہ عورت کا حق

۳۳۶۔ موسیٰ بن بکر نے زرارہ سے انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا وہ عورت جو تین طلاق پا جائے اس کا نفقہ اس کے شوہر پر کچھ نہیں اور نہ اس کی سکونت کی ذمہ داری ہے یہ تو اس کیلئے ہے جس کی طرف سے اسکے شوہر کو رجعت کا حق ہے۔
(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۷۶۵)

طلاق کے شرائط

۳۳۷۔ اور محمد بن مسلم نے اور انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نے حضرت امیر المومنیں علیہ السلام کے سامنے اٹھ کر کہا کہ میں نے اپنی عورت کو بغیر گواہ کے عدہ کے لئے طلاق دے دی آپ نے فرمایا کہ تیری طلاق کوئی طلاق نہیں اپنی زوجہ کے پاس واپس جا۔ اور جبر و اکراہ کے ساتھ زبردستی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ نشہ کے عالم میں اور نہ غصہ کی حالت میں نہ قسم سے طلاق واقع ہوتی ہے۔
(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۷۵۴)

۳۷۔ خاص احادیث

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یتیمی

۳۳۸۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یتیم کیوں کر دیا؟ آپ نے فرمایا اس لئے کہ ان پر کسی کی اطاعت فرض نہ ہو۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۷۵۰)

خاص احادیث

۳۳۹۔اور نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ یہ کیا بات ہے ہم لوگ جتنی اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں وہ بچے ہم لوگوں سے اتنی محبت نہیں کرتے۔آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ اس لئے کہ وہ تم سے پیدا ہوئے ہیں تم ان سے پیدا نہیں ہوئے ہو۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۷۴۹)

ابن رسول اللہ ؐ کی وفات

۳۴۰۔امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ جب ابراہیم (ابن رسول اللہ ؐ) کا انتقال ہوا تو وہ ۱۸ ماہ کے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی رضاعت جنت میں پوری کی۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۷۳۷)

۳۸۔بدعت

بدعت کی مذمت

۳۴۱۔اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی کا راستہ جہنم کی طرف جاتا ہے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۹۵۴)

۳۹۔شرابی اور نماز

شرابی اور نماز

۳۴۲۔ابان بن عثمان نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرمارہے تھے جو شخص شراب پیئے اور اس پر نشہ طاری ہوجائے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر ان ایام میں کوئی نماز ترک کردے تو اس پر عذاب دوگنا ہوجائیگا نماز ترک کرنے کی وجہ سے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۹۵۰)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افتراء

۳۴۳۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ جو بات میں نے نہیں کہی ہے وہ بات جو شخص میری طرف منسوب کرکے کہے گا وہ اوندھے منہ جہنم میں جائیگا۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۹۴۲)

۴۰۔سود کی مذمّت

سود کی حرمت

۳۴۴۔اور ہشام بن حکم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سود کی حرمت کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ اگر سود حلال ہوتا تو لوگ تجارت ترک کردیتے اور اس کی کسی کو ضرورت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام کردیا تا کہ لوگ حرام سے بھاگ کر حلال کی طرف جائیں، تجارت کریں خرید وفروخت کریں اس سے لوگوں میں قرض کا لین دین باقی رہے۔

(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۹۳۷)

سود کی حرمت

۳۴۵۔ اور محمد بن عطیہ کی روایت زرارہ سے ہے انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام اس لئے کیا ہے تا کہ حسن سلوک اور نیکی ختم نہ ہو جائے۔ (من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم، ح ۴۹۳۶)

۴۱۔ گناہانِ کبیرہ

گناہانِ کبیرہ

حدیثِ امام رضا علیہ السلام

حدیث نمبر ۳۴۶۔ (احادیثِ معصومینؑ)۔ ''عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی نے ابی جعفر محمد بن علی الرضا علیہ السلام سے انہوں نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار موسیٰ بن جعفر صادق علیہ السلام کو سنا وہ فرما رہے تھے ایک مرتبہ عمرو بن عبید بصری حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا سلام کر کے بیٹھا اور اس آیت کی تلاوت کی وَ الَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ (سورۃ شوریٰ آیت نمبر ۳۷) (وہ لوگ جو گناہان کبیرہ سے اجتناب کرتے ہیں) پھر خاموش ہو گیا۔ آپ نے فرمایا خاموش کیوں ہو گیا (آگے کیوں نہیں پڑھتا) اس نے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کتاب خدا سے گناہان کبیرہ بتا دیں۔ آپ نے فرمایا اچھا اے عمرو (سنو):

(۱) شرک:

شرک سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود ارشاد

فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ (سورۃ نساء آیت نمبر ۴۸) (بیشک اللہ اس کو نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک بنایا جائے) اور فرماتا ہے اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ وَ مَاْوٰہُ النَّارُ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۷۲) (اور جس نے خدا کے لئے شریک بنایا اس پر خدا نے جنت کو حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں)۔

(۲) رحمتِ خدا سے مایوسی:

اور اس کے بعد رحمت خدا سے مایوسی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّہٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۸۷) (خدا کی رحمت سے سوائے کافروں کے کوئی اور مایوس نہیں ہوتا)۔

(۳) اللہ کے داؤ سے نڈر ہونا:

پھر خدا کے داؤ سے نڈر ہونا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۚ فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۹۹) (خدا کے داؤ سے صرف گھاٹا اٹھانے والے ہی نڈر ہو بیٹھے ہیں)۔

(۴) حقوق والدین:

اور منجملہ ان کے حقوق والدین ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول میں عاق کو جبار شقی فرمایا ہے (۳۲) وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ ۫ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا مریم آیت نمبر ۳۲ (اور مجھ کو اپنی والدہ کا فرمابردار بنایا (الحمدللہ) مجھ کو سرکش و نافرمان نہیں بنایا)۔

(۵) ناحق قتل کرنا:

اور کسی نفس کا ناحق قتل، جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا (سورۃ النساء آیت نمبر ۹۳) (اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر مار ڈالے تو اس کی سزا دوزخ ہے اور وہ ہمیشہ اس میں رہے گا، اس پر اللہ نے اپنا غضب نازل کیا ہے اور اس پر لعنت کی ہے اور اس کیلئے بڑا سخت عذاب تیار رکھا ہے۔)

(۶) زنا کی تہمت لگانا:

اور کسی پاک دامن پر بہتان کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۪ (سورۃ نور آیت نمبر ۲۳) (بیشک جو لوگ پاک دامن بے خبر اور ایماندار عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں خدا کی لعنت ہے اور ان پر بڑا سخت عذاب ہوگا)۔

(۷) یتیم کا مال کھانا:

اور یتیم کا مال کھانا ظلم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی بنا پر (۱۰) اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۶) (جو لوگ یتیموں کا مال ناحق چٹ کر جاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ کے انگارے بھرتے ہیں اور عنقریب واصل بہ جہنم ہونگے)۔

(۸) جنگ (جہاد فی سبیل اللہ) سے فرار:

اور جنگ سے فرار اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَ مَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰهُ

جَهَنَّمُ ۖ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ (سورۂ انفال، آیت ۱۶) اور (اس شخص کے سوا جو لڑائی کے واسطے پہلو بدلے یا کسی جماعت کے مقابلے کا موقع نکالے ان کے علاوہ جو شخص کفار کے طرف اپنی پشت پھیرے گا وہ ہر پھر کر اللہ کے غضب میں آ گیا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ کیا برا ٹھکانہ ہے)۔

(۹) سود خوری:

اور سود خوری چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۖ (سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۷۵) (جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت میں کھڑے نہ ہو سکیں گے مگر اس شخص کی طرح کھڑے ہونگے جسے شیطان نے لپیٹ کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو)۔ نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِىَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِىَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ)فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ (سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۷۸۔۲۷۹) (اے ایمان والو خدا سے ڈرو اور جو سود لوگوں کے ذمہ باقی رہ گیا اگر تم سچے مومن ہو تو چھوڑ دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو خدا اور اس کے رسول سے لڑنے کیلئے تیار رہو)

(۱۰) سحر (جادو ٹونا):

اور سحر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَ يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ ۗ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ (سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۰۲) (باوجودیکہ وہ یقیناً جان چکے تھے کہ جو شخص ان برائیوں کا خریدار ہوا وہ آخرت میں

بے نصیب ہے)۔

(۱۱) زنا:

اور زنا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۙ يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ (سورۃ فرقان آیت نمبر ۶۹۔۶۸) (اور جو شخص ایسا کریگا وہ اپنی سزا بھگتے گا کہ قیامت کے دن اس کا عذاب دوگنا کر دیا جائیگا اور اس میں ہمیشہ ذلیل وخوار رہیگا مگر ہاں جس شخص نے توبہ کر لی)۔

(۱۲) جھوٹی قسم کھانا:

اور عمداً اور بالارادہ کھائی جانے والی جھوٹی قسم، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۷۷) (بے شک جو لوگ اپنے عہد اور اپنی قسم کے بدلے تھوڑی قیمت لے لیتے ہیں ان ہی لوگوں کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے)۔

(۱۳) خیانت:

اور خیانت کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۶۱) (اور جو خیانت کریگا تو جو چیز خیانت کی ہے قیامت کے دن خدا کے سامنے لانی ہوگی)۔

(۱۴) واجب زکوٰۃ سے انکار:

اور زکوٰۃ مفروضہ دینے سے انکار، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ

لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ (سورۃ توبہ آیت نمبر ۳۵)(جس دن (سونا چاندی کو) جہنم کی آگ میں گرم اور لال کیا جائیگا پھر ان سے ان کی پیشانیاں اور ان کے پہلو اور ان کی پشت داغی جائیگی اور کہا جائیگا یہ وہ ہے جسے تم نے اپنے لئے جمع کر کے رکھا تھا اب اپنے کئے کا مزا چکھو)۔

(۱۵)۔(۱۶) جھوٹی گواہی دینا:

اور جھوٹی گواہی اور گواہی کو چھپانا، اس لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَ مَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۸۳)(مسلمانوں تم اس کو نہ چھپاؤ جو اس کو چھپائے گا اس کا دل گنہگار ہوگا)۔

(۱۷) شراب نوشی:

اور شراب نوشی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بت پرستی کے برابر فرمایا ہے۔

(۱۸) عمداً نماز کا ترک کرنا:

اور عمداً نماز کا ترک یا جو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے اس کا ترک اس لئے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز کو عمداً ترک کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری سے بری ہے۔

(۱۹) عہد شکنی اور وعدہ خلافی۔

(۲۰) قطع رحم۔

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ (سورۃ رعد آیت ۲۵)(ایسے ہی لوگ ہیں جن کیلئے لعنت ہے اور ایسے لوگوں کیلئے جہنم کا برا

گھر ہے)۔آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بیان فرمایا کہ یہ سن کر عمرو بن عبید روتا اور دھاڑیں مارتا ہوا اور یہ کہتا ہوا نکلا کہ واقعاً وہ ہلاک ہے جو اپنی رائے سے کچھ کہے اور علم و فضل میں آپ لوگوں (امام علیہ السلام) سے جھگڑے۔" (من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۹۳۲)

چار چیزیں

۳۴۷۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ چار چیزیں کبھی چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں۔زمین بارش سے، عورت مرد سے، آنکھیں دیکھنے سے۔اور عالم علم سے۔(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۹۳۰)

عورتوں کے لئے حکم

۳۴۸۔اور حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام کی خدمت میں ایک مرتبہ عورتوں کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ عورتوں کیلئے یہ مناسب نہیں کہ بیچ راستہ پر چلیں بلکہ وہ کنارے کنارے دیوار سے لگی ہوئی چلیں۔(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۹۲۷)

زنا کی مذمت

۳۴۹۔نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ارشاد ہے کہ اولاد آدم جو بھی جرم کرے اللہ کے نزدیک خواہ وہ کسی نبی کا قتل ہو یا انہدام خانہ کعبہ جس کو اس نے اپنے بندوں کیلئے قبلہ قرار دیا ہے لیکن وہ اپنا پانی بطور حرام کسی عورت کے اندر ڈالنے سے زیادہ بڑا نہیں ہے۔(من لایحضر الفقیہ، جلد سوئم، ح ۴۹۲۱)

جس سے بھلائی کی امید نہ رکھو

۳۵۰۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص میں تین باتیں ہوں اس سے کبھی بھلائی کی امید نہ رکھو۔جو شخص کسی کے پیٹھ پیچھے اللہ سے نہیں ڈرتا ہے، بوڑھاپے میں بھی

گناہوں اور برائیوں سے نہیں بچتا، جو شخص عیب اور برائی سے بچنے میں چست و چالاک نہیں ہے۔(من لایحضر الفقیہ ،جلد سوئم،ح ۴۹۱۸)

من لایحضر الفقیہ جلد چہارم

سے منتخب احادیث

۴۲۔حدودِ الٰہی

۳۵۱۔حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ شبہ کی وجہ سے حدود کو ہٹا دو اور حد میں کوئی سفارش کوئی کفالت اور کوئی قسم نہیں ہے(من لایحضرہ الفقیہ ،جلد چہارم،نمبر ۵۱۴۶)

حد جاری کرنا

۳۵۲۔سلیمان بن داؤد منقری نے حفص بن غیاث سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کہ حد کون جاری کرے بادشاہ یا قاضی؟ آپؑ نے فرمایا حد جاری کرنا امام کا کام ہے یا اس شخص کا جس کو امام مقرر کرے۔

(من لایحضرہ الفقیہ ،جلد چہارم،نمبر ۵۱۳۵)

سود خور کی سزا

۳۵۳۔اسحاق بن عمار و سماعہ نے ابوبصیر سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجنابؑ سے دریافت کیا کہ سود خوار کی ثبوت و گواہی کے بعد کیا حد (سزا) ہے آپؑ نے فرمایا اس کی تادیب (ڈانٹ ڈپٹ) کی جائے گی اور دوبارہ سود کھایا تو پھر تادیب کی جائے گی اور اسکے بعد پھر سود کھایا تو قتل کر دیا جائے گا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۱۳۲)

چور کی سزا

۳۵۴۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا کہ امیر المؤمنینؑ جب کوئی شخص اول (پہلی مرتبہ) چوری کرتا تو اسکا دایاں ہاتھ کاٹتے اور جب دوبارہ چوری کرتا تو اس کا بایاں ہاتھ کاٹتے اور جب تیسری مرتبہ چوری کرتا تو اس کو قید میں ڈال دیتے اور اس کا خرچ بیت المال سے دیتے تھے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۱۱۱)

زنا کی سزا

۳۵۵۔ سعد بن طریف نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا امیر المؤمنین میں نے زنا کیا ہے آپؑ مجھے پاک کر دیں۔ تو آپؑ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور اس سے کہا بیٹھ جاؤ۔ پھر آپؑ نے مجمع کی طرف رخ کیا اور فرمایا کیا تم لوگوں میں سے کوئی یہ نہیں کر سکتا کہ اس کی طرح برائیوں کو جس طرح اللہ چھپاتا ہے تم بھی چھپاؤ۔ اتنے میں وہ شخص کھڑا ہوا اور بولا یا امیر المؤمنین، میں نے زنا کیا ہے آپؑ مجھے پاک کر دیں۔ فرمایا یہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس کا سبب کیا ہے؟ اس نے کہا صرف طہارت حاصل کرنے کیلئے۔ آپؑ نے فرمایا توبہ سے بہتر اور کون سی طہارت ہو سکتی ہے۔ یہ کہہ کر آپؑ پھر اپنے اصحاب سے باتیں کرنے لگے اتنے میں وہ شخص پھر اٹھا اور بولا یا امیر المؤمنین میں نے زنا کیا ہے آپؑ مجھے پاک کر دیجئے آپؑ نے فرمایا اے شخص تو تھوڑا بہت قرآن پڑھتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپؑ نے فرمایا اچھا کچھ پڑھو۔ اس نے قرآن پڑھا اور صحیح پڑھا آپؑ نے فرمایا تم اپنی نماز، زکواۃ کے اندر جو اللہ تعالیٰ کے حقوق تم پر لازم ہیں انہیں جانتے ہو، اُس نے کہا، جی ہاں۔ آپؑ نے مسائل پوچھے اور اس نے صحیح جواب دیئے۔ آپؑ نے فرمایا اے شخص تجھے کوئی مرض تو لاحق نہیں یا

تیرے سر میں درد یا تیرے بدن میں کوئی شے یا تیرے دل میں کوئی غم تو نہیں ہے؟ اس نے کہا یا امیر المؤمنین اس میں سے کچھ بھی نہیں ہے۔ آپؑ نے فرمایا، تجھ پر وائے ہو واپس جا میں تجھ سے تنہائی میں پوچھوں گا جس طرح اب میں نے سب کے سامنے پوچھا ہے۔ اور اگر تو پھر واپس نہ آیا تو میں تجھے تلاش بھی نہ کرواؤں گا۔ پھر آنجنابؑ نے اس کے متعلق لوگوں سے دریافت کیا تو معلوم ہوا بالکل صحیح حالت میں ہے اس کا کوئی مرض نہیں یہ خیال غلط ہے۔ چنانچہ وہ شخص دوبارہ آپؑ کے پاس آیا اور عرض کیا یا امیر المؤمنین میں نے زنا کیا ہے آپؑ مجھے پاک کر دیجئے۔ آپؑ نے فرمایا اگر تو میرے پاس پلٹ کر نہ آتا تو میں تجھے تلاش بھی نہ کراتا لیکن اب میں حکم خدا کو ترک بھی نہ کروں گا جس کا جاری کرنا تجھ پر لازم ہے۔ اس کے بعد آپؑ نے مجمع سے خطاب کیا اور کہا: اے گروہِ مردم اس کے رجم کیلئے جو لوگ یہاں موجود ہیں ان کی طرف سے وہی لوگ کافی ہیں جو تم میں نے سے یہاں موجود ہیں۔ لہٰذا میں تم میں سے ہر ایک کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ کل ہر شخص اپنے عمامہ سے ڈھاٹا باندھ کر اس طرح آئے کہ ایک دوسرے کو نہ پہنچان سکے اور تم لوگ میرے پاس اندھیرے میں طلوع فجر سے پہلے آجاؤ تا کہ کوئی ایک دوسرے کو نہ دیکھے اور ہم لوگ اس کو نہ دیکھ سکیں اور ہم لوگ اسکو سنگسار کریں گے۔ آپؑ نے بیان فرمایا کہ دوسرے دن جیسا کہ آپؑ نے حکم دیا تھا وہ لوگ سپیدہ سحری کے نمودار ہونے سے پہلے آ گئے تو حضرتؑ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم لوگوں میں سے اس شخص کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ جس پر اس طرح کا حق (حدود رجم کی شکل کا) عائد ہوتا ہے وہ واپس چلا جائے اس لئے کہ اللہ کا حق وہ طلب نہیں کر سکتا جس پر خود اللہ کا اس طرح کا حق باقی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم یہ سن کر بہت سے لوگ واپس ہو گئے اور ہمیں اب تک یہ نہ معلوم ہو سکا کہ وہ کون کون لوگ تھے۔ پھر امیر المؤمنین نے اس شخص کو چار پتھر مارے اس کے بعد لوگوں نے پتھر مارے۔ (من لا یحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۰۱۷)

چور کی سزا

۳۵۶۔اور سکونی کی روایت ہے اس کا بیان ہے کہ حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا کہ ہر وہ مقام کہ جہاں بغیر اجازت داخل ہوا جاتا ہے وہاں اگر کوئی چور چوری کرے تو اس کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے یعنی حمام، مسافر خانے پڑاؤ اور مساجد۔

(من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۱۰۴)

۴۳۔ممنوع افعال

خوش الحانی

۳۵۷۔اور ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت علی ابن الحسینؑ سے ایک خوش الحان کنیز کے خریدنے کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے ارشاد فرمایا تمہارے لئے کوئی مضائقہ نہیں اگر وہ تمہیں جنت یاد دلائے یعنی قرأت قرآن وزہد اور ان صفات کے ساتھ جن کا شمار غنا میں نہیں ہے لیکن غنا، تو یہ ممنوع ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۰۹۷)

شطرنج اور غنا

۳۵۸۔حضرت امام جعفر صادقؑ سے قول خدا فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (سورہ الحج ۳۰) (تو تم لوگ ناپاک بتوں سے بچے رہو اور لغو باتیں بنانے سے بچو) آپؑ نے فرمایا کہ ''الرجس الاوثان'' سے مراد شطرنج ہے اور ''قول زور'' سے مراد غنا ہے۔

اور ''نرد'' شطرنج سے بھی زیادہ شدید ہے اس لئے کہ اس کو لینا کفر اور اس سے کھیلنا شرک اور اس کی تعلیم گناہ کبیرہ۔ اور اس کے کھیلنے والے پر سلام گناہ۔ اور اس کو الٹنے پلٹنے والا

جیسے سور کا گوشت کا الٹنے پلٹنے والا ہے اور اس کی طرف دیکھنے والا ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں کی شرمگاہ کو دیکھے۔ اور نرد بطور جوئے کے کھیلنے والا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص سور کا گوشت کھالے اور اس شخص کی مثال جو نرد کو بغیر جوئے کے کھیلے ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنا ہاتھ سور کے گوشت یا اس کے خون میں رکھ دے اور انگوٹھیوں سے اور چودہ گوٹیوں سے کھیلنا بھی جائز نہیں یہ سب اور اس کے مشابہہ جتنی چیزیں ہیں وہ قمار (جوا) ہے یہاں تک کہ لڑکے جو اخروٹ سے کھیلتے ہیں وہ بھی قمار اور جوا ہے۔ اور تم جھانجھ مجیرا بجانے سے بھی پرہیز کرو اس لئے کہ شیطان تمہارے ساتھ رقص کرتا ہے اور فرشتے تم سے نفرت کرتے ہیں۔ اور جس شخص کے گھر میں ''طنبور'' چالیس دن باقی رہا وہ اللہ کے غضب کا مستحق ہوگا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۰۹۳)

شراب خواری

۳۵۹۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ شراب خور کی صحبت میں نہ بیٹھو اس لئے کہ لعنت جب نازل ہوگی تو تمام اہل مجلس پر عام ہوگی۔ اور اس گھر میں نماز جائز نہیں جس کے اندر ایک برتن میں شراب رکھی ہوئی ہو۔ اور اس کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں جس میں شراب لگی ہوئی ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا پینا حرام کیا ہے اور اس کپڑے میں نماز پڑھنا حرام نہیں کیا جس میں شراب لگی ہو۔

(من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبرں ۵۰۹۰)

٤٤۔والدین سے حسن سلوک

والدین سے حسن سلوک

۳۶۰۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا تم اپنے والدین سے حسن سلوک کرو تمہاری اولاد تم

سے حسن سلوک کرے گی۔تم لوگوں کی عورتوں کو معاف کرو تمہاری عورتیں معاف کی جائیں گی۔

(من لایحضرۃ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۴۹۸۵)

٤٥۔دیت کے احکام

دفاعی قتل

۳۶۱۔حماد نے حلبی سے انہوں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا جو بھی شخص کسی آدمی کی طرف اس کے مارنے کیلئے بڑھے اور وہ آدمی اپنا دفاع کرے اور وہ شخص زخمی یا قتل ہو جائے تو اس آدمی پر کچھ نہیں ہے۔

(من لایحضرۃ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۱۸۹)

قسم کھانا

۳۶۲۔زرارہ نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ قسم لوگوں کے احتیاط کیلئے ہے تا کہ جب کبھی کوئی فاسق کسی شخص کو دھوکا دے کہ ایسی جگہ قتل کرنے کا ارادہ کرے جس کو کوئی نہ دیکھ سکے تو وہ اس سے ڈرے (کہ قسم کھانی پڑے گی) اور وہ قتل سے باز رہے۔(من لایحضرۃ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۱۸۱)

مومن کا قتل

۳۶۳۔حماد بن عیسیٰ نے ابی سفاتج سے انہوں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق دریافت کیا ''وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ (سورۃ

النساء، آیت:۵۳) (جو شخص کسی مومن کو عمداً قتل کرے گا اس کی سزا جہنم ہے) آپؑ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ اس کو اس کی سزا دے تو جزا جہنم ہے اور اگر کسی کو شفاعت سے اس کو بخش دے تو یہ اور بات ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۱۷۲)

خودکشی

۳۶۴۔ حسن بن محبوب نے ابی ولاد حناط سے روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنے آپ کو عمداً قتل (خودکشی) کرے تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں رہے گا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۱۶۳)

کوڑا مارنے کی سزا

۳۶۵۔ اور علاء کی روایت میں ثمالی سے ہے کہ انہوں نے کہا اگر کوئی شخص کسی آدمی کو ایک کوڑا مارے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ کے کوڑے سے مارے گا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۱۵۵)

مقتول کی دیت

۳۶۶۔ سکونی نے حضرت امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے انہوں نے اپنے پدر بزرگوارؑ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت علیؑ کا ارشاد ہے کہ جو شخص جمعہ یا عید یا عرفہ کے اژدھام میں یا کسی کنوئیں یا پل پر مر جائے اور یہ نہ معلوم ہو کہ اسے کس نے قتل کیا تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔

(من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۳۷۶)

پُل کا گر جانا اور اسکی دیت

۳۶۷۔ یونس بن عبدالرحمٰن نے ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص سے روایت کی ہے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجنابؑ سے جسور (پل تعمیر کرنے والے) کے متعلق دریافت کیا کہ کیا وہ وہاں کے باشندوں کا ضامن ہے؟ آپؑ نے فرمایا نہیں۔ (من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۳۴۲)

٤٦۔وصیت

وصیت

۳۶۸۔ محمد بن فضیل نے ابی الصباح کنانی سے انہوں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ آنجناب سے وصیت کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ یہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۴۱۱)

موت کی راحت

۳۶۹۔ محمد بن ابی عمیر نے حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا کہ جس مرنے والے کا بھی وقت وفات قریب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی آنکھی اس کے کان اور اس کی عقل اس کو واپس کر دیتا ہے تا کہ وہ وصیت کر لے اب یہ اس کا کام ہے کہ وصیت کر لے یا چھوڑ دے۔ اور یہی وہ راحت ہے جس کو موت کی راحت کہتے ہیں پس یہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۴۰۹)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت

۳۷۰۔محمد بن ابی عبداللہ کوفی نے موسیٰ بن عمران نخعی سے انہوں نے اپنے چچا حسین بن یزید سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ابی القاسم سے انہوں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے انہوں نے اپنے پدر بزرگوارؑ سے انہوں نے اپنے جد نامدارؑ سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد بارہ (۱۲) آئمہ ہونگے جن میں سب سے اول حضرت علی ابن ابی طالب اور سب سے آخری قائمؑ ہونگے۔ یہی لوگ میرے خلفاء میرے اوصیاء میرے اولیاء اور میرے بعد میری اُمت پر اللہ کی حجت ہونگے ان کا اقرار کرنے والا مومن اور ان سے انکار کرنے والا کافر ہوگا۔ (من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۴۰۶)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت

۳۷۱۔ابن عباسؓ سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ نبیؐ حضرت علیؑ کے متعلق فرماتے تھے اے علی (علیہ السلام) تم میرے وصی ہو میں نے اپنے رب کے حکم سے تم کو اپنا وصی بنایا ہے اور تم میرے خلیفہ ہو میں نے اپنے رب کے حکم سے تم کو اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ اے علیؑ تم ہی وہ ہو کہ میرے بعد میری اُمت والے جن باتوں میں اختلاف کریں گے اس کی تم وضاحت کرو گے ان میں تم میرے قائم مقام ہو۔ تمہارا حکم میرا حکم ہے تمہاری اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ تمہاری نافرمانی میری نافرمانی ہے اور میری نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۴۰۵)

وصیت میں ترمیم

۳۷۲۔محمد بن ابی عمیر نے بکر بن اعین سے انہوں نے عبید بن زرارہ سے روایت کی ہے ان کا

بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرمارہے تھے کہ وصیت کرنے والے کا یہ حق ہے کہ اپنی وصیت میں ترمیم و تنسیخ کرے خواہ صحت میں ہو یا خواہ حالت مرض میں۔

(من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۴۵۸)

تحریری وصیت پر عمل

۳۷۳۔ ابراہیم بن محمد ہمدانی سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام ابوالحسنؑ کو خط لکھا کہ ایک شخص نے اپنے ہاتھ سے تحریر لکھی اور اپنے وارثوں کو یہ نہیں بتایا کہ یہ میری وصیت ہے اور یہ بھی نہیں کہا کہ میں نے وصیت کردی ہے بلکہ جو کچھ وصیت کرنے کا ارادہ تھا اسے ایک تحریر میں قلمبند کرلیا تھا۔ کیا اس کے وارثوں پر واجب ہے کہ اس پر عمل کریں جو خود اسکے قلم سے اس تحریر میں قلمبند کرلیا تھا۔ اس میں اس نے اپنے ورثاء کو کوئی حکم نہیں دیا ہے۔ تو آپؑ نے جواب میں تحریر فرمایا اگر اس کی اولاد ہے تو وہ لوگ اپنے باپ کی تحریر میں جو کچھ ہے ان سب پر عمل کریں کارِ خیر کے متعلق یا اس کے علاوہ کسی اور چیز کے متعلق۔

(من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۴۵۶)

وصیت قبول کرنا

۳۷۴۔ سہل بن زیاد نے علی بن ریان سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام ابوالحسنؑ سے دریافت کیا کہ ایک شخص کو اس کے باپ نے اپنی وصیت کرنے کی دعوت دی۔ کیا اس کیلئے یہ جائز ہے کہ اس کی وصیت کو قبول کرنے سے منع کردے؟ تو آنجنابؑ کی طرف سے تحریر آئی کہ اس کو منع کرنا جائز نہیں ہے۔

(من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۴۴۷)

مقتول کی نماز جنازہ

۳۷۵۔حضرت امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص قتل کر دیا گیا اور اس کے اعضاء متفرق جگہ پائے گئے تو اس پر کیسے نماز پڑھی جائے گی؟ آپؑ نے فرمایا کہ نماز اس حصہ پر پڑھی جائے گی جس میں اس کا قلب ہے۔(من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۳۷۸)

وراثت

۳۷۶۔زرعہ نے سماعہ سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے آنجنابؑ سے دریافت کیا کہ کیا مسلمان شخص مشرک کا وارث ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا ہاں مگر مشرک شخص مسلمان کا وارث نہیں ہوگا۔
(من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۷۲۲)

مرحوم کے لئے حج

۳۷۷۔معاویہ بن عمار نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجنابؑ سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے وفات پائی اور مجھ سے وصیت کر گیا کہ میں اس کی طرف سے حج کروں۔آپؑ نے فرمایا اگر اس نے اب تک کوئی حج نہیں کیا تھا تو اس کے اصل مال میں سے حج کیا جائے اور اگر وہ حج کر چکا تھا تو اس کے ایک تہائی مال سے حج کیا جائے گا۔ (من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۴۹۹)

فی سبیل اللہ کیا ہے؟

۳۷۸۔محمد بن عیسی بن عبید نے حسن بن راشد سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام ابوالحسن عسکریؑ سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے کچھ مال کی وصیت فی

سبیل اللہ کی ہے تو آپؑ نے فرمایا فی سبیل اللہ سے مراد ہمارے شیعہ ہیں۔

(من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم۔نمبر ۵۴۷۸)

مرحوم کا ترکہ اور کفن کی رقم

۳۷۹۔سکونی نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ پہلی چیز جو میت کے مال سے شروع کی جائے وہ اس کا کفن ہے پھر قرض ہے پھر وصیت ہے پھر میراث ہے۔(من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۴۳۷)

ایک تہائی کی وصیت

۳۸۰۔اور صفوان نے مرازم سے اور انہوں نے ہمارے بعض اصحاب سے ایک ایسے شخص کے متعلق روایت کی ہے کہ جو حالت مرض میں کسی کو کوئی شے دیتا ہے۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اس نے اس شے کو اپنے سے جدا کر دیا تو جائز ہے اور اگر اس نے اس کیلئے وصیت کی ہے (جدا نہیں کیا ہے) تو وہ بھی ایک تہائی میں ہوگی۔ (من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۴۳۰)

قرابت داروں کے لئے وصیت

۳۸۱۔عبداللہ بن مغیرہ نے سکونی سے انہوں نے حضرت جعفر بن محمد علیہ السلام سے انہوں نے اپنے پدر بزرگوارؑ سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا جو شخص اپنی موت کے وقت اپنے صاحبان قرابت کیلئے کوئی وصیت نہ کرے اس کا عمل گناہ پر ختم ہوگا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۴۱۵)

۴۷۔خاندانی منصوبہ بندی

اولاد بند کرنا

۳۸۲۔حسین بن سعید نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے محمد بن ابی حمزہ اور حسین رواسی سے انہوں نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام ابوالحسنؑ سے عرض کیا کہ ایک عورت حمل سے ڈرتی ہے کیا وہ کوئی دوا پی لے کہ جو کچھ اس کے پیٹ میں ہے وہ گر جائے آپؑ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کیا مگر وہ تو ابھی نطفہ ہے آپؑ نے فرمایا سب سے پہلے تو نطفہ ہی خلق ہوتا ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ، جلد چہارم، نمبر ۵۳۹۴)

راویان حدیث

۳۸۳۔میں نے امام جعفر صادقؑ سے کہا کہ ایک شخص آپ کی احادیث کی روایت کرتا ہے اور اس کو لوگوں میں مشہور کرتا ہے اور لوگوں کے اور آپ کے شیعوں کے قلوب کی اصلاح کرتا ہے۔ دوسرا شخص عابد ہے۔مگر وہ روایت نہیں کرتا آپ کی احادیث کو۔ان میں کون افضل ہے؟

فرمایا ہماری احادیث کا روایت کرنے والا اور ہمارے شیعوں کے قلوب کی اصلاح کرنے والا ہزار عابدوں سے بہتر ہے، (اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۹/۷۳)

کتاب اصول کافی

سے منتخب احادیث

کتاب اصول کافی کا تعارف

۱؛ کتاب کا معروف نام: اصول کافی

۲۔ مؤلف کا نام: شیخ محمد یعقوب کلینی

۳۔ موئلف کا سنہ ولادت: ۲۵۰ھ وفات ۳۲۹ھ

۴۔ شیخ کلینی کے والد:

۵۔ کتاب اصول کافی کی پانچ جلدوں میں احادیث کی تعداد: ۳۷۷۸

۶۔ کتاب کے اردو مترجم: سید ظفر حسن صاحب قبلہ مرحوم، مدیر رسالہ ''نور''

۷۔ کتاب کی دین اسلام میں حیثیت: مذہب حقہ کی چار بنیادی کتابوں میں سے ایک کتاب ''اصول کافی'' ہے جس کی مدد سے آج تک علمائے کرام مختلف مسائل کے جوابات دیتے ہیں۔

اصولِ کافی جلد اوّل

سے منتخب احادیث

۴۸۔عقل اور جہل

صاحبانِ عقل

۳۸۴۔امام حسنؑ نے فرمایا: جب تم حاجتوں کو طلب کرو تو اس کے اہل سے طلب کرو۔ کسی نے کہا، یا بن رسول اللہ، اہل کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ ہیں جن کا ذکر خدا نے کیا ہے کہ "اولوالالباب" نصیحت حاصل کرتے ہیں اور حضرت نے فرمایا وہ صاحبان عقل ہیں۔
(اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۲/۵۲)

ابدان کی قیمت

۳۸۵۔امامؑ نے فرمایا: اے ہشام جس کیلئے ضرورت نہیں، اس کیلئے دین نہیں اور مروت اس کیلئے نہیں، جس کے پاس عقل نہیں۔ از روئے قدر و منزلت سب سے بڑا آدمی وہ ہے جو اپنے لئے دنیا کو کوئی بڑی چیز نہیں سمجھتا۔ آگاہ ہو کہ تمہارے ابدان کی قیمت جنت کے سوا کچھ نہیں۔ پس ان کو جنت کے سوا کسی کے بدلہ میں نہ بیچو۔ (اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۲/۵۲)

زہد

۳۸۶۔امام علیہ السلام نے فرمایا: اے ہشام عقل مندوں نے زہد فی دنیا اختیار کیا اور آخرت کی طرف

رغبت کی کیونکہ انہوں نے یہ جان لیا کہ دنیا طالبہ اور مطلوبہ ہے اور آخرت بھی طالبہ اور مطلوبہ۔ پس جس نے آخرت کو طلب کیا دنیا اس کی طالب بنی، یہاں تک کہ اس کا رزق دنیا سے پورا ہوا، اور جس نے دنیا کو طلب کیا آخرت نے اس کو طلب کیا، جب اس کو موت آئی تو اس کی دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہوئیں۔ (اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۲/۴۹)

حلال روزی

۳۸۷۔ امامؑ نے فرمایا: اے ہشام عقلمند وہ ہے کہ حلال روزی کی کمی اس کے شکر کو کم نہیں کرتی ہے اور حرام کی زیادتی اس کے صبر کو کم نہیں کرتی۔ یعنی حرام چیزوں کی زیادتی دیکھ کر وہ ان میں تصرف کو روا نہیں رکھتا۔ (اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۲/۴۷)

عقل اور عبادت

۳۸۸۔ امامؑ نے فرمایا: جب تم کو کسی شخص کے متعلق اچھی عبادت کا حال معلوم ہو تو یہ دیکھو اس کی عقل کیسی ہے کیوں کہ بدلہ عقل کے مطابق دیا جائیگا۔ (کتاب العقل والجہل، نمبر ۹/۳۹)

اہلِ شک

۳۸۹۔ راوی نے امام رضاؑ سے کہا: ہمارے پاس ایک ایسی جماعت ہے کہ ان کو آپؑ کی محبت تو ہے لیکن وہ بات نہیں جو دوستی کے لائق ہے کیوں کہ انہوں نے اپنے دین کو محکمات قرآن سے علم و یقین و بصیرت کے ساتھ نہیں لیا جس طرح ہم اقرار کرتے ہیں، اس طرح نہیں کرتے۔ کیا وہ لوگ مومن ہیں؟ فرمایا: یہ لوگ ان میں سے نہیں جن کی ادب آموزی خدا نے کی ہے۔ اللہ نے ایسے لوگوں سے خطاب نہیں کیا۔ عقلمندوں سے خطاب کرتے ہوئے سورہ حشر میں فرمایا ہے، ''اے بصیرت والو! عبرت حاصل کرو'' یعنی یہ قوم صحیح معنی میں مومن نہیں بلکہ اہل شک ہیں۔
(اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۵/۳۷)

عقل

۳۹۰۔امامؑ نے فرمایا: جب جبرئیلؑ زمین پر آئے اور آدمؑ سے کہا: مجھے یہ حکم دیا گیا کہ میں تمہیں تین چیزوں میں سے ایک کے لینے اور دو کے چھوڑنے کا اختیار دوں۔ آدمؑ نے پوچھا وہ تین کیا ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا: ''عقل''، ''حیا''، و ''دین'' ہیں۔ آدمؑ نے کہا میں نے عقل کو لے لیا۔ جبرئیلؑ نے حیا و دین سے کہا تم واپس جاؤ اور عقل کو چھوڑو، انہوں نے کہا، اے جبرئیلؑ ہمارے لئے حکم یہ ہے کہ ہم عقل کے ساتھ ہیں، جہاں کہیں بھی وہ رہے۔ جبرئیلؑ نے کہا ٹھیک ہے اور آسمان پر چلے گئے۔ (اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۲/۳۶)

بدعت

۳۹۱۔رسول اللہؐ نے فرمایا ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت کا نتیجہ جہنم ہے۔
(اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۱۹۔۱۴)

قیاس پر عمل

۳۹۲۔ابن شبمہ سے مروی ہے کہ میں جب اس حدیث کو یاد کرتا ہوں جس کو میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا تو میرا قلب کانپ جاتا ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا: میرے پدر بزرگوار نے میرے جد سے اور انہوں نے رسول اللہؐ سے نقل فرمایا ہے۔ ابن شبرمہ نے کہا میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ نہ ان کے باپ نے جھوٹ بولا اور نہ ان کے دادا نے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''جس نے قیاس پر عمل کیا وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسرے کو بھی ہلاک کیا اور جس نے ایسی حالت میں فتوی دیا کہ نہ ناسخ کو منسوخ سے تمیز کرتا ہے نہ محکم کی متشابہ سے تو وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا''۔ (کتاب العقل والجہل، نمبر ۹/۹۲)

اہلِ دین کی صحبت

۳۹۳۔حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اہلِ دین کے پاس بیٹھنا شرف دنیا و آخرت ہے۔
(اصولِ کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۴/۸۵)

عقل اللہ کی حجت

۳۹۴۔اور اللہ تعالیٰ نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے زمانہ میں جب کہ لوگوں پر خطبوں اور کلام کا بہت زیادہ اثر تھا۔پس خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مواعظ دیئے اور اپنا کلام جس نے ان لوگوں کے قول کو باطل کر دیا اور خدا کی حجت ان لوگوں پر قائم کر دی۔ ابنِ سکیت نے یہ سن کر کہا میں نے آپؐ جیسا عالم کبھی نہیں دیکھا۔پھر کہا۔یہ بھی ارشاد ہوا کہ اب خدا کی حجت اس کی مخلوق پر کون ہے۔؟ فرمایا: عقل جس سے پہچانا جاتا ہے اور صادق کو جو اللہ کی طرف سے ہدایت لاتا ہے پس عقل اس کی تصدیق کرتی ہے اور جھوٹے کو پہچان کر اس کی تکذیب کرتی ہے۔ابن سکیت نے کہا، بیشک یہی جواب ہے۔
(اصولِ کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۲۱/۵۹)

خروجِ قائم آلِ محمد علیہ السلام

۳۹۵۔امام محمد باقرؑ نے فرمایا: جب ہمارا قائم خروج کرے گا تو خدا اپنی رحمت کا ہاتھ لوگوں کے سر پر رکھے گا جن سے ان کی عقلیں درست اور افہام کامل ہوں گے۔
(اصولِ کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۲۱/۶۰)

عقل اور عبادات

۳۹۶۔اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کی کہ میرا ایک پڑوسی

ہے جو بہت نمازیں پڑھتا ہے، بہت صدقہ دیتا ہے اور بہت حج کرتا ہے۔ فرمایا اے اسحاق اس کی عقل کیسی ہے؟ میں نے کہا اسے عقل نہیں۔ فرمایا: تو وہ ان عبادات سے فائدہ نہیں پائے گا۔
(اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۹/۵۸)

عقل کے مطابق کلام

۳۹۷۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا نہیں کلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بندوں سے ان کی عقل کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم گروہِ انبیا کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے بقدر ان کی عقلوں کے کلام کریں۔ (اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۵/۵۷)

۴۹۔ علم

علم کی زکوٰۃ

۳۹۸۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ علم کی زکوٰۃ وہ ہے کہ لوگوں کو تعلیم دو۔
(کتاب العقل والجہل، نمبر ۳/۸۹)

دین کی تعلیم دینا

۳۹۹۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا: جو امر دین میں سے کسی ایک چیز کی تعلیم کر دے اس کا وہی اجر ہوگا جو کام کرنے والے کا ہوتا ہے، اس کے اجر سے کوئی شے کم نہ ہوگی اور جو گمراہی کی کوئی بات تعلیم دے گا تو اس کا وہی گناہ ہوگا جو کام کرنے والے کا ہوتا ہے کوئی شے کم نہ ہوگی۔
(اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۴/۷۷)

راویانِ احادیثِ

۴۰۰۔ میں نے امام جعفر صادقؑ سے کہا کہ ایک شخص آپ کی احادیث کی روایت کرتا ہے اور اس کو لوگوں میں مشہور کرتا ہے اور لوگوں کے اور آپ کے شیعوں کے قلوب کی اصلاح کرتا ہے۔ دوسرا شخص عابد ہے۔ مگر وہ روایت نہیں کرتا آپ کی احادیث کو۔ ان میں کون افضل ہے؟

فرمایا ہماری احادیث کا روایت کرنے والا اور ہمارے شیعوں کے قلوب کی اصلاح کرنے والا ہزار عابدوں سے بہتر ہے، (اصولِ کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۳/۷/۹)

عالم کی فضیلت

۴۰۱۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا جو عالمِ اپنے علم سے فائدہ حاصل کرتا ہے وہ ستر ہزار عابدوں سے بہتر ہے۔ (اصولِ کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۳/۷/۸)

علمائے حق

۴۰۲۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ علماء وارثِ انبیاء ہیں اور انبیاء نہیں مالک ہوتے ہیں درہم و دینار کے بلکہ وہ تو وارث ہوتے ہیں ان کی احادیث کے۔ پس جس نے ان احادیث سے کچھ لے لیا، اس نے کافی نصیب پالیا۔ پس تم اس پر نظر رکھو کہ تم اس علم کو کس سے لیتے ہو۔ یہ علم ہم اہلبیتؑ کا ہے کیونکہ جو علم پیغمبرؐ نے اُمّت کیلئے چھوڑا ہے اس کے وارث ہم اہلبیتؑ رسول ہیں جو عادل ہیں، جو رد کرتے ہیں غالین کی تحریف اور اہلِ باطل کے تغیرات اور جاہلوں کی تاویلوں کو۔ (اصولِ کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱/۷/۲)

غیر ضروری علم

۴۰۳۔ امام موسیٰؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ مسجد میں تھے تو لوگوں کو ایک شخص کے گرد جمع پایا۔ فرمایا:

یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا ہے یہ علاّمہ ہے۔ فرمایا کیسا علاّمہ؟ انہوں نے کہا یہ انساب عرب کا سب سے بہتر جاننے والا ہے اور ان کے وقائع کا عالم ہے اور ایام جاہلیت کے اشعار عربیہ سے واقف ہے حضرت نے فرمایا: یہ ایسا علم ہے کہ جس کے نہ جاننے سے کوئی نقصان نہیں اور جاننے سے کوئی فائدہ نہیں۔ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علم تین ہیں ''آیات ممکنات کے متعلق'' ''فریضہ عادلہ کے متعلق'' اور ''سنّتِ قائمہ کے متعلق''، اور جو اس کے علاوہ ہے وہ فضل الٰہی ہے۔ (اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱/۷۰)

علم کی فضیلت

۴۰۴۔ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: لوگوں سمجھ لو کہ کمالِ دین، طلبِ علم اور اس پر عمل کرنے میں ہے۔ آگاہ ہو کہ علم کا طلب کرنا تمہارے لئے مال کے طلب کرنے سے زیادہ واجب ہے کیونکہ مال تمہارے لئے تقسیم شدہ ہے اور خدا اس کا ضامن ہے (یعنی رزق کا) وہ تم تک ضرور پہنچے گا اور علم محفوظ ہے اس کے اہل کے پاس اور اس کی طلب کا تم کو حکم دیا گیا ہے پس جو اسکے اہل ہیں (آئمہ طاہرین) اُن سے طلب کرو۔ (اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۴/۶۸)

عمل بغیر علم

۴۰۵۔ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے بغیر علم کے عمل کیا تو اس نے نکوکاری کے زیادہ حصہ کو فاسد کر دیا۔ (اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۳/۹۳)

فتویٰ دینا

۴۰۶۔ فرمایا امام محمد باقرؑ نے جو لوگوں کو فتویٰ دیتا ہے بغیر علم کے اس پر ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب لعنت کرتے ہیں اور جس نے اس کے فتوے پر عمل کیا ہے اس کا گناہ بھی اس کے سر آتا ہے۔ (اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۳/۹۰)

لوگوں سے میل جول

۴۰۷۔فرمایا حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم دین کا آپس میں ذکر کرو اور ایک دوسرے سے ملاقات کرو۔ اور آپس میں بات چیت کرو کہ یہ چیز قلوب میں جلا پیدا کرتی ہے۔قلوب بھی اسی طرح چمکدار رہتے ہیں جس طرح تلوار کا زنگ دور کرنے سے یہ تلوار اور حدیث اس کو جلا بخشتی ہے۔(اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۸۸/۸)

علمی مباحث

۴۰۸۔رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ علم کا مذاکرہ میرے بندوں کے درمیان مردہ قلوب کو زندہ کرتا ہے بشرطیکہ وہ اپنی گفتگو میں میرے حکم کی طرف رجوع کریں۔
(اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۶/۸۷)

یوم جمعہ کی فضیلت

۴۰۹۔فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وائے ہو اس شخص پر جو فارغ نہیں بناتا اپنے نفس کو ہر کام سے روز جمعہ امر دین کیلئے تاکہ مسائل دین لوگوں سے پوچھے اور اپنی آخرت کو درست کرے۔(اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۵/۸۷)

اچھے ساتھی

۴۱۰۔حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حواریوں نے حضرت عیسیٰؑ سے پوچھا۔:''ہم کن لوگوں کے ساتھ بیٹھیں''؟ فرمایا! جن کی صورت سے ذکر خدا یاد آئے، جن کی گفتگو سے تمہارا علم زیادہ ہو جن کے علم سے آخرت کی طرف رغبت ہو۔
(اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر ۳/۸۵)

علماء کی صحبت

۴۱۱۔امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا۔ عالموں کے ساتھ مزبلوں (کوڑا) پر بیٹھنا بہتر ہے۔ جاہلوں کے ساتھ مسندوں پر بیٹھنے سے۔
(اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر۲/۸۵)

فقیہ کی موت

۴۱۲۔امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا کہ جب کوئی مومن فقیہ مرجاتا ہے تو ملائکہ اس کیلئے روتے ہیں اور زمین کے وہ حصّے روتے ہیں جن پر اس نے خدا کی عبادت کی ہو اور وہ آسمان کے دروازے جن سے اسؑ کے اعمال اوپر کو گئے ہیں اور اس کے مرنے سے اسلام میں ایسا رخنہ پڑتا ہے جسے کوئی شے بند نہیں کرسکتی، کیونکہ علمائے دین اسلام کے اسی طرح کے قلعے ہیں جس طرح شہر پناہ والی دیواریں شہر کے گرد ہوتی ہیں۔ (اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر۳/۸۳)

عالمِ دین

۴۱۳۔حضرت امام رضاؑ نے فرمایا کہ عالم دین کی علامت یہ ہے کہ عالمِ دین صاحب علم وخموشی ہے۔ (کتاب العقل والجہل، نمبر۴/۸۰)

اللہ کا مخلوق پر حق

۴۱۴۔روای کہتا ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے پوچھا اللہ کا کیا حق ہے اپنی مخلوق پر؟ فرمایا! وہ کہیں جو جانتے ہیں اور بازرہیں اس سے جو نہیں جانتے۔ ایسی صورت میں وہ اللہ کا حق ادا کریں گے۔ (اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر۱۲/۱۰۶)

۵۰۔علم حدیث

چالیس احادیث یاد کرنا

۴۱۵۔ابوعبداللہؑ سے مروی ہے آپ نے فرمایا جس نے ہماری ۴۰ حدیثیں حفظ کرلیں تو اللہ اس کو روز قیامت عالم اور فقیہ اٹھائے گا۔ (اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر۱۰۴/۷)

علم کیا ہے؟

۴۱۶۔ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس آیا کہنے لگا علم کیا ہے؟ فرمایا! خاموش رہنا۔ پوچھا؟ پھر کیا؟ فرمایا کان لگا کر احادیث و آیات کا سننا۔ پوچھا پھر کیا؟ فرمایا اُن کو یاد کرنا اور ان پر عمل کرنا ۔پوچھا پھر کیا؟ فرمایا ان کا نشر کرنا۔(اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر۱۰۲/۴)

عبرت

۴۱۷۔رسول اللہؐ نے فرمایا: ایمان کا اچھا وزیر علم ہے اور علم کا اچھا وزیر حلم ہے اور حلم کا اچھا وزیر لوگوں سے اچھا برتاؤ ہے اور رفق کا وزیر عبرت حاصل کرنا ہے۔
(اصول کافی، کتاب العقل والجہل، نمبر۱۰۲/۳)

عالم اور جاہل کا فرق

۴۱۸۔حفص بن غیاث نے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جاہل کے ستر(۷۰) گناہ عالم کے ایک گناہ سے پہلے معاف کردیئے جائیں گے۔ (کیونکہ جاہل نہ جان کر گناہ کرتا ہے اور عالم جان بوجھ کر۔
(کتاب العقل والجہل، نمبر۱۰۰/۱)

علمِ حدیث سے نفع

۴۱۹۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جس نے علم حدیث حاصل کر کے نفع چاہا تو آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۹۸/۳)

بے نظیر اصول

۴۲۰۔ رسول اللہؐ نے فرمایا دو حریص سیر نہیں ہوتے طالبِ دنیا اور طالبِ علم۔ جس نے مالِ دنیا سے حلالِ روزی پر قناعت کی، اس نے نجات پائی اور جس نے مالِ حرام کھایا، وہ ہلاک ہوا لیکن ایسی صورت میں کہ توبہ کرے، یا جن کا مال لیا ہے انہیں لوٹا دے، امید نجات ہو سکتی ہے جس نے علم کو اس کے اہل سے لیا اور عمل بھی کیا اس نے نجات پائی، جس نے دنیا پانے کا ارادہ کیا، اسے وہی ملی۔ (اصولِ کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۹۸/۱)

حقیقی عالم

۴۲۱۔ میں نے سنا کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: عالم دو شخص ہیں۔ ایک وہ جس نے اپنے علم سے فائدہ حاصل کیا، پس وہ نجات پانے والا ہے۔ دوسرے وہ جو اپنے علم کا تارک ہے یہ جہنمی ہے ایسے عالم کی بدبو سے اہل دوزخ کو اذیت پہنچے گی اور اہلِ دوزخ میں شدید ترین ندامت و حسرت اس شخص کو ہوگی جس نے بندہ کو اللہ طرف بلایا اس نے دعوت کو قبول کیا، اللہ کی اطاعت کی خدا اس کو تو جنت میں داخل کرے گا اور داعی کو بہ سبب ترک علم اور ہوا و ہوس کی پیروی اور امیدروں کی درازی کے داخل نار کرے گا۔ خواہشات (بد کی پیروی) انسان کو امرِ حق سے روک دیتی ہے اور امیدوں کی درازی آخرت کو بھلا دیتی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۹۴/۱)

بدعت

۴۲۲۔رسول اللہؐ نے فرمایا جو کوئی صاحب بدعت کے پاس آیا اور اس کی بزرگی کا اقرار کیا تو اس نے اسلام کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ (کتاب العقل والجہل، نمبر۱۱۴/۳)

بدعت اور علماء کا فرض

۴۲۳۔رسول اللہؐ نے فرمایا: جب بدعت میری اُمّت میں ظاہر ہو تو عالم کو چاہئے کہ وہ اپنے علم کو ظاہر کرے اور جو ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ کی لعنت۔
(اصول کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر۱۱۴/۲)

اطاعت امام

۴۲۴۔محمد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے مجھ سے فرمایا اے محمد تم شیعہ اپنے امام کی بات زیادہ سننے والے ہو یا تمہارے مخالف۔ میں نے کہا انہوں نے بھی تقلید کی۔ ہم نے بھی تقلید کی۔ حضرت نے فرمایا۔ میرا یہ سوال نہیں، میں نے کہا اس کے علاوہ میرے پاس جواب نہیں۔ حضرت نے فرمایا' میرا کہنا یہ ہے کہ مرجیہ فرقہ نے ایسے کو اپنا امام بنایا جس کی اطاعت ان پر فرض نہ تھی مگر اس پر بھی انہوں نے اس کی تقلید کی اور بات مانی۔ اور تم نے امام مانا ایسے شخص کو جس کی اطاعت کو تم نے فرض سمجھا ہے مگر اس پر بھی تم نے اس کی پیروی نہ کی، پس تقلید کے بارے میں وہ تم سے زیادہ رہے۔
(اصول کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر۱۱۲/۲)

حدیث اور امام معصوم

۴۲۵۔فرمایا امام جعفر صادقؑ نے میری حدیث میرے والد ماجد کی حدیث ہے اور ان کی

حدیث میرے جد حسینؑ کی اوران کی حدیث حسنؑ کی اوران کی حدیث امیر المؤمنینؑ کی اوران کی حدیث رسول اللہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث خدائے عزوجل کا قول ہے۔
(اصول کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۱۱/۱۴)

اشاعتِ حدیث

۴۲۶۔عبید بن زرارہ سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو حدیث سنو اُسے لکھ لو اور پھر اپنے بھائیوں میں نشر کرو۔
(اصول کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۱۰، ۱۰)

راویانِ حدیث

۴۲۷۔امیر المؤمنینؑ نے فرمایا جب تم کوئی حدیث نقل کرو تو اس راوی کا ذکر کرو جس سے تم نے سنی ہے پس اگر وہ سچی ہے تو اس کا فائدہ تمہیں پہنچے گا اور اگر جھوٹی ہے تو اس کا نقصان اس روایت کرنے والے کو پہنچے گا۔(اصول کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۰۹/۷)

راویانِ حدیث

۴۲۸۔میں نے امام رضاؑ سے پوچھا: ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص مجھے حدیث کی کتاب دیتا ہے اور یہ نہیں کہتا کہ میری طرف سے اس کی روایت کرنا پس میرے لئے جائز ہے کہ میں اس کی طرف سے روایت کروں۔فرمایا جب تم جان لو کہ یہ اسی نے ہم سے لکھا ہے تو اس کی طرف سے روایت کردو۔(اصول کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۰۹/۶)

حدیث کا مفہوم

۴۲۹۔میں نے ابوعبداللہ سے کہا کہ میں جو حدیث آپؑ سے سنتا ہوں جب دوسروں سے نقل

کرتا ہوں تو الفاظ میں کمی بیشی ہو جاتی ہے، کیا یہ جائز ہے۔ فرمایا کہ اگر معنی میں کوئی کمی و زیادتی نہیں ہوتی اور ہمارے مفہوم کو نہیں بدلتا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۳/۱۰۸)

قیاس اور قولِ امام

۴۳۰۔ابوحنیفہ ایک روز امام جعفر صادقؑ کے پاس آئے۔ حضرتؑ نے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تم شرع میں قیاس کرتے ہو۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ فرمایا قیاس نہ کیا کرو۔ سب سے پہلے قیاس کرنے والا ابلیس ہے اور اس نے کہا تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے۔ اس نے آگ اور مٹی کے درمیان قیاس کیا۔ اگر قیاس کرتا نورانیت آدم کا آگ پر دونوں کی نورانیت ظاہر ہو جاتی اور نور کو جو فضیلت نار پر ہے وہ اس سے پوشیدہ نہ رہتی۔

(اصولِ کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۲۰/۱۲۲)

بدعت

۴۳۱۔میں نے امام جعفر صادقؑ سے حلال و حرام کے متعلق پوچھا۔ فرمایا: جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلال بنایا ہے وہ قیامت تک حلال ہے اور جسے حرام قرار دیا ہے وہ قیامت تک حرام ہے اس کے سوا اب کوئی شریعت نہ ہوگی اور حضرت علیؑ نے فرمایا جس نے شریعت میں کوئی نئی چیز ایجاد کی۔ اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دیا۔

(اصولِ کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۹/۱۲۲)

دین کی بربادی

۴۳۲۔آبان بن تقلب سے مروی ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ شریعت میں قیاس کو دخل نہیں۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ عورت زمانہ حیض کے روزے ادا کرتی ہے مگر نمازیں نہیں۔ حالانکہ

نماز روزہ سے افضل ہے۔ جب شریعت میں قیاس کا دخل ہوگا تو دین برباد ہو جائے گا۔
(اصولِ کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۲۱/۱۵)

بدعت

۴۳۳۔ یونس بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا، کیا امر ہے جس سے وحدانیت باری تعالیٰ کی شناخت کسی میں پائی جائے؟ فرمایا: اے یونس بدعت پسند نہ بن، جس نے احکام دین میں اپنی رائے سے عمل کیا وہ ہلاک ہوا اور جس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت علیہم السلام کو چھوڑ دیا، ہلاک ہوا اور جس نے کتاب خدا اور قولِ نبیؐ کو ترک کیا وہ کافر ہوا۔
(اصولِ کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۱۸/۱۰)

دین اور قیاس

۴۳۴۔ میں نے حضرت ابوعبداللہؑ سے سنا کہ قیاس کرنے والے لوگ علم کو قیاس میں تلاش کرتے ہیں لیکن یہ قیاسات انہیں حق سے دور ہی ہٹاتے جاتے ہیں۔ دین قیاسات سے حاصل نہیں ہوتا۔ (اصولِ کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۱۷/۷)

دین کا نگہبان

۴۳۵۔ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر بدعت پر جو واقع ہوگی میرے بعد اس پر جنگ کی جائیگی خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مائل کرنے کیلئے اور اس کیلئے ولی ہوگا۔ میرے اہلبیت سے ایک شخص جو نگہبان دین و مؤکل ہوگا دشمنوں کے حملوں کو احکام دین کے متعلق دفاع کریگا امر حق کا اعلان کریگا اور مطابق الہام کلام کریگا اور مکاروں کے مکر و فریب کو دفع کریگا ضعیفوں کی طرف سے گفتگو کرے گا۔ پس اے صاحبانِ عقل عبرت حاصل کرو اور اللہ پر توکل کرو۔
(اصولِ کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۱۵/۵)

صحتِ حدیث

۴۳۶۔حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا: جو حدیث میری تمہارے سامنے آئے اگر وہ کتاب خدا کے موافق ہو تو میری ہے اور اگر مخالف کتاب خدا ہے تو میری نہیں۔
(اصول کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۴۱/۵)

تقیہ اور حدیث

۴۳۷۔امام جعفر صادقؑ نے ایک شیعہ سے فرمایا کہ اگر میں تم سے اس سال ایک حدیث بیان کروں اور دوسرے سال جب آؤ تو اس کے خلاف بیان کروں تو تم کس پر عمل کرو گے۔ میں نے کہا۔ آخر والی پر۔ امام نے فرمایا: اللہ تم پر رحم کرے گا۔ (یعنی پہلے روایت بناء بر تقیہ تھی)۔
(اصول کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۳۶/۸)

تقیہ اور حدیث

۴۳۸۔میں نے ابو عبداللہؑ کو فرماتے سنا: جو شخص یہ جانتا ہے کہ ہم نہیں کہتے مگر حق، تو اس کو چاہئے کہ اکتفا کرے اس پر جو ہم سے جانا ہے۔ اور اگر ہم سے کوئی بات ایسی سنی ہے جو حکم خدا کے خلاف ہو تو سمجھ لے کہ ہم نے تم سے دشمنوں کے ضرر کا دفع چاہا ہے یعنی بصورت تقیہ اس کو بیان کیا ہے۔ (اصول کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۳۵/۶)

منسوخ احادیث

۴۳۹۔روای کہتا ہے میں نے امام جعفر صادقؑ سے کہا کہ کچھ لوگ روایت کرتے ہیں اصحاب کے ایک سلسلہ کے ساتھ رسول اللہؐ سے چونکہ وہ حدیث متواتر ہوتی ہے۔ لہٰذا ہم ان راویوں کو

دروغ گو نہیں کہہ سکتے۔ لیکن آپؑ سے سنتے ہیں تو وہ ان کی بیان کردہ حدیث کے خلاف ثابت ہوتی ہے فرمایا: آیات قرآنی کی طرح احادیث بھی منسوخ الحکم ہوتی ہیں۔

(اصول کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۲/۱۳۳)

علمِ امام

۴۴۰۔ میں نے امام جعفر صادقؑ کو فرماتے سنا: میں فرزندِ رسولؐ ہوں۔ میں سب سے زیادہ کتاب خدا کا جاننے والا ہوں۔ اس میں ابتدائے خلق کا حال بھی ہے اور جو قیامت تک ہونے والا ہے وہ بھی، اس میں، آسمان کی خبر بھی ہے اور زمین کی بھی۔ اس میں جنت کی بھی خبر ہے اور دوزخ کی بھی، جو ہو چکا اس کی بھی اور جو ہونے والا ہے اس کی بھی حد میری نظر کے سامنے یہ سب چیزیں ایسی ہی بدیہی ہیں جیسے میری ہتھیلی میرے سامنے سے خدا فرماتا ہے ''اس قرآن میں ہر شے کا بیان ہے''۔ (اصول کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۸/۱۲۷)

علمِ قرآن

۴۴۱۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا نہیں ہے کوئی ایسا امر جس میں دو آدمی اختلاف رکھتے ہوں مگر یہ کہ وہ کتاب اللہ میں ہے لیکن لوگوں کو عقول ان تک نہیں پہنچتیں۔

(اصول کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۶/۱۲۵)

معرفت کی تعریف

۴۴۲۔ امام علی نقیؑ سے کسی نے پوچھا کہ ادنیٰ معرفت کیا ہے۔ فرمایا اقرار کرنا کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، نہ کوئی اس کی نظیر ہے۔ نہ مثل و مانند اور وہ قدیم ثابت الوجود اور موجود ہے اور فنا ہونے والا نہیں ہے اور اس کی مثل کوئی شے نہیں۔ (کتاب التوحید، نمبر ۱/۱۶۹)

سنّتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۴۴۳۔ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں ہے قول مگر عمل کے ساتھ اور نہیں ہے قول و عمل، مگر نیت کے ساتھ اور نہیں ہے قول و عمل و نیت، مگر سنّت رسولؐ کے موافقت کے ساتھ۔
(اصولِ کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۴۲/۹)

فقیہہ کون؟

۴۴۴۔ امام محمد باقرؑ سے کسی نے ایک سوال کیا۔ آپؑ نے اس کا جواب دیا۔ اس نے کہا فقہا تو ایسا نہیں کہتے۔ فرمایا: وائے ہو تجھ پر تو نے کبھی فقیہہ کو دیکھا ہے، اصل فقیہہ وہ ہے جو تارک الدنیا ہو آخرت کی طرف راغب ہو اور سنّت نبیؐ سے تمسک رکھنے والا ہے۔
(اصولِ کافی، جلد اول، کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۴۲/۸)

۵۱۔ توحید

توحید

۴۴۵۔ فرمایا امام محمد باقرؑ نے کہ خدا کے بارے میں تفکر سے بچو۔ لیکن اگر تم چاہتے ہو کہ اس کی عظمت پر غور کرو تو اس کی عظیم مخلوق کو دیکھو۔ (کتاب العقل والجہل، نمبر ۱۸۲/۷)

توحید باری تعالیٰ

۴۴۶۔۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا۔ اللہ اپنی مخلوق سے الگ ہے اور مخلوق اس سے جدا ہے اور جس پر لفظ شئے بولا جائے وہ اللہ کے سوا ہے اور اس کی مخلوق ہے وہ ہر شے کا خالق ہے۔
(کتاب التوحید، نمبر ۱۶۳/۵)

معرفتِ توحید

۴۴۷۔امام رضاؑ سے میں نے دریافت کیا۔توحید کے متعلق فرمایا جس نے سورہ قل ہواللہ احد کو پڑھا اور اس پر ایمان لایا، اس نے معرفت توحید حاصل کی ۔ میں نے پوچھا اسے کیسے پڑھا جائے؟ فرمایا: جیسے لوگ پڑھتے ہیں اور پھر کہے۔ کذٰلک اللہ ربی. کذٰلک اللہ ربی.

(اصول کافی، جلد اول کتاب التوحید، نمبر ۱۸۰/۴)

سورۂ اخلاص

۴۴۸۔اور جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ کچھ یہودی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اپنے رب کا نسب نامہ بتایئے۔ حضرت نے تین دن تک کچھ جواب ان کو وہ دیا۔ پھر سورہ قل ہواللہ آخر تک نازل ہوا۔ (صول کافی، جلد اول کتاب التوحید، نمبر ۱/۱۷۹)

الواحد کے معنی

۴۴۹۔راوی کہتا ہے میں نے امام تقیؑ سے پوچھا الواحد کے کیا معنی ہیں فرمایا۔اس کی وحدانیت پر لوگوں کا اجماع ہے۔جیسا کہ خدا فرماتا ہے: ''اگر لوگوں سے تم پوچھو گے کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے تو وہ کہیں گے اللہ نے''۔(صول کافی، جلد اول کتاب التوحید، نمبر ۱۲/۲۲۶)

سبحان اللہ کے معنی

۴۵۰۔روای کہتا ہے میں نے امام جعفر صادقؑ سے سبحان اللہ کے معنی پوچھے۔فرمایا اس کو منزہ اور مبرا جانتا ہے ہر اس شے سے جو اس کے لائق نہ ہو۔

(صول کافی، جلد اول کتاب التوحید، نمبر ۱۰/۲۲۵)

اسم اللہ کے معنی

۴۵۱۔امام موسیٰ کاظمؑ سے کسی نے اللہ کے معنی کے متعلق سوال کیا۔فرمایا اللہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ غالب ہے ہر دقیق وجلیل چیز پر۔

(اصول کافی، جلد اول، کتاب التوحید، نمبر ۳/۲۲۰)

اللہ کا جسم وصورت

۴۵۲۔حمزہ ابن محمد نے بیان کیا کہ میں نے امام علی نقیؑ سے سوال کیا۔(اللہ کے) جسم وصورت کے متعلق۔آپؑ نے تحریر فرمایا "پاک ہے وہ اللہ جس کی مثل کوئی نہیں۔نہ وہ جسم ہے نہ صورت۔" (اصول کافی، جلد اول، کتاب التوحید، نمبر ۲/۲۰۰)

اصولِ کافی جلد دوئم

سے منتخب احادیث

۵۲۔آئمّہؑ معصومین

معرفتِ امام

۴۵۳۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے تمام اشیاء کو اسباب سے جاری کیا ہے اور ہر شے کا ایک سبب قرار دیا ہے اور ہر سبب کی ایک شرح ہے اور ہر تشریح کیلئے ایک علم ہے اور ہر علم کیلئے ایک باب ناطق ہے جس نے ان کو جانا اس نے معرفت حاصل کرلی اور جو جاہل رہا وہ جاہل

رہا، اور یہ علم والے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں اور ہم۔ (اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۳۴/۷)

امام

۴۵۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ علیؑ امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور حسنؑ امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے۔ اور حسینؑ امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور علیؑ بن الحسین امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا۔ اور محمد بن علی امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۲/۳۸)

رہنما کی ضرورت

۴۵۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ابوحمزہ اگر تم میں سے کوئی چند فرسخ جاتا ہے تو اپنے لئے ایک رہنما تلاش کرتا ہے اور تم آسمانی راستوں سے بہ نسبت زمین کے راستوں کے زیادہ بے خبر ہو تو ایسی صورت میں اس کیلئے بھی ایک رہنما تلاش کرو۔

(کتاب اصول کافی، الحجت، نمبر ۱۰، ص ۳۶)

اصل معرفت

۴۵۶۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ عبادت خدا وہ کرتا ہے جو اللہ کی معرفت رکھتا ہے اور جو معرفت نہیں رکھتا وہ ضلالت کے ساتھ عبادت کرتا ہے۔ میں نے پوچھا اللہ کی معرفت کیا ہے؟ فرمایا اللہ کی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تصدیق اور علی علیہ السلام سے دوستی اور ان کو اور دیگر آئمہ ہدیٰ کو امام ماننا اور ان کے دشمنوں سے اظہار برات کرنا۔ اسطرح معرفت الٰہی باری تعالیٰ حاصل ہوتی ہے۔ (اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۱۱، ص ۳۰)

حجّتِ خدا

۴۵۷۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ایک ان میں امام ہوگا اور سب سے آخر میں مرنے والا امام ہوگا تا کہ بندہ کی خدا کی یہ حجت نہ ہو کہ اس کو بے حجتِ خدا چھوڑ دیا گیا ہے۔(اصولِ کافی، کتاب الحجت، نمبر۳، ص۲۹)

ضرورتِ امام

۴۵۸۔امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ زمین کے طبق بغیر امام کے نہیں رہ سکتے، یہی حدیث نقل ہوئی ہے راوی کے باپ دادا سے امام جعفر صادقؑ سے۔(اصولِ کافی، کتاب الحجت، نمبر۱۱، ص۲۷)

حجتِ خدا

۴۵۹۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خداوند تعالیٰ نے زمیں پر جب سے آدم کا انتقال کیا کبھی اپنی زمین کو بغیر امام کے نہیں چھوڑا۔ یہ امام لوگوں کو اللہ کی طرف ہدایت کرتا ہے اور اس کے بندوں پر اس کی حجت ہوتا ہے زمین کسی وقت وجود امام سے خالی نہیں رہی۔ یہ حجت خدا ہوتا ہے اس کے بندوں پر۔(اصولِ کافی، کتاب الحجت، نمبر۸، ص۲۷)

نبی، رسول اور امام

۴۶۰۔زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے آیہ کان رسولا نبیاء کے متعلق سوال کیا اور پوچھا کہ نبی اور رسول میں کیا فرق ہے فرمایا نبی وہ ہے جو فرشتہ کو خواب میں دیکھتا ہے اس کی آواز سنتا ہے لیکن ظاہر حالت بیداری میں نہیں دیکھتا اور رسول وہ ہے جو آواز بھی سنتا ہے اور خواب میں بھی دیکھتا ہے اور ظاہر میں بھی۔ میں نے پوچھا امام کی منزلت کیا ہے فرمایا؟ فرشتہ کی آواز سنتا ہے مگر دیکھتا نہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی ''اور ہم نے نہیں بھیجے تم سے پہلے نہ رسول اور نہ نبی

اور نہ محدث مگر الخ"۔(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ا، ص ۲۲)

اولوالعزم رسول

۴۶۱۔راوی کہتا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ سے سنا کہ انبیاء میں پانچ سردار ہیں وہی اولوالعزم رسول ہیں، وہی مرکز ہیں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اسی پر تمام انبیاء کی تعلیمات ہیں۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۳، ص ۲۱)

نبی اور محدث

۴۶۲۔احول سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے رسول و نبی و محدث کا فرق پوچھا۔فرمایا رسول وہ ہے جس کے پاس جبرئیل آتے ہیں ظاہر بظاہر وہ ان کو دیکھتا ہے اور کلام کرتا ہے یہ ہے رسول، اور وہ نبی ہے جو خواب میں دیکھتا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا یا جیسے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے قبل وحی اسباب نبوت کو خواب میں دیکھا پھر ان کے پاس خدا کی طرف سے رسالت لے کر آئے۔اور جب محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نبوت و رسالت جمع ہوئیں تو جبرئیلؑ نے اُن کے پاس آ کر ظاہر بظاہر کلام کیا اور بعض انبیاء ایسے ہیں کہ جب نبوت ان کو ملی تو انہوں نے خواب میں دیکھا اور روح فرشتہ ان کے پاس آیا اور ان سے کلام کیا اور حدیث بیان کی لیکن انہوں نے حالت بیداری میں اس کو نہ دیکھا اور محدث وہ ہے جو ملائکہ سے ہمکلام ہوتا ہے ان کا کلام سنتا ہے لیکن انہیں دیکھتا نہیں اور نہ خواب میں نظر آتے ہیں۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۳، ص ۲۳)

اہل ذکر

۴۶۳۔امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ "فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ" کے متعلق فرمایا کہ رسول اللہ

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا میں ذکر ہوں اور آئمہ اہل الذکر ہیں اور خدا نے فرمایا ہے یہ ذکر ہے تمہارا اور تمہاری قوم کا اور عنقریب تم سے پوچھا جائیگا۔ یعنی لوگ مامور ہیں اس پر کہ تم سے سوال کریں اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قوم ہم ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن سے لوگوں کے احکام دین کے متعلق سوال کرنا چاہیئے۔ (اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۱۱، ص ۸۰)

علی علیہ السلام سے دوستی

۴۶۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ ایسی زندگی بسر کرے جو انبیاء کی زندگی ہے اور ایسا مرنا چاہے جو شہیدوں کا سا ہو اور اس جنت میں رہنا چاہے جس کو خدا نے بنایا ہے اور اس کو چاہیئے کہ علیؑ کو دوست رکھے اور اس کے بعد آئمہ کی اقتدا کرے کیوں کہ وہ میری عترت ہیں اور میری طینت سے خلق کئے گئے ہیں یا اللہ ان کو میری سی فہم اور میرا سا علم دے اور وائے ہو ان پر جو میری اُمت میں سے ان کے مخالف ہیں۔ خداوندا میری شفاعت ان کو نصیب نہ ہو۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۳، ص ۷۷)

''عم یتسائلون'' کی تفسیر

۴۶۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں، شیعہ آپ سے سوال کرتے ہیں آیہ ''عم یتسائلون عن النباء العظیم'' کے متعلق فرمایا، ہاں اس کی تفسیر میرے پاس ہے اگر تم چاہو تو بیان کروں، پھر فرمایا میں تمہیں اس کی تفسیر بتاتا ہوں۔ میں نے کہا ''عم یتسائلون'' سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: وہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ خدا کیلئے مجھ سے بڑی کوئی آیت نہیں اور نہ مجھ سے بڑی کوئی خبر ہے۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۳، ص ۷۶)

فضیلتِ اہلبیت علیہم السلام

۴۶۶۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ ''اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِہٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ میں مشکوٰۃ (چراغدان) مراد فاطمہؑ ہیں اور فیہا مصباح (اس میں چراغ) میں مصباح سے مراد حسنؑ ہیں اور وہ چراغ شیشہ میں ہے اور شیشہ سے مراد حسینؑ ہیں اور فاطمہؑ زنانِ عالم کے درمیان روشن ستارہ ہیں اور وہ چراغ روشن ہے شجر مبارکہ ابراہیم سے۔ تیل اس چراغ کا زیتون ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی یعنی نہ یہودی ہے نہ نصرانی، اس کا روغن روشن ہے یعنی قریب ہے کہ علم اس سے پھوٹ نکلے اور اگرچہ آگ مس نہ کرے تب بھی نور علیٰ نور ہے یعنی امام کے بعد امام، خدا اس نور سے جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے یعنی آئمہ علیہم السلام کے ذریعہ سے اور اللہ ایسی ہی مثالیں بیان کرتا ہے۔ میں نے پوچھا اور ظلمات سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اول اس کا صاحب میں ڈھانپ لیا۔ ثالث نے تاریک موجیں ایک دوسرے پر چڑھی ہوئی ہیں اور وہ معاویہ اور اس کے زمانے کے فتنے ہیں اور اس میں ''لم یجعل اللہ لہ نوراً'' سے یہ مراد ہے جس کو اولاد فاطمہ زہراؑ کے نور سے ہدایت نہ ہوئی اس کیلئے روز قیامت نور نہ ہوگا اور آیت میں جو یہ ہے ''یَسْعٰی نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ'' ان کا نور ان کے سامنے اور داہنی طرف دوڑتا ہوگا تو اس سے مراد آئمہ مومنین ہیں جن کا نور مومنین کے سامنے اور داہنی طرف دوڑے گا اور وہ ان کو منازل جنت کی طرف لے جائے گا۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۵، ص ۵۵)

نورِ خدا

۴۶۷۔ابی الحسن امام رضا علیہ السلام سے میں نے آیہ ''وہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں'' اور اس آیت کے متعلق ''لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ'' خدا اپنے نور کا تمام کرنے والا ہے''

پوچھا، یہ کیا؟ فرمایا: وہ کہتا ہے کہ اللہ امامت کا تمام کرنے والا ہے، امامت نور ہے، اور ایسا ہی ہے قول باری تعالیٰ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ النُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا" (تغابن ۸) اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اُس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے"۔ فرمایا: "نور" سے مراد امام ہے۔ (اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۶، ص ۵۵)

"یحسدون الناس" (جن سے حسد کیا جاتا ہے)

۴۶۸۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ آیہ "اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ" (نساء ۵۴) میں ہم وہ محسود ہیں جن سے لوگ حسد کرتے ہیں۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۲، ص ۲۷۳)

صادقین کون؟

۴۶۹۔ امام رضاؑ سے راوی نے پوچھا "یا ایها الذین آمنوا تقو الله و کونو مع الصادقین" میں صادقین کون ہیں؟ فرمایا وہ آئمہ علیہم السلام ہیں اور اُن کی اطاعت کی تصدیق کرنے والے۔ (اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۲، ص ۷۷)

صادقین

۴۷۰۔ راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ آیت "اتقو الله وکونو مع الصادقین" میں صادقین سے کون مراد ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ صادقین سے ہم مراد ہیں۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۱، ص ۷۷)

امام کا مقام

۴۷۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا آپ کیا ہیں۔ فرمایا ہم علم اللہ کے

خزانہ دار ہیں، ہم وحی الٰہی کے ترجمان ہیں، ہم خدا کی حجت بالغہ ہیں ان پر جو آسمانوں کے اوپر ہیں اور ان پر زمین کے اوپر ہیں۔ (اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۳، ص ۵۰)

ولایتِ علی علیہ السلام

۴۷۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا (حدیثِ قدسی) مجھ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہاری اُمت میں میری حجت تمام ہوگی ان اشقیاء پر جنہوں نے ولایت علی کو ترک کیا اور تمہارے بعد تمہارے اوصیاء کو چھوڑا، بیشک ان میں تمہاری اور تم سے پہلے انبیاء کی سنّت قائم ہے وہ میرے علم کے خزینہ دار ہیں تمہارے بعد پھر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جبرئیل نے مجھے ان کے اور ان کے آباء کے نام بتائے۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۴، ص ۵۰)

ہادیانِ برحق

۴۷۳۔ آیت "انت منذر ولکل قوم ھاد" کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ منذر (ڈرانے والے) رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ہادی علی علیہ السلام ہیں۔ واللہ ہم سے امر ہدایت کبھی نہیں اور نہ قیامت تک جائیگا۔ (اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۴، ص ۴۸)

قرآن واہلبیت

۴۷۴۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے ہم کو پاک کیا ہے اور معصوم بنایا ہے اور اپنی مخلوق پر گواہ بنایا ہے اور زمین پر اپنی حجت قرار دیا ہے اور قرآن کو ہمارے ساتھ کیا ہے اور ہم کو قرآن کے ساتھ نہ ہم اس سے جدا ہوں گے نہ وہ ہم سے۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۵، ص ۴۷)

ہادیانِ برحق

۴۷۵۔ابوبصیر سے روایت ہے میں نے امام جعفر صادق سے آیت ''انت منذر ولکل قوم ھاد'' کے متعلق پوچھا۔فرمایا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) منذر ہیں اور علی علیہ السلام ہادی ہیں اے ابومحمد بتاؤ اس زمانہ میں بھی کوئی ہادی ہے۔میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ حضرات میں سے ہر زمانہ میں ایک کے بعد دوسرا ہادی رہا ہے۔فرمایا: اے ابومحمد! اللہ تم پر رحم کرے۔اگر آیت کسی منزل پر نازل ہوئی پھر یہ شخص مرجائے (اور اس کے بعد کوئی ہادی نہ ہو) تو یہ آیت (متشابہ) بھی مرجائیگی اور وہ کتاب بھی (کیونکہ آیات متشابہات کی تاویل کرنیوالا کوئی نہ ہوگا) لیکن وہ زندہ رہتا ہے اور وہ اپنا قائم مقام اسی طرح چھوڑتا جس طرح اس سے پہلے نے چھوڑا تھا۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر۳، ص۴۸)

امام کا مقام

۴۷۶۔راوی کہتا ہے میں خراسان میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور حضرت کے پاس اس وقت کچھ بنی ہاشم بھی بیٹھے تھے ان میں اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ عباسی بھی تھا۔فرمایا اے اسحاق مجھے خبر ملی ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا گمان یہ ہے کہ لوگ ہمارے غلام ہیں۔قسم ہے قرابت رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی، میں نے کبھی ایسا نہیں کہا اور نہ اپنے آباواجداد سے ایسا کہتے سنا ہے اور نہ مجھے کسی سے معلوم ہوا کہ انہوں نے ایسا کہا ہے لیکن میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ وہ اطاعت میں ہمارے غلام ہیں اور امر دین میں ہمارے موالی ہیں لوگوں کو چاہیئے کہ وہ یہ بات غائب لوگوں تک پہنچادیں۔(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر۱۰، ص۴۰)

اطاعتِ امام

۴۷۷۔راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: اوصیاء کی اطاعت

فرض ہے ؟فرمایا، ہاں۔ وہ ہیں جن کیلئے خدا نے فرمایا ہے" تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور لوگ جو ایمان لائے ہیں نماز کو قائم کرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں درآنحالیکہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرو اور اول الامر کی جو تم میں سے ہو"۔ (اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۱۶، ص ۴۴)

فراستِ مومن

۴۷۸۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت سے متعلق "بے شک اس میں صاحبان فراست کیلئے نشانیاں ہیں" کہ اس سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں۔رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: فراست مومن سے ڈرتے رہو کہ وہ نورِ خدا سے دیکھتا ہے خدا نے فرمایا ہے بے شک اس میں اہل فراست کیلئے نشانیاں ہیں۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۳، ص ۹۳)

نعمتِ الٰہی

۴۷۹۔معل بن محمد نے بتوسط سفرا امام زمانہ علیہ السلام سے یہ کسی دوسرے امام سے روایت کی ہے کہ آیہ "فبای آلاء ربکما تکذبان" میں جس نعمت کا ذکر کیا ہے وہ نبی ہے یا وصی نبی، یہ آیت سورۃ رحمٰن میں ہے۔(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۲، ص ۹۱)

ہدایت اور امام

۴۸۰۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا آیہ "ان ہذا القرآن" کے متعلق کہ یہ قرآن امام کی طرف ہدایت کرتا ہے کیونکہ بے امام کے تعلق رکھے ہدایت ممکن نہیں۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۲، ص ۹۰)

وارثانِ کتابِ الٰہی

۴۸۱۔راوی نے امام رضا علیہ السلام سے آیہ ''ثم اورثناء الکتاب'' کے متعلق سوال کیا فرمایا وہ اولاد فاطمہؑ ہیں اور ''سابق بالخیرات'' امام ہیں اور ''مقتصد'' وہ ہے جو امام کا عارف اور ''ظالم لنفسہ'' وہ جو عارف امام نہیں۔(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۳، ص ۸۹)

وارثانِ کتابِ الٰہی

۴۸۲۔سالم سے مروی ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ ''پھر ہم نے وارث بنایا اپنی کتاب کا ان لوگوں کو جنہیں ہم نے چن لیا ہے اپنے بندوں میں سے، پس اس میں بعض ظالم لنفسہ ہیں بعض میانہ رو اور بعض نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے باذن خدا'' امام علیہ السلام نے فرمایا۔سابق بالخیرات امام ہیں۔مقتصد عارف امام اور ظالم النفسہ امام کو نہ پہنچاننے والا۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۱، ص ۸۸)

آیاتِ بینات

۴۸۳۔راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا آیہ ''بل ھو آیات بینات الخ'' یہ وہ روشن آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں جن کو علم دیا گیا ہے پس اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ہیں وہ سینے۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۱، ص ۸۷)

راسخون فی العلم کون؟

۴۸۴۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ''راسخون فی العلم'' امیر المومنین ہیں اور ان کے بعد آئمہ علیہم السلام۔(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۳، ص ۸۵)

علمِ الٰہی کے مخزن

۴۸۵۔حضرت امام باقر علیہ السلام نے آیہ ''ھل یستوی الذین الخ'' کے متعلق فرمایا ہے ہم ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے وہ ہمارے دشمن ہیں اور ہمارے شیعہ صاحبان عقل وفہم ہیں۔(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۱،ص ۸۴)

اہلِ ذکر

۴۸۶۔امام محمد باقر سے منقول ہے کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ آیہ ''فاسئلوا اھل الذکر'' میں اہل الذکر سے مراد یہود ونصاریٰ ہیں فرمایا اگر ایسا ہے تو وہ لوگ تم کو اپنے دین کی طرف بلائیں گے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ہم ہیں ''اہل ذکر'' اور ہم ہیں ''مسئولون''۔(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۷۔ص ۸۲)

ولایتِ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

۴۸۷۔جابر جعفی نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ہے جو اس بات سے خوش ہے کہ میری سی زندگی بسر کرے اور میری سی موت مرے اور اس جنت میں داخل ہو جس کا وعدہ میرے رب نے مجھ سے کیا اور اس شاخ سے تمسک کرے جس کو اللہ نے اپنے یدِ قدرت سے لگایا ہے تو اس کو چاہیئے کہ علی علیہ السلام اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء سے محبت کرے وہ تم کو ضلالت کے دروازہ میں داخل نہ کریں گے اور بابِ ہدایت سے خارج نہ ہونے دیں گے۔تم ان کو تعلیم نہ دو وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں اور میں نے اپنے رب سے درخواست کی ہے کہ ان کے اور قرآن کے درمیان فرق نہ ڈالے یہاں تک کہ وہ دونوں حوضِ کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔اس کے بعد آپ نے دونوں انگلیوں کو ملایا کہ اس طرح اور فرمایا کہ حوضِ کوثر کی چوڑائی اتنی ہے جتنی ''صنعا'' سے ''ایلہ'' تک کی مسافت اور اس پر بقدر عدد نجوم

سونے چاندی کے پیالے ہونگے۔(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر۶، ص۷۹)

علم کتاب

۴۸۸۔راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آیہ ''قل کفی باالله شهیداً الخ''، میں ''عنده علم الکتاب'' (جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے) سے کون مراد ہے۔فرمایا اس سے مراد ہم ہیں اور علی علیہ السلام ہم سے اول وافضل ہیں اور آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعد سب سے بہتر۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۶، ص۱۰۹)

علمِ ظاہر و باطن

۴۸۹۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے یہ فرمایا کسی کی یہ طاقت نہیں کہ یہ دعویٰ کرے کہ اس کے پاس ظاہر و باطن قرآن کا پورا پورا علم ہے سوائے اوصیاء علیہم السلام کے۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۲۔ص۱۰۸)

حجتِ خدا

۴۹۰۔ہشام بن الحکم سے حدیث بریہہ (عالم نصاریٰ) میں منقول ہے کہ ہشام اس کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملنے چلے، راہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، ہشام نے بریہہ کا حال بیان کیا۔جب وہ بیان کر چکے تو امام موسیٰ کاظم نے فرمایا اے بریہہ انجیل کے متعلق تیرا علم کیسا ہے؟ اس نے کہا: میں اس کا عالم ہوں فرمایا تجھے کیسے اس پر اعتماد ہے کہ جو تاویل تو بیان کرتا ہے وہ وہی ہے جو عیسیٰ علیہ السلام نے بیان کی تھی۔اس نے کہا میں اپنے علم پر اعتماد رکھتا ہوں پس حضرت نے انجیل پڑھنی شروع کی اس نے کہا آپ ہی وہ ہیں جن کو میں پچاس سال سے تلاش کر رہا تھا اس کے بعد وہ ایمان لے آیا اور اس کا ایمان اچھا تھا اور وہ عورت بھی ایمان لے آئی جو اس کے ساتھ تھی۔ہشام معہ بریہہ (اور اس عورت کے) امام جعفر صادق کی خدمت میں

آئے اور وہ گفتگو بیان کی جو امام موسیٰ کاظم اور بریہہ کے درمیان ہوئی تھی۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ''بعض کی اولاد بعض سے ہے'' بریہہ نے کہا توریت وانجیل وغیرہ کا علم آپ کو کہاں سے حاصل ہوا؟ فرمایا: وہ وراثتاً ہم کو پہنچا ہے، ہم اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح وہ پڑھتے تھے اور ہم وہی کہتے ہیں جو وہ کہتے تھے، خدا ایسے شخص کو اپنی حجت قرار نہیں دیتا ہے جس سے کوئی سوال کیا جائے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۱، ص ۱۰۶)

وارثانِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۴۹۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وارث ہوئے سلیمان کے اور ہم وارث ہوئے محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے، بیشک ہمارے پاس توریت وانجیل وزبور کا علم ہے اور الواح موسیٰ کا بیان ہے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا۔ علم اسی کا نام ہے۔ فرمایا یہ وہ علم نہیں، علم وہ ہے جس کا تعلق ہر روز ہر گھڑی کے واقعات سے ہے۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۳، ص ۱۰۲)

امامِ زمانہ

۴۹۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا بے شک علم میں توارث ہوتا ہے کوئی عالم (مراد امام) نہیں مرتا جب تک اسی جیسا یا جیسا اللہ چاہے اس کی جگہ پر قائم نہ ہو جائے۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۷، ص ۱۰۰)

میراثِ علم

۴۹۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا وہ علم جو آدمؑ لے کر آئے تھے، اٹھا نہیں لیا گیا۔ علم میراث میں چلتا ہے علی علیہ السلام اس اُمت کے عالم تھے اور ہم ہیں اور ہم میں سے کوئی عالم جب مرتا ہے تو اس

کے خاندان سے دوسرا اس کی جگہ پر آتا ہے جس کا علم بھی ویسا ہی ہوتا ہے یا خدا جتنا چاہے اور دے دے۔ (اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر۲، ص۹۸)

فضیلتِ اہلبیت علیہم السلام

۴۹۴۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا، ہم اہلبیت شجرہ نبوت مقامِ رسالت اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ، رحمت کا گھر اور علم کی کان ہیں۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر۲، ص۹۷)

امامت

۴۹۵۔راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیہ ''الذین قالوا ربنا اللہ الخ'' کے متعلق فرمایا حضرت نے اس سے مراد ہے آئمہ کی امامت پر یکے بعد دیگرے ایمان لانا۔ ملائکہ ان پر نازل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں نہ آئیندہ کا خوف کرو نہ پچھلی باتوں کا غم، تم کو اس جنت کی بشارت دی جاتی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ (اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر۲، ص۹۶)

اعمال اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۴۹۶۔راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ اعمال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے نیکوں اور بدوں سب کیلئے پیش کئے جاتے ہیں۔ (اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر۶، ص۹۵)

علمِ الٰہی

۴۹۷۔راوی کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے پاس وہ چیز ہے کہ ہم اس کی وجہ سے لوگوں کے محتاج نہیں بلکہ لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس ایک

کتاب ہے جس کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لکھوایا حضرت نے لکھا، اس میں حلال وحرام کا ذکر ہے ہم جانتے ہیں اس امر کو جسے تم شروع کرتے ہو اور جانتے ہیں جب تم ختم کرتے ہو۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۶، ص ۱۲۶)

اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۴۹۸۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ امر حق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سپرد کیا تا کہ وہ ان کی اطاعت کو دیکھیں پھر یہ آیت پڑھی۔

''رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو تم کو دیں لے لو، اور جس امر سے منع کریں اس سے باز رہو''۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۳، ص ۱۶۷)

علمِ امام

۴۹۹۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارا علم تین قسم کا ہے اول زمانہ ماضی کا علم (جو ایک امام سے دوسرے امام کو ملتا ہے) دوسرے باقی ماندہ علم (جو قرآن سے ماخوذ ہوتا ہے) جو کتاب خدا میں لکھا ہوا ہے تیسرے حادث (جو روزمرہ کی تبدیلیوں کے متعلق شب قدر میں حاصل ہوتا ہے) وہ دلوں میں ڈالا جاتا ہے یا فرشتہ کی آواز کانوں میں آتی ہے اور یہ ہمارے علم کی سب سے بہتر صورت ہے اور ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۱، ص ۱۶۴)

علی علیہ السلام اور علم

۵۰۰۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس دو انار لائے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان میں سے ایک کھا لیا اور دوسرے کے ٹکڑے کئے آدھا خود کھایا اور آدھا علیؑ کو کھلایا اور فرمایا۔ اے بھائی تم جانتے ہو یہ دونوں انار کیا تھے۔ حضرت علی علیہ السلام نے کہا نہیں۔

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: پہلے نبوت کا تھا، تمہارا اس میں حصہ نہیں، دوسرا علم کا تھا اس میں تم میرے شریک ہو۔ میں (راوی) نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے شریک تھے؟ امام نے فرمایا: خدا نے جو علم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تعلیم کیا اس کے متعلق حکم دیا کہ علی علیہ السلام کو بھی تعلیم دیں۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۱، ص ۱۶۲)

امام رضا علیہ السلام کی قبر

۵۰۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اپنے خادم مسافر سے اے مسافر! اس کاریز میں مچھلیاں ہیں؟ میں نے کہا، ہاں، آپؑ پر فدا ہوں۔ فرمایا: میں نے شب گزشتہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خواب میں یہ کہتے سنا۔ اے علیؑ جو ہمارے پاس ہے (بہشت) وہ تیرے لئے بہتر ہے۔ یہ اشارہ تھا اس طرف کہ جب حضرت کی قبر کھودی گئی تو اس میں پانی نکلا جس میں مچھلیاں تھیں۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۶، ص ۱۵۶)

امام زین العابدین کا انتقال

۵۰۲۔ جس رات کو حضرت علی بن الحسین کا انتقال ہوا، امام محمد باقر علیہ السلام پینے کیلئے پانی لائے اور کہنے لگے بابا جان، یہ پانی پی لیجئے۔ فرمایا: بیٹا، اسی رات میری روح قبض ہوگی، یہ وہی رات ہے جس میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انتقال فرمایا تھا۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۳، ص ۱۵۵)

علمِ امام

۵۰۳۔ امام رضا علیہ السلام سے ایک مرد فارسی نے پوچھا کیا آپ غیب جانتے ہیں؟ فرمایا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب ہمارا علم کشادہ ہوتا ہے (الہام سے یا فرشتہ کے خبر دینے سے) تو ہم جانتے ہیں اور جب ایسا نہیں ہوتا تو ہم نہیں جانتے۔ فرمایا: اللہ نے اپنا بھید

سونپا جبرئیل کو اور جبرئیل نے رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اور انہوں نے جس کو چاہا سپرد کیا۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۱، ص ۱۵۰)

صحیفہ فاطمہ علیہا السلام

۵۰۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا: لوگ کہتے ہیں کہ ام سلمہؓ کو آنحضرتؐ نے ایک مہر شدہ صحیفہ دیا تھا۔ فرمایا: جب رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا انتقال ہوا تو حضرت علیؑ ان کے علم اور ہتھیار اور ان تمام چیزوں کے جو انبیاء سے آپ تک پہنچی تھیں مالک ہوئے۔ آپ کے بعد امام حسنؑ وارث ہوئے اور انکے بعد امام حسینؑ اور جب ان کو کربلا میں ان تبرکات کے ضائع ہونے کا خوف ہوا تو یہ اشیاء ام سلمہؓ کے سپرد کیں ان کے بعد وہ سب چیزیں علی بن الحسین کو ملیں، اُن سے مجھ کو (امام جعفر صادق علیہ السلام) پھر فرمایا میرے بعد تم کو ملیں گی۔ (اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۷، ص ۱۱۷

حضور کا ترکہ

۵۰۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے ترکہ میں چھوڑا ایک تلوار ایک زرہ ایک چھوٹا نیزہ، ایک پالان شتر، ایک چت کبرا خچر اور ان سب کے وارث ہوئے علی بن ابی طالب علیہ السلام۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۳، ص ۱۱۶)

ذوالفقار

۵۰۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ذوالفقار شمشیر کہاں سے آئی تھی؟ فرمایا جبرئیل علیہ السلام آسمان سے لائے تھے اور اس کا قبضہ چاندی کا تھا اور وہ میرے پاس ہے۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۵، ص ۱۱۶)

تبرکاتِ انبیاء

۵۰۷۔راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ الواحِ موسیٰ ہمارے پاس ہیں عصائے موسیٰ ہمارے پاس ہے اور ہم انبیاء کے وارث ہیں۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر۳، ص۱۱۳)

علمِ امام کا منبع

۵۰۸۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو علم خدا کی طرف سے آتا ہے اس کی ابتداء رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے ہوتی ہے۔ پھر امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آتا ہے پھر ایک کے بعد دوسرے کی طرف تا کہ ہمارے آخر کا علم ہمارے اول کے علم سے زیادہ نہ ہو۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر۴، ص۱۴۸)

امامتِ حسنین علیہم السلام

۵۰۹۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ حسن و حسین علیہم السلام کے بعد امامت آئندہ کبھی دو بھائیوں کو نہ ملے گی۔ امام حسینؑ کے بعد یہ سلسلہ علی بن الحسینؑ سے چلا۔ خدا فرماتا ہے کتاب خدا میں نبی کے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں۔ پس علی بن الحسینؑ کے سلسلے کے بعد یہ سلسلہ اولاد در اولاد چلتا رہا۔ (اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر۱ ص۱۹۹)

امامِ برحق کی شناخت

۵۱۰۔ابو بصیر سے مروی ہے میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ میں آپ پر فدا ہوں، امام کی شناخت کیسے ہوتی ہے؟ حضرت نے فرمایا: چند خصلتوں سے، اول وہ چیز جو اس کے پدر بزرگوار کی طرف سے ہوتی ہے اس سے اشارہ تھا اپنے نصب و تعین کے متعلق تا کہ یہ لوگوں حجت ہو۔

دوسرے جب اس سے سوال کیا جائے تو جواب دے اور اگر ابتدا سکوت ہو تو کل کی خبر دے اور ہر زبان میں کلام کرے۔ مجھ سے فرمایا: اے ابو محمد! یہاں سے اٹھنے سے پہلے ایک علامت تمہارے سامنے آنے والی ہے۔ تھوڑی دیر بعد ایک مرد خراسانی آیا اور اس نے عربی زبان میں گفتگو کی۔ حضرت نے اس کا جواب فارسی میں دیا۔ مرد خراسانی نے کہا میں نے یہ سمجھتے ہوئے عربی میں کلام کیا کہ آپ فارسی سے بخوبی واقف نہ ہوں گے فرمایا: سبحان اللہ اگر میں اچھی طرح جواب نہ دوں تو پھر تجھ پر میری فضیلت کیسی؟ پھر حضرت نے مجھ سے فرمایا: اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) امامؑ پر نہ کسی آدمی کا کلام پوشیدہ ہوتا ہے نہ پرندہ کا نہ چوپائے کا اور نہ کسی اور جاندار چیز کا۔ پس جس میں یہ خصوصیتیں نہیں وہ امام نہیں۔ (اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۷ ص ۱۹۸)

سیاستِ ائمہ معصومین علیہ السلام

۵۱۱۔ حمران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپ نے غور کیا حضرت علیؑ اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ علیہم السلام کے واقعات پر، ان کا نکلنا اور دین خدا کی حفاظت پر قائم رہنا اور جو مصیبت ان کو باغیوں اور شیاطین انس کے ہاتھ سے بصورت قتل اور غلبہ پہنچیں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے عمران! یہ امور قضا و قدر الٰہی سے متعلق ہیں۔ اسی کے حکم و مشیت سے ان کا اجراء ہوا ان امور کا علم ان کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذریعہ پہلے ہی ہو چکا تھا اس پر علی و حسن و حسین علیہم السلام قائم رہے اور جس کیلئے ہم میں سے خاموش زندگی کا حکم تھا، خاموش رہے۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۷ ص ۱۹۸)

امرِ امامت

۵۱۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہتے سنا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وصیت کرنے والا ہم میں سے جس کو چاہتا ہے وصیت کرتا ہے۔ بخدا ایسا نہیں ہے، بلکہ یہ عہد ہے اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا، ایک شخص کے بعد دوسرے کیلئے یہاں تک کہ امر امامت صاحب امرؑ تک منتہی

ہو۔(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۲ص۱۸۶)

امامت

۵۱۳۔فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق کہ ''اللہ حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل تک پہنچادو'' اس سے مراد امام ہیں کہ ہر امام اپنے بعد والے کو امانت الٰہیہ پہنچادے اور اس کے سوا دوسرے کو نہ دے اس سے پوشیدہ رکھے۔(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر۳ص۱۸۵)

مقامِ امام

۵۱۴۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم امر وفہم اور حلال وحرام میں ایک دوسرے کے قائم مقام ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام دونوں کو فضیلت حاصل ہے۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر۳ص۱۸۳)

اسرارِ امامت

۵۱۵۔راویوں نے بیان کیا کہ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امام اس کی زندگی کے آخری لمحے میں اپنے سے پہلے امام کے علوم کو جانتا ہے۔
(توضیح۔:یعنی جب امام رحلت فرمانے لگتا ہے تو وہ اپنے بعد پیدا ہونیوالے امام کو اسرار امامت تعلیم کرتا ہے)۔(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر۲ص۱۸۲)

روح کی تعریف

۵۱۶۔ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ ''یسئلونک عن الروح'' کے متعلق پوچھا فرمایا وہ اللہ کی ایک مخلوق ہے جبرئیل اور میکائیل سب سے عظیم ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی وہ آئمہ کے ساتھ ہے اور وہ اُلوہی قوتوں میں سے ایک ہے۔

(اصولِ کافی، کتاب الحجت، نمبر۳ ص۱۷۹)

اہلبیت علیہم السلام

۵۱۷۔راوی کہتا ہے میں نے سنا امام رضا علیہ السلام سے کہ کسی نے آپ سے ایک مسئلہ پوچھا فرمایا: اس سے تمہارا کیا مقصد ہے۔ یہ ابو جعفر امام محمد تقی علیہ السلام ہیں، میں نے ان کو اپنی جگہ بٹھایا ہے۔ ہم اہل بیت ہیں، ہمارے چھوٹے بڑوں کے وارث ہوتے ہیں، بے کم وبیش۔

(اصولِ کافی، کتاب الحجت، نمبر۲، ص۲۶۲)

امامتِ امام موسی کاظم علیہ السلام

۵۱۸۔راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام کاظمؑ کو ایک دن بلایا۔ ہم حضرت کے پاس تھے، ہم سے فرمایا: اپنے اس ساتھی کو جان لو میرے بعد تمہارا امام یہی ہے۔

(اصولِ کافی، کتاب الحجت، نمبر ح۲۴۲)

امامتِ امام زین العابدین علیہ السلام

۵۱۹۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب امام حسین علیہ السلام عراق کی طرف جانے لگے تو آپ نے ام سلمہؓ کو تحریریں اور وصیتیں سپرد کیں۔ جب امام زین العابدین علیہ السلام قید یزید سے رہا ہو کر آئے تو ام سلمہؓ نے وہ ان کے سپرد کیں۔

(اصولِ کافی، کتاب الحجت، نمبر ۳، ص۲۳۱)

مصحفِ فاطمہؑ

۵۲۰۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حسین بن علی علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی بیٹی فاطمہ کبریٰ کو بلایا اور ان کو ایک ملفوف تحریر اور وصیت نامہ دیا اور حضرت علی بن

الحسین علیہ السلام اس زمانہ میں مرض اسہال میں مبتلا تھے۔ پس فاطمہ نے وہ کتاب علی بن الحسین کو دی۔ پھر یہ کتابُ اللہ ہمارے پاس رہی۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا میں آپ پر فدا ہوں، اس میں کیا تھا؟ فرمایا: بنی آدم کی وہ تمام ضرورتیں جب سے آدم پیدا ہوئے ختم دنیا تک اس میں جرائم کی سزائیں بھی تھیں، یہاں تک کہ ایک چرکہ کی سزا بھی۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ا ص ۲۳۱)

علم اور علی علیہ السلام

۵۲۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے مرض و الموت میں میرے پاس میرے خلیل کو بلاؤ۔ پس دونوں بیبیوں نے اپنے اپنے باپ کو بلایا۔ جب ان کو رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دیکھا تو اپنا منہ پھیر لیا اور فرمایا میرے دوست کو بلاؤ۔ پس علیؑ کو بلایا گیا۔ حضرت ان پر جھکے اور باتیں کیں۔ جب علیؑ نکلے تو دونوں نے پوچھا آپؐ سے آپؐ کے خلیل نے کیا کہا، فرمایا: مجھے ہزار باب علم کے تعلیم کئے اور ہر باب سے ہزار باب میرے اور منکشف ہو گئے۔ (اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۴ ص ۲۱۷)

ولایتِ علی علیہ السلام

۵۲۲۔ ابو بصیر کہتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے کہا: آپ ولایت علیؑ کے متعلق بیان کریں، آیا یہ حکم اللہ کی طرف سے تھا یا رسول اللہ کی طرف سے تھا؟ یہ سن کر حضرت غصہ ہوئے، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ خوف کرنے والے تھے اس سے کہ خلاف حکم خدا کوئی حکم دیں بلکہ خدا نے اس امر ولایت کو بھی اسی طرح فرض قرار دیا ہے جس طرح نماز و زکوٰۃ اور حج کو۔ (اصول کافی، کتاب الحجت، جلد ۲، ح ۵ ص ۲۰۶)

دلیلِ ولادتِ امامِ زمانہ علیہ السلام

۶۲۳۔ابونصر ظریف خادم امام حسن عسکری علیہ السلام کہتا ہے کہ میں نے صاحب الامر علیہ السلام کو دیکھا۔(اصول کافی، کتاب الحجت، جلد۲، ح ۲۳ ص ۲۸۳)

امامِ زمانہ علیہ السلام

۵۲۴۔کنیز نیشاپوری سے مروی ہے کہ میں ابراہیم کے ساتھ کوہِ صفا پر کھڑی تھی کہ حضرت صاحب الامرؑ آئے اور ابراہیم کے پاس کھڑے ہوئے اور اُن سے حج کے مناسک کی کتاب لے لی اور ضروری مسائل ان کو بتائے۔(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر۶ ص ۲۸۱)

ولادتِ امامِ زمانہ علیہ السلام

۵۲۵۔راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے خبر دی جب زبیری (مقتدر عباسی) قتل کر دیا گیا کہ یہ سزا ہے اس کی جو اللہ سے گستاخی کرتا ہے اس کے اولیاء کے بارے میں اس کا خیال تھا کہ وہ مجھے قتل کریگا اور یہ سمجھتا تھا کہ میرا کوئی فرزند نہیں۔پس اس نے قدرت خدا کو کیسا دیکھا۔ حضرت کے ایک فرزند پیدا ہوئے جن کا نام آپ نے محمد رکھا۔یہ ولادت ۲۵۶ ہجری میں ہوئی۔ (اصول کافی، کتاب الحجت، جلد۲، ح۵ ص ۲۷۷)

امرِ امامت

۵۲۶۔راوی کہتا ہے کہ جب ابو جعفر محمد بن علی کا انتقال ہوا تو امام علی نقی علیہ السلام تشریف لائے آپ کیلئے کرسی لائی گئی، آپ اس پر بیٹھے اور آپ کے گرد آپ کے خاندان والے جمع تھے اور امام حسن عسکری علیہ السلام ایک طرف کھڑے تھے۔جب ابو جعفر کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے تو امام حسن عسکری علیہ السلام سے فرمایا: بیٹا، خدا کا شکر کرو کہ اس نے امر امامت کو عطا فرمایا۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، جلد۲، ح۵ص۲۷۲)

امامتِ امام محمد تقی علیہ السلام

۵۲۷۔راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپؑ کے فرزند ابو جعفر (امام محمد تقی علیہ السلام) درآنحالیکہ وہ کم سن تھے آئے۔ آپ نے فرمایا یہ وہ بچہ ہے جس سے زیادہ برکت والا ہمارے شیعوں کیلئے اور کوئی نہیں۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، جلد۲، ح۹ص۲۶۴)

امام کی معرفت

۵۲۸۔زرارہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ امام کو پہچان۔ جب تو نے پہچان لیا تو تقدم وتاخر کوئی نقصان نہ دے گا۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، جلد۲، ح۱ ص۳۶۱)

ظہورِ امام زمانہ کا وقت

۵۲۹۔راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قائم آل محمد علیہ السلام کے متعلق سوال کیا؟ حضرت نے فرمایا۔ ''جھوٹے ہیں وقت مقرّر کرنے والے''۔ ہم اہل بیت کوئی وقت مقرّر نہیں کرتے۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، جلد۲، ح ۳ ص۳۵۶)

ظہورِ امام زمانہ کا وقت

۵۳۰۔راوی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ محرم آیا اور اُس نے کہا مجھے بتایئے اس امر کے متعلق جس کا ہم انتظار کر رہے ہیں کہ وہ کب ہوگا۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ اے محرم، جنہوں نے وقت مقرّر کیا وہ جھوٹے ہیں اور ہلاکت پائی جلدی کرنے والوں

نے، نجات پائی، قضاوقدر تسلیم کرنے والوں نے۔

(اصولِ کافی، کتاب الحجت، جلد۲، ح ۲ص۳۵۵)

حاکمیتِ امام زمانہ علیہ السلام

۵۳۱۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب ظہور قائم آل محمد علیہ السلام ہوگا تو کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس کی گردن میں اس کا عہد، عقد یا بیعت نہ ہو۔

(اصولِ کافی، کتاب الحجت، جلد۲، ح ۲۷ص۳۰۲)

امام زمانہ علیہ السلام

۵۳۲۔اُم ہانی خواہر امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ ''قسم کھاتا ہوں۔آخر ہمسایہ پنہاں کی''۔امام نے فرمایا۔وہ ۲۶۰ھ (جوسن وفات امام حسن عسکری علیہ السلام ہے) اس شہاب ثاقب کی طرح ظاہر ہونگے جو اندھیری رات میں چمکے، پس اگر تم ان کا زمانہ پالوگی تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوجائیں گی۔

(اصولِ کافی، کتاب الحجت، جلد۲، ح ۲۳ص۳۰۰)

غیبتِ امام زمانہؑ

۵۳۳۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قائمؑ آل محمد کی غیبتیں ہونگی (غیبت صغریٰ اور غیبت کبریٰ) وہ ہر غیبت میں حج کے زمانہ میں آئیں گے وہ لوگوں کو دیکھیں گے مگر لوگ ان کو نہ دیکھیں گے۔(اصولِ کافی، کتاب الحجت، جلد۲، ح ۱۳ص۲۹۶)

مومنین اور غیبتِ امام زمانہ علیہ السلام

۵۳۴۔راوی کہتا ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے۔حضرتؑ نے فرمایا کہ

صاحب ِ الامر علیہ السلام کیلئے غیبت ضروری ہے۔اس حالت میں دین سے تمسک رکھنے والا (دشمنان دین کی مخالفت کے باعث) ایسا ہوگا جیسے خاردار درخت پر ہاتھ کھینچنے والا، پھر حضرت نے سر جھکایا اور فرمایا صاحب امر امامت کیلئے غیبت ضروری ہے۔ بندہ کو چاہیئے کہ خدا سے ڈرے اور اپنے دین سے تمسک رکھے۔(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ا ص ۲۹۰)

اقرارِ امام زمانہ

۵۳۵۔میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا: کیا امر امامت کا انکار کرنے والا آپ میں سے ہو یا غیر دونوں برابر ہیں؟ فرمایا: جو ہم میں سے ہوگا، اس منکر کا دوہرا گناہ ہوگا اور جو نیکی کرنے والا ہوگا اس کی نیکیاں دوہری ہونگی۔(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۴ ص ۳۷۴)

دوناعذاب

۵۳۶۔میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔، مجھے بتایئے اولاد فاطمہ ؑ میں سے جو شخص آپ سے عناد رکھتا ہے اور آپ کے حق کا عارف نہیں کیا وہ عذاب میں لوگوں کے برابر ہے؟ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا: اس کو دوناعذاب ہوگا۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۲ ص ۳۷۳)

کُفر کی موت

۵۳۷۔راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا: کیا جو اس حال میں مرگیا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مریگا؟ فرمایا: ہاں، میں نے کہا جہالت کی موت یا جاہلیت کی موت، بغیر معرفت امام،؟ فرمایا: کفر و نفاق و ضلالت کی موت۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۳ ص ۳۷۳)

آئمہ معصومین علیہم السلام

۵۳۸۔راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا اس آیت کے متعلق، ''میرے رب نے ظاہری اور باطنی تمام فواحش کو حرام کر دیا''۔حضرت نے فرمایا۔قرآن میں ظاہر و باطن دو چیزیں، قرآن میں وہ تمام چیزیں جو حرام کی گئی ہیں ظاہری صورت میں ہیں اور باطن میں مراد آئمہ جور ہیں۔اور جن چیزوں کے حلال ہونے کا ذکر قرآن میں ہے وہ ظاہری صورت ہے باطن میں سے مراد آئمہ حق ہیں۔(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۱۰ص ۳۶۶)

خدا کا شریک

۵۳۹۔ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے اپنے کو امام منصوص من اللہ شریک قرادیا درآنحالیکہ خدا کی طرف سے اس کیلئے امامت نہیں تو اس نے اپنے آپ کو خدا کا شریک قرار دیا۔ (اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر۶ص ۳۶۵)

غلط دعویٰ امامت

۵۴۰۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے دعویٰ امامت کیا درآنحالیکہ وہ اس کے اہل سے نہیں تو وہ کافر ہے۔(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر۲ص ۳۶۴)

معرفتِ امام

۵۴۱۔راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جو اس حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہیں، وہ کفر کی موت مرا اور جو اس حالت میں مرا کہ اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا تو تقدم و تاخر اس کے لئے مفر نہیں اور جو اس حال میں کہ وہ اپنے امام کا عارف تھا تو وہ اس کے برابر ہے جو قائمؑ آل محمد کے خیمہ میں ہو(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر۵ص ۳۶۳)۔

طینتِ شیعہ

۵۴۲۔ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے ہمیں علّیین سے پیدا کیا اور ہمارے شیعوں کے قلوب کو اسی مٹی سے پیدا کیا جس سے ہم کو پیدا کیا اور دوسری مٹی سے یہی وجہ ہے کہ ان کے دل ہماری طرف مائل ہیں کیونکہ وہ ہماری مٹی سے بنے ہیں پھر یہ آیت تلاوت کی۔ ''نیکوں کی کتاب علّیین میں ہے اور تم کیا جانو۔ علیین کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے جس کے گواہ مقرب لوگ ہیں'' اور ہمارے دشمن سجین سے پیدا کئے گئے ہیں اور ان کے مریدوں کے دل انہی کی مٹی سے اور بدن اور مٹی سے، اسی لئے ان کے دل ان کی طرف مائل ہیں پھر یہ آیت پڑھی ''کتاب فجار سجین میں ہے اور تم کیا جانو سجین کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے''۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر۴ص۳۹۶)

امام کا مرتبہ

۵۴۳۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السّلام نے امام اپنی ماں کے پیٹ سے کلام سنتا ہے اور جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے شانوں پر لکھتا ہے ''آیہ تمت کلمۃ ربک الخ''۔ جب امر امامت اس کی طرف منتقل ہوتا ہے تو خدا اس کے لئے عمود نور پیدا کرتا ہے جس سے وہ ہر شہر کے لوگوں کا اعمال دیکھتا ہے۔(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر۱۴ص۳۹۳)

اصول کافی جلد سوئم

سے منتخب احادیث

۵۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدفین

۵۴۴۔ فرمایا امام محمد باقرؑ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: ''تم مجھ کو اس حجرہ میں دفن کرنا اور میری قبر چار انگشت بلند کرنا اور اس پر پانی چھڑکنا۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۳۶/۲۶)

مددگارِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۵۴۵۔ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے جب حضرت ابوطالب کا انتقال ہوگیا تو جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اب آپ مکہ سے نکل جایئے یہاں اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی مددگار نہیں اور قریش آپ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ پس حضرت تیزی کے ساتھ وہاں سے نکلے اور مکہ کے اس پہاڑ کے پاس آئے جس کو حجون کہتے ہیں۔
(اصول کافی، کتاب الحجت ر، نمبر ۳۱/۲۴)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور

۵۴۶۔ فرمایا صادق آلِ محمد نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب تار میں دیکھا جاتا تھا تو چاند کے ٹکڑے کی طرح ایک نور آپ سے ساطع ہوتا تھا۔ (اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۲۰/۱۸)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات

۵۴۷۔فرمایا حضرت امام محمد باقرؑ نے رسول اللہؐ میں تین خصوصیتیں ایسی تھیں جو دوسروں میں نہ تھیں۔ حضرتؐ کے سایہ نہ تھا۔ جب کسی راستے سے گزرتے تو تین روز تک وہاں خوشبو رہتی، تیسرے جب کسی حجر یا شجر کی طرف سے گزرتے تو وہ سجدہ کرتا تھا۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۱۱/۱۱)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہترین مخلوق

۵۴۸۔راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا: کیا رسول اللہؐ سردار اولاد آدم تھے؟ فرمایا، وہ تمام مخلوقِ الٰہی کے سردار تھے۔ خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہتر کوئی مخلوق پیدا نہیں کی۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۷/۱)

۵۴۔آئمہؑ معصومین علیہم السلام

آئمہؑ معصومین علیہم السلام

۵۴۹۔امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اولاد سے بارہ نقیب، نجیب، محدث اور مفہم ہوں گے اور ان کا آخر حق قائم کرنے والا ہوگا جو زمین کو عدل سے اتنا ہی زیادہ بھر دے گا جتنی وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۱۷۷/۱۸)

بائیس حج

۵۵۰۔راوی کہتا ہے کہ علی ابن الحسین کے متعلق امام محمد باقرؑ نے بیان کیا کہ ان کا ایک ناقہ تھا

جس پر آپ نے بائیس حج کئے تھے اور کبھی اس کو بھول کر کوڑا نہ مارا تھا۔ حضرت کی موت کے بعد ہمیں اس کا پتہ نہ چلا کہ کہاں چلا گیا۔ ایک نوکر نے خبر دی کہ ناقہ گھر سے نکل کر علی بن الحسین کی قبر پر پہنچا اور دونوں گھٹنے قبر پر رکھ کر اپنی گردن قبر پر ملنے لگا اور وہ دردناک آوازیں نکال رہا تھا۔ میں نے نوکروں سے کہا: جاؤ اس کو میرے پاس لے آؤ، قبل اس کے کہ مخالفوں کو اس کی اطلاع ہو یا وہ اس کو دیکھیں، یہ بھی فرمایا کہ اس نے قبر کو اس سے پہلے نہیں دیکھا۔

(اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۲/۵۷)

شہادتِ امام حسن علیہ السلام

۵۵۱۔ ابوبکر حضرمی نے بیان کیا کہ جعدہ بنتِ اشعث نے امام حسن علیہ السلام کو اور آپ کی ایک کنیز کو زہر دیا، کنیز نے تو قے کر دی، لیکن امامؑ کے بطن میں وہ سرایت کر گیا جس سے جگر کے ٹکڑے ہو گئے اور آپ کا انتقال ہو گیا۔ (اصول کافی، کتاب الحجت، نمبر ۳/۴۶)

جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام اور بددعا

۵۵۲۔ فرمایا امام محمد باقر و امام جعفر صادقؑ نے کہ جب حضرت فاطمہؑ پر جو ظلم کرنا تھا کر چکے تو آپ نے (ظالم کا) گریبان پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور کہا: خدا کی قسم! اگر مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ بے گناہوں پر مصیبت نازل ہو جائے گی اور قہرِ الٰہی میں وہ بھی گھر جائیں گے تو میں ضرور بددعا کرتی اور خدا اسے جلد قبول کر لیتا۔ (اصول کافی، جلد سویم، کتاب الحجت، نمبر ۵/۴۲)

جناب فاطمہؑ کا غسل میت

۵۵۳۔ روای کہتا ہے میں نے امام جعفر صادقؑ پوچھا، جناب فاطمہؑ کو کس نے غسل دیا؟ فرمایا: ''امیر المؤمنینؑ نے''۔ حضرت کا یہ فرمانا مجھ پر گراں گزرا۔ فرمایا: جو میں نے کہا تم اس سے دل تنگ ہوئے۔ میں نے کہا، ہاں، ایسا ہی ہے۔ فرمایا دل تنگ نہ ہو، وہ صدیقہ تھیں، نہیں

غسل دے سکتا تھا ان کو مگر صدیق، کیا ایسا نہیں ہوا کہ مریم کو غسل دیا حضرت عیسیٰ نے۔
(اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الحجت، نمبر ۴/۴۱)

شہادتِ جناب فاطمہ علیہا السلام

۵۵۴۔امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت فاطمہؑ رسول اللہؐ کے بعد ۷۵ دن زندہ رہیں اور باپ کے غم میں بے حد ملول ومحزوں تھیں، جبرئیلؑ آ کر تسلی ودلاسا دیتے تھے اور ان کا دل بہلاتے تھے اور باپ کے حالات بتاتے اور اُن کے مقام کی خبر دیتے اور آگاہ کرتے اُن واقعات سے جو اُن کی اولاد کو اُن کے بعد پیش آنے والے تھے، علیؑ اسے لکھ لیتے تھے۔
(اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الحجت، نمبر ۱/۳۹)

حضرت علی علیہ السلام کا دفن

۵۵۵۔فرمایا امام جعفر صادقؑ نے جب امیر المؤمنینؑ کا انتقال ہوا تو امام حسنؑ، امام حسینؑ اور دو اور شخص (ملائکہ) جنازہ لے کر نکلے تو چلتے ہوئے کوفہ کو داہنی طرف چھوڑا پھر زمینِ بلند کی طرف آئے اور مقام غریٰ تک پہنچے، یہاں دفن کر کے واپس آئے۔
(اصول کافی، کتاب الحجت، جلد سوئم، نمبر ۱۱/۳۸)

امام حسن عسکری علیہما السلام

۵۵۶۔ابو ہاشم کہتے ہیں کہ میں نے امام حسن عسکریؑ سے قید خانہ کی تکلیف اور بیڑی کی مصیبت بذریعہ تحریر بیان کی۔آپ نے جواب میں لکھا: آج دوپہر کو تم نماز ظہر اپنے گھر میں پڑھو گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا حضرت نے فرمایا تھا۔میں بہت تنگدست ہو رہا تھا، میں نے چاہا کہ خط لکھ کر کچھ دینار مانگوں مگر حیا دامنگیر ہوئی۔جب میں اپنے گھر آیا تو حضرت تشریف لائے اور سو دینار دے کر فرمایا، حیا اور رنج نہ کرو اور جب ضرورت ہوا کرے مانگ لیا کرو، انشاء اللہ

تمہیں مل جایا کرے گا۔(اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الحجت، نمبر ۱۳۱/۱۰)

علمِ امام

۵۵۷۔راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکریؑ نے ابوالقاسم اسحاق بن جعفر بن زبیری کو معتبر بادشاہ عباسی کے مرنے سے تقریباً بیس روز پہلے لکھا کہ اپنے گھر میں رہا کرو جب تک حادثہ ختم نہ ہو۔ جب بریحہ قتل کر دیا گیا تو اس نے لکھا کہ وہ حادثہ تو ختم ہو گیا۔اب کیا حکم ہے؟ فرمایا: وہ حادثہ نہیں ہے وہ دوسرا حادثہ ہے، پھر معتبر پر جو گزرتی تھی گزر گئی یعنی قتل کر دیا گیا۔
(اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الحجت، نمبر ۲/۱۲۷)

امام محمد تقی علیہ السلام

۵۵۸۔مطرفی کہتا ہے امام رضاؑ کا انتقال ہو گیا اور میرے اوپر چار ہزار درہم قرض تھے۔ میں نے دل میں کہا کہ یہ میرا مال گیا۔امام محمد تقیؑ نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ امام رضاؑ کا انتقال ہو گیا ہے اور تمہارے ان پر چار ہزار درہم ہیں وہ لے جاؤ۔ میں گیا تو حضرتؑ نے اس مصلے کو اٹھایا جس پر بیٹھے تھے اس کے نیچے اتنے ہی درہم تھے، حضرت نے وہ میرے حوالے کیئے۔
(اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الحجت، نمبر ۱۱/۱۱۱)

فضیلتِ امام

۵۵۹۔راوی کہتا ہے میرے ایک دوست نے مجھے خبر دی کہ حضرت امام رضاؑ کے پاس کوئی بہت سا مال لے کر آیا۔آپ نے اظہار مسرت نہ کیا۔لانے والا رنجیدہ ہوا اور اپنے دل میں کہنے لگا: میں اتنا مال لایا، حضرت اس پر خوش نہ ہوئے۔آپؑ نے غلام سے فرمایا: طشت اور پانی لا۔اُس کے بعد آپؑ کرسی پر بیٹھے اور غلام سے فرمایا: پانی ڈال۔آپ کی انگلیوں سے طشت میں سونا گرنے لگا۔پھر آپؑ نے اس شخص سے کہا جس پر خدا کا یہ فضل ہو اس کو کیا پرواہ ہے اس مال کی

جواس کے پاس لایا گیا ہے۔(اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الحجت، نمبر۱۰۱/۱۰)

وارثِ خلیل اللہ

۵۶۰۔راوی کہتا ہے کہ منصور نے حسن بن زید بن حسن بن ابی طالب کو جو منصور کی طرف سے حاکم حرمین تھا یہ حکم بھیجا کہ وہ جعفر بن محمد علیہ السلام کے گھر کو جبکہ وہ اس کے اندر ہوں جلا دیں، حسن نے آپؑ کے دروازہ اور دہلیز میں آگ ڈال دی۔ حضرت اس میں سے نکلے چلے آئے اور فرمایا میں ابراہیم خلیلؑ اللہ کا پوتا ہوں۔

(اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الحجت، نمبر۲/۶۷)

علمِ امام

۵۶۱۔علی بن محمد نے بیان کیا، آبہ کے ایک شخص نے اہل آبہ سے کچھ مال حضرت حجتؑ کی خدمت میں پہنچانے کیلئے لیا۔ چلتے وقت تلوار بھول گیا جب بقیہ مال حضرتؑ کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے لکھا۔اس تلوار کا کیا ہوا جو تم بھول آئے ہو؟

(اصول کافی جلد سوئم، کتاب الحجت، نمبر۲۰/۱۵۸)

نائبِ امام کا مقام

۵۶۲۔راوی کہتا ہے کہ مجھے صاحب الامرؑ کے وکیل حاجز کے بارے میں شک ہوا کہ یہ حضرت تک مال پہنچاتا ہے یا نہیں۔میں نے مال خمس و زکوۃ کو جمع کیا تا کہ حضرت تک پہنا دوں۔چنانچہ میں سامرہ پہنچا۔حضرت کا حکم آیا کہ شک کا محل نہیں، نہ ہمارے بارے میں، نہ اس شخص کے بارے میں جس کو ہم اپنے حکم سے اپنا قائم مقام بنائیں۔پس جو کچھ تمہارے پاس ہے حاجز بن یزید کو دے دو۔

(اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الحجت، نمبر۱۴/۱۵۵)

ولادتِ امام عصر علیہ السلام

۵۶۳۔راوی کہتا ہے کہ جب زبیری (مہتدی بادشاہ عباسی) قتل کر دیا گیا تو امام حسن عسکریؑ نے فرمایا: یہ سزا ہے اس شخص کی جو اولیائے خدا پر تہمت لگاتا ہے، اُس نے گمان کیا تھا کہ وہ مجھے قتل کرے گا اور یہ کہ میرا کوئی فرزند نہیں۔اس نے دیکھ لیا کہ خدا کو کیسی قدرت ہے۔راوی کہتا ہے اللہ نے ان کو بیٹا دیا جس کا نام انہوں نے (م۔ح۔م۔د)۔رکھا یہ ولادت ۲۵۶ میں ہوئی۔(اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الحجت، نمبر ۱/۱۴۱)

شبِ قدر اور امام زمانہ

۵۶۴۔امام محمد تقیؑ سے مروی ہے کہ جناب امیرؑ نے ابن عباس سے فرمایا کہ شب قدر ہر سال ہوتی ہے اور اس رات کو تمام سال کے احکام نازل ہوتے ہیں پس رسولؐ کے بعد اولیائے امر ہونے چاہئیں۔ابن عباس نے پوچھا وہ کون ہیں؟ فرمایا: میں اور گیارہ امام میرے صلب سے محدث ہوں گے۔(اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الحجت، نمبر ۱۱/۱۷۵)

() آئمہ معصومین علیہم السلام

۵۶۵۔جابر بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ میں جناب فاطمہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے سامنے ایک لوح تھی جس میں ان اوصیا کے نام تھے جو ان کی اولاد سے ہیں میں نے شمار کئے ہیں تین علی ان میں تھے اور تین محمد۔ (اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الحجت، نمبر ۹/۱۷۵)

علم امام علیہ السلام

۵۶۶۔علی بن محمد نے کہا ابن عجمی نے اپنا ثلث مال امام عصرؑ کی خدمت میں بھیجنے کیلئے نکالا اور حضرتؑ کو لکھا اور ثلث مال نکالنے سے پہلے اس میں سے کچھ مال اپنے بیٹے کو دے دیا تھا جس کا

نام ابوالمقدام تھا اور کسی کو اس پر مطلع نہیں کیا تھا۔ حضرت کے پاس جب مال پہنچا تو آپؑ نے تحریر فرمایا کہ وہ مال کہاں ہے جو ابوالقمد ام کو دے دیا ہے۔
(اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الحجت، نمبر ۲۶/۱۶۰)

۵۵۔قرضِ حسنہ

قرضِ حسنہ

۵۶۷۔اسحاق بن عمار نے امام موسیٰ کاظمؑ سے اس آیت کے متعلق پوچھا، "کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے وہ اس کو دو چند واپس کر دے گا اور اس کیلئے بہت بڑا اجر ہے"۔ فرمایا اس سے مراد امام تک مال پہنچاتا ہے۔ (اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الحجت، نمبر ۴/۱۸۳)

قولِ امامؑ

۵۶۸۔حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔: جب ہم کسی شخص کے بارے میں کچھ کہیں اور وہ اس میں نہ پائی جائے اور اس کے بیٹے یا پوتے میں پائی جائے تو اس سے انکار نہ کرو، بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔(اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الحجت، نمبر ۲/۱۸۰)

۵۶۔خمس

مصرفِ خُمس

۵۶۹۔امام محمد باقرؑ نے آیہ "واعلموا من غنمتم" کے متعلق فرمایا کہ خمس اللہ کا ہے اور رسولؐ کا اور ذوی القربیٰ کا۔ فرمایا اس سے مراد قرابت رسول اللہؐ اور خمس اللہ اور رسولؐ کا اور ہمارا۔
(اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الحجت، نمبر ۲/۱۸۶)

خمس

۵۷۰۔امام رضاؑ سے راوی نے سوال کیا ان چیزوں سے متعلق جو دریاؤں سے نکلتی ہیں جیسے موتی یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کی کتنی مقدار پر خمس ہے فرمایا: ان میں سے جب کسی کی قیمت ایک دینار تک پہنچ جائے تو اس میں خمس ہے۔

(اصول کافی، کتاب الحجت،، جلد سوئم نمبر ۲۱/۱۹۸)

خمس

۵۷۱۔حضرت امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ خزانوں کے متعلق کیا ہے؟ فرمایا: خمس ہے،۔پوچھا معدن کے متعلق کیا ہے؟ فرمایا: خمس، اسی طرح رانگا، تانبا اور لوہا ہے ہر معادنی چیز پر اسی طرح لیا جائے گا جیسے سونا چاندی پر لیا جاتا ہے۔

(اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الحجت، نمبر ۱۹/۱۹۷)

خمس اور مالِ غنیمت

۵۷۲۔ابوبصیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے ہر وہ جنگ جو مسلمان خدا کی وحدانیت اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر کریں گے تو اس کے مال غنیمت میں ہمارا پانچواں حصہ ہے اور کسی کیلئے حلال نہیں کہ وہ اس خمس کی کوئی شے خریدے جب تک وہ حق ہم تک پہنچے۔

(اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الحجت، نمبر ۱۴/۱۹۵)

خمس

۵۷۳۔سماعہ سے مروی ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے خمس کے متعلق سوال کیا۔فرمایا ہر اس شے میں ہے جس سے لوگ فائدہ پائیں کم ہو یا زیادہ۔

(اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الحجت، نمبر۱۹۴/۱۱)

خمس کی تقسیم اور امام

۵۷۴۔امام رضاؑ سے آیہ "واعلمو انما غنمتم الخ" کے متعلق کسی نے پوچھا اللہ کے سہم کا مالک کون ہے۔فرمایا رسول اللہؐ اور جو رسولؐ کا سہم ہے اس کا مالک امامؑ ہے۔کسی نے پوچھا اگر مستحقین کی ایک صنف کے زیادہ تعداد میں ہوں اور دوسری کم تو اس حالت میں تقسیم کی کیا ضرورت ہوگی۔فرمایا یہ امام کی رائے پر موقوف ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت ہوتا تھا۔حضرت اپنی رائے سے جتنا جس کو چاہتے تھے دیتے تھے۔پس یہی صورت امام کیلئے ہے۔

(اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الحجت، نمبر۱۹۳/۷)

اللہ کی رسّی

۵۷۵۔محمد بن اسلم نے امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ یہ (قرآن میں)''صبغتہ اللہ'' میں ''صبغہ'' سے مراد اسلام ہے اور فرمایا جو شیطان سے الگ رہا، اور اللہ پر ایمان لایا تو اس نے مضبوط رسّی کو پکڑ لیا۔فرمایا اس رسّی سے مراد ایمان ہے۔

(اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الایمان والکفر، نمبر۲۲۴/۳)

۵۷۔اسلام اور ایمان

تخلیقِ مومن

۵۷۶۔حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت جس کا نام مُزن ہے ۔جب خدا کسی مومن کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس سے ایک قطرہ ٹپکا دیتا ہے پس اس سے جنت میں جو نباتات یا پھل پیدا ہوتا ہے اس کو عالم ارواح میں جو کوئی مومن یا کافر کھاتا ہے اس کے

صلب سے خدا مومن کو اس دنیا میں پیدا کرتا ہے۔
(اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الایمان والکفر، نمبر ۱/۲۲۳)

توحید اور فطرت

۵۷۷۔ ہشام بن سالم نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا۔ کیا ہے وہ فطرت جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا۔ فرمایا وہ توحید ہے۔ (اصول کافی، جلد سوئم، کتاب الایمان والکفر، نمبر ۱/۲۲۰

میثاق

۵۷۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادقؑ نے رسول اللہ ﷺ سے کسی نے پوچھا آپ کو اولاد آدم پر کس وجہ سے سبقت ہوئی؟ فرمایا جب خدا نے نبیوں سے میثاق لیا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنا کر کہا، کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا ہاں، میں ان میں سے سب سے پہلے جواب دینے والا تھا۔ (اصول کافی، کتاب الایمان والکفر، نمبر ۳/۲۱۹)

اسلام کی بنیادیں

۵۷۹۔ امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

۱۔ نماز،

۲۔ زکوٰۃ،

۳۔ روزہ،

۴۔ حج

۵۔ اور ولایت اور کسی کا ان میں سے اس طرح اعلان نہیں کیا گیا جس طرح ولایت کا اعلان روز غدیر پر کیا گیا تھا۔ (اصول کافی، کتاب الایمان والکفر، نمبر ۸/۲۳۵)

ایمان کی حدود

۵۸۰۔راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ سے کہا۔ مجھے حدود ایمان سے آگاہ کیجئے۔فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ سے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور حضرت جو کچھ خدا کی طرف سے لائے اس کا اقرار اور پنجگانہ نماز اور زکوۃ دینا اور ماہِ رمضان کا روزہ اور بیت اللہ کا حج اور ہمارے ولی کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے عداوت رکھنا اور صادقین کے ساتھ رہنا۔(اصول کافی، کتاب الایمان والکفر ۲/۲۳۱)

قلبِ سلیم

۵۸۱۔راوی نے امامؑ سے اس آیت کا مطلب پوچھا ''جس کو اللہ تعالیٰ نے قلبِ سلیم دیا''۔ فرمایا: قلب سلیم وہ ہے جس میں اللہ کے سوا دوسرا نہ ہو۔یہ بھی فرمایا، جس دل کے اندر شرک یا شک ہو وہ ساقط الاعتبار ہے۔زاہد فی الدنیا کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے دل آخرت کیلئے خالی ہو جائیں۔(اصول کافی، کتاب الایمان والکفر ،نمبر ۵/۲۲۷)

شریعت

۵۸۲۔امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایمان کو سات حصوں میں رکھتا ہے بر، صدق، یقین، رضا، وفا، علم، حلم، پھر ان لوگوں میں تقسیم کیا۔جس کو یہ ساتوں چیزیں مل گئیں وہ کام ہو گیا اور بار شریعت اٹھانے والا ہے پھر خدا نے کسی کو ایک حصہ دیا کسی کو دو اور کسی کو تین یہاں تک کسی کو سات، پھر حضرت نے فرمایا جس کو دو حصے ملے ہیں اس پر تیسرے کا بار نہ رکھو اس طرح تم عاجز بنا دو گے ان کو یہاں تک کہ حضرت نے سات تک یوں ہی بیان کیا۔
(اصول کافی، کتاب الایمان والکفر ،نمبر ۱/۲۶۹)

اسلام اور ایمان

۵۸۳۔بعض اصحاب نے صادق آلِ محمدؐ سے روایت کی ہے میں نے کہا اسلام کیا ہے؟ فرمایا اللہ کے دین کا نام اسلام ہے اور وہ دین خدا تم سے پہلے بھی تھا اور تم سے بعد بھی رہے گا۔ جس نے دینِ خدا ہونے کا اقرار کیا وہ مسلمان ہے اور جس نے احکام خدا پر عمل کیا وہ مومن ہے۔
(اصول کافی، کتاب الایمان والکفر، نمبر ۴/۲۶۳)

اصل ایمان

۵۸۴۔فرمایا: امام جعفر صادقؑ نے ایمان یہ ہے کہ خدا کی اطاعت کی جائے اس کی معصیت نہ کی جائے۔(اصول کافی، کتاب الایمان والکفر، نمبر ۳/۲۵۵)

تفکر کیا ہے؟

۵۸۵۔امام جعفر صادقؑ سے پوچھا، لوگ بیان کرتے ہیں کہ ایک گھڑی کا تفکر بہتر ہے تمام رات کھڑے ہوکر عبادت کرنے سے۔ میں نے کہا تفکر کی صورت کیا ہے؟ فرمایا: جب کسی خرابے یا گھر کی طرف سے گزرے تو کہے تیرے ساکن کہاں گئے تیرے بنانے والے کیا ہوئے۔تو بولتا کیوں نہیں؟۔(اصول کافی، کتاب الایمان والکفر، نمبر ۲/۲۸۸)

یقین

۵۸۶۔وشا سے مروی ہے کہ امام رضاؑ نے فرمایا: ایمان پر فوقیت رکھتا ہے ایک درجہ اور تقوی ایمان سے ایک درجہ بلند ہے اور یقین تقوی سے ایک درجہ بلند ہے اور لوگوں میں کوئی شے یقین سے کم نہیں تقسیم ہوئی۔
(اصول کافی، کتاب الایمان والکفر، نمبر ۲/۲۸۳)

ایمان کے ارکان

۵۸۷۔حضرت ابی عبداللہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے امیر المؤمنینؑ سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا: ایمان کے چار رکن ہیں خدا پر توکل، ہر امر کو خدا کے سپرد کرنا، حکم خدا پر راضی ہونا اور امرِ خدا کو تسلیم کرنا۔ (اصول کافی، کتاب الایمان والکفر، نمبر ۲/۲۷۷)

اسلام کی بنیادیں

۵۸۸۔فرمایا امام جعفر صادقؑ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام عریاں ہے ان کا لباس حیا ہے ان کی زینت وقار اس کی مروت عملِ صالح ہے اس کا عمار (ستون) پرہیز گاری ہے اور ہر شے کیلئے بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد ہم اہلبیتؑ کی محبت ہے۔ایسی ہی حدیث امام جعفر صادقؑ نے بیان کی۔ (اصول کافی، کتاب الایمان والکفر، نمبر ۲/۲۷۵)

زہد کیا ہے؟

۵۸۹۔فرمایا امام زین العابدینؑ نے زہد کے دس جز ہیں اعلیٰ درجہ زہد کا ادنیٰ درجہ تقویٰ کا اور ورع کا اعلیٰ درجہ ادنیٰ درجہ ہے یقین کا اور اعلی درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے رضا کا۔
(اصول کافی، کتاب الایمان والکفر، نمبر ۱۰/۲۹۹)

صدیقوں کی تعریف

۵۹۰۔فرمایا ابوعبداللہؑ نے کہ خدا نے فرمایا (حدیث قدسی) میں اپنے بندہ مومن کو جس کام میں لگاتا ہوں وہ اس کیلئے بہتری کا باعث ہوتا ہے۔پس اس کو چاہئے کہ وہ میری مشیت پر راضی ہو، میرے امتحان میں صبر کرے اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرے ایسے بندہ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صدیقوں میں لکھوں۔ (اصول کافی، کتاب الایمان والکفر، نمبر ۶/۲۹۷)

اصولِ کافی جلد چہارم

سے منتخب احادیث

۵۸۔اخلاق

ایمان کی حلاوت

۵۹۱۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے: خیر سب کی سب ایک گھر میں ہے جس کی کنجی زہد فی الدنیا ہے۔ پھر فرمایا رسول اللہؐ نے کہ کوئی شخص ایمان کی حلاوت اپنے قلب میں نہ پائے گا جب تک غذائے دنیا سے بے پروانہ ہو اور حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا: جب تک دنیا سے بے رغبت نہ ہوں دلوں پر حرام ہے کہ وہ حلاوت ایمان کو پائیں۔ (اصول کافی جلد چہارم، ص۱۰، ح۲)

محبت اور بُغض

۵۹۲۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی دین کی محبت میں کسی سے بغض یا محبت نہیں رکھتا اس کا دین ہی نہیں ہے۔ (اصول کافی جلد چہارم، ص۹، ح۱۶)

محبت کا ثواب

۵۹۳۔فرمایا امام محمد تقی علیہ السلام نے اگر کوئی شخص کسی سے قربۃً الی اللہ محبت کرے تو اللہ اس کو اس محبت کا ثواب عطا کریگا اگرچہ اس کا محبوب علم الٰہی میں دوزخی ہو اور اگر کسی سے قربۃً الی اللہ بغض رکھے تو اللہ اس کو اس کا ثواب دے گا اگرچہ اس کا دشمن اہل جنت ہی سے ہو۔

(اصول کافی جلد چہارم، ص۸، ح۱۲)

اللہ کے لئے محبت

۵۹۴۔فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: خوشنودی خدا کیلئے محبت کرنے والے روز قیامت زبرجد سبز کی زمین پر عرش الٰہی کے سایہ میں ہونگے اور دونوں ہاتھ ان کے داہنے ہاتھ کی طرح قوی ہونگے ان کے چہرے سفید ہونگے اور سورج سے زیادہ چمکدار ان کی منزلت پر ہر ملک مقرب اور ہر نبی مرسل کریگا۔لوگ پوچھیں گے یہ کون ہیں؟ کہا جائیگا یہ وہ لوگ ہیں جو رضائے الٰہی کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔

(اصول کافی جلد چہارم،ص ۷،ح ۷)

ایمان کی رسّی

۵۹۵۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا ایمان کی کونسی رسّی زیادہ مضبوط ہے۔انہوں نے فرمایا۔رسول اللہؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔بعض نے کہا نماز، بعض نے کہا زکوٰۃ، بعض نے کہا روزہ، بعض نے کہا حج اور عمرہ، بعض نے کہا جہاد، رسول اللہؐ نے فرمایا جو کچھ تم نے کہا یہ فضیلت ہے لیکن یہ سب سے زیادہ مضبوط رسّی نہیں، سب سے زیادہ مضبوط رسّی ''حب فی اللہ و بغض فی اللہ'' اور ''اولیائے خدا کو دوست رکھنا' اور ''ان کے دشمنوں سے بغض رکھنا'' ہے۔(اصول کافی جلد چہارم،ص ۶،ح ۶)

اصفیائے خدا

۵۹۶۔فرمایا رسول اللہؐ نے مومن کا مومن کو خوشنودی خدا کیلئے دوست رکھنا ایمان کی سب سے بڑی شاخ ہے۔آگاہ ہو جس نے خوشنودیِ خدا کیلئے کسی سے محبت یا بغض رکھا یا عطا کیا یا منع کیا تو وہ شخص اصفیائے خدا میں سے ہے۔(اصول کافی جلد چہارم،ص ۵ ،ح ۳)

دنیا کی حقیقت

۵۹۷۔رسول اللہؐ نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا سروکار۔میری اور اس کی مثال ایک سوار کی سی ہے جسے گرم دن میں ایک درخت مل جائے اور وہ اس کے نیچے قیلولہ کرے۔کچھ دیر آرام کے بعد اسے چھوڑ دے۔(اصولِ کافی جلد چہارم، ۱۸/۱۹)

حقیقی طلب

۵۹۸۔فرمایا رسول خداؐ نے طلبِ دنیا میں نقصانِ آخرت ہے اور طلبِ آخرت میں نقصان دنیا ہے اور دنیا کا نقصان آخرت کے نقصان سے بہتر ہے۔(اصولِ کافی جلد چہارم،ص۱۴،ح۱۲)

دنیا کی قیمت

۵۹۹۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ گزرے ایک ایسے مردہ بکری کے بچہ کی طرف سے جس کے کان کٹے ہوئے تھے اور وہ مزبلہ میں پڑا ہوا تھا اپنے اصحاب سے فرمایا اس کی کیا قیمت ہوگی؟ انہوں نے کہا اگر یہ زندہ ہوتا تو ایک درہم اس کی قیمت نہ ہوتی اور اب تو قیمت کا کوئی سوال ہی نہیں۔حضرتؐ نے فرمایا: خدا کی قسم!یہ دنیا،خدا کے نزدیک اہلِ دنیا کیلئے اس سے زیادہ ذلیل ہے۔(اصولِ کافی جلد چہارم،ص۱۲ ،ح۹)

دنیا میں پسندیدہ بات

۶۰۰۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے رسول اللہؐ کو دنیا سے کوئی چیز اس سے زیادہ پسند نہیں آئی کہ وہ بھوکے رہیں اور خدا سے ڈرتے رہیں۔(اصولِ کافی جلد چہارم،ص ۱۱،ح۷)

زہد اور اخلاق

۶۰۱۔فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے دین میں سب سے زیادہ مددگار اخلاق میں زہد فی الدنیا

ہے۔(اصول کافی جلد چہارم،ص ۱۰ ،ح۷)

اسلام اور معاش

۶۰۲۔رسول اللہؐ نے فرمایا خوشخبری اس کیلئے جو اسلام لایا اور اس کی معاش بقدرت رہی۔
(اصول کافی جلد چہارم،ص ۲۷،ح۲)

غنی کون؟

۶۰۳۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا جو غنی بننے کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ جو اللہ کے یدِ قدرت میں ہے اس پر اعتماد کرے، نہ کہ جو بندوں کے ہاتھ میں ہے۔
(اصول کافی جلد چہارم،ص ۲۵ ،ح۸)

قناعت

۶۰۴۔فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو رزقِ قلیل پر قناعت نہیں کرتا اور زیادہ چاہتا ہے تو نہیں کافی ہوتا اس کو مگر عمل کثیر، اور جس نے قناعت کی رزقِ قلیل پر تو اس کیلئے کافی ہوگا عملِ قلیل۔
(اصول کافی جلد چہارم،ص ۲۴،ح ۵)

بے نیازی

۶۰۵۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جس نے ہم سے کچھ مانگا ہم نے اسے دیا اور جس نے بے نیازانہ ترکِ طلب کیا خدا نے اسے بے نیاز بنا دیا۔
(اصول کافی جلد چہارم،ص ۲۳،ح۲)

دنیا کیا ہے؟

۶۰۶۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے دنیا کی مثال سمندر کے پانی کی سی ہے۔ پیاسا جتنا پیئے پیاس

بڑھتی ہی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ مرجاتا ہے۔(اصول کافی جلد چہارم،ص ۲۱ ،ح ۲۴)

انصاف کا پھل

۶۰۷۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو اپنے نفس سے دوسروں کے درمیان انصاف کرتا ہے خدا اس کی عزت کو زیادہ کرتا ہے۔

(اصول کافی جلد چہارم،ص ۳۳،ح۴)

ضابطۂ اخلاق

۶۰۸۔فرمایا علی بن الحسین نے کہ رسول اللہؐ نے اپنے خطبہ کے آخر میں فرمایا: خوشخبری ہو اس شخص کیلئے جس کے اخلاق پاکیزہ ہوں، جس کی طبیعت صاف ستھری ہو، باطنی کیفیات میں صلاحیت ہو اور ظاہری حالات میں حسن، اپنی ضرورت سے زیادہ مال راہ خدا میں خرچ کرے اور ضرورت سے زیادہ بات کرنے سے طبیعت کو روکے اور اپنے نفس کو چھوڑ کر دوسروں کے حقوق ادا کرے۔

(اصول کافی جلد چہارم،ص ۳۲ ،ح ۱)

نیکی اور شیطان

۶۰۹ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم نیکی یا صلۂ رحم کا ارادہ کرتے ہو تو دائیں بائیں دو شیطان آموجود ہوتے ہیں۔پس جلدی کرو تا کہ وہ دونوں تمہیں اس نیکی سے روک نہ دیں۔

(اصول کافی جلد چہارم،ص ۳۱ ،ح ۸)

نیکی میں عجلت

۶۱۰۔حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ خدا اس نیکی کو پسند کرتا ہے جو جلد کی جائے۔

(اصول کافی جلد چہارم،ص ۳۰ ،ح ۴)

حدیثِ قُدسی

۶۱۱۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیثِ قدسی میں فرمایا ہے کہ مومن بندوں میں میرے نزدیک قابلِ غبط وہ ہے جو صاحب نصیب ہو اور صلاحیت میں اچھا ہو، اپنے رب کی عبادت میں یعنی دل سے اللہ کی عبادت کرے، لوگوں میں ایسا گمنام ہو کہ اس کی طرف کوئی انگلی نہ اٹھائے۔اس کا رزق بقدر کفایت ہو وہ اس پر صبر کرے اور بہت جلد اس کو موت آ جائے تو اس کا ترکہ تھوڑا سا ہو اور اس پر رونے والے کم ہوں۔

(اصول کافی جلد چہارم، ص ۲۸، ح ۶)

صلۂ رحمی

۶۱۲۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ ؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا، یارسول اللہ، میرے خاندان والوں نے مجھ پر حملہ کیا، مجھ سے قطع رحم کیا مجھے گالیاں دیں، میں نے اُن سے میل جول ترک کر دیا۔فرمایا: اس صورت میں خدا تم سب کو چھوڑ دیگا۔اس نے کہا پھر میں کیا کروں؟ فرمایا جس نے قطع رحم کیا ہے اس سے صلۂ رحم کر، جس نے تجھے حق سے محروم کیا ہے اس پر بخشش کر اور جس نے تجھ پر ظلم کیا اس کو معاف کر، اگر تو نے ایسا کیا تو خدا کی طرف سے تیرے لئے ان پر غلبہ حاصل ہوگا۔(اصول کافی جلد چہارم، ص ۴۱، ح ۲)

صرف اللہ سے مانگو

۶۱۳۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی یہ چاہے کہ خدا سے جو مانگے وہ اس کو دے دے تو اسے چاہیئے کہ لوگوں سے بالکلیہ مایوس ہو کر اپنی امید کا پورا پورا تعلق خدا ہی سے رکھے۔جب اللہ اس کے دل کی بات معلوم کریگا تو پھر اس سے بندہ جو سوال کریگا وہ اسے پورا کریگا۔(اصول کافی جلد چہارم، ص ۳۸، ح ۲)

مومن اور انفاق

۶۱۴۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا جو اپنے مال میں سے فقیر کی مدد کرتا ہے اور وہ لوگوں اور اپنے نفس کے درمیان انصاف کرتا ہے تو وہ سچا مومن ہے۔

(اصولِ کافی جلد چہارم، ص ۳۷ ، ح ۱۷)

انصاف کا فائدہ

۶۱۵۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شخص دوسروں کے ساتھ انصاف کرتا ہے تو دوسرے اس کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔(اصولِ کافی جلد چہارم، ص ۳۵ ، ح ۱۲)

جنّت کا راستہ

۶۱۶۔جب حضرت رسول اللہ ؐ کسی جہاد کیلئے جا رہے تھے ایک بدو عرب نے آپ کے گھوڑے کی رکاب تھام کر کہا: مجھے کوئی ایسی بات بتایئے جس سے میں جنت میں داخل ہوں۔فرمایا اگر اس عمل کو دوست رکھتا ہے جس سے لوگ تیرے پاس آئیں تو اسی جذبے کے ساتھ تو ان کے پاس جا اور اگر اس کو پسند نہ کرے کہ لوگ تیری پاس آئیں تو تو ویسا برتاؤ ان کے ساتھ نہ کر۔پس رکاب چھوڑ کہ میں جاؤں۔(اصولِ کافی جلد چہارم، ص ۳۵، ح ۱۰)

صلۂ رحم کے فوائد

۶۱۷۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا جو خوش ہونا چاہے تاخیر موت پر زیادتی رزق پر، اس کو چاہیئے کہ صلۂ رحم کرے۔(اصولِ کافی جلد چہارم، ص ۴۴، ح ۱۶)

صلۂ رحم کے فوائد

۶۱۸۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا نیکیوں میں سب سے زیادہ از روئے

ثواب صلۂ رحم ہے۔(اصول کافی جلد چہارم،ص ۴۴،ح ۱۵)

موت میں تاخیر

۶۱۹۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے صلۂ رحم کرو اگرچہ پانی پلا کر ہی ہو اور صلۂ رحم کی نیز صورت یہ ہے کہ اپنے عزیز کی اذیت سے ہاتھ روکو، صلۂ رحم سے موت میں تاخیر ہوتی ہے اور خاندان والے محبت کرتے ہیں۔(اصول کافی جلد چہارم،ص ۴۳ ،ح ۹)

صلۂ رُحم کے فوائد

۶۲۰۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے صلۂ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے اور مال کو زیادہ کرتا ہے اور بلاؤں کو دور کرتا ہے اور اس کا حساب پیش خدا آسان کرتا ہے اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔
(اصول کافی جلد چہارم،ص ۴۱،ح ۴)

غیر مذہب اور صلۂ رُحم

۶۲۱۔راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے پوچھا کہ میرے کچھ قرابت دار ہیں جو مذہب امامیہ نہیں رکھتے کیا ان کا کوئی حق میرے اوپر ہے؟ فرمایا، ہاں، حق رحم کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی اور اگر وہ تمہارے ہم مذہب ہوں تو پھر ان کے دو حق ہیں ایک رشتہ داری دوسرے اسلام۔
(اصول کافی جلد چہارم،ص ۵۰،ح ۳۰)

صلۂ رُحم کے فوائد

۶۲۲۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ صلۂ رحم بجا لاؤ، اگرچہ سلام ہی سے کیوں نہ ہو۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اس اللہ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور اپنے ذوی الارحام سے صلۂ رحم کرو، بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے''۔(اصول کافی

جلد چہارم، ص ۴۷، ح ۲۲)

صلۂ رحم کے فوائد

۶۲۳۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے صلۂ رحم سے بڑھ کر کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھاتی اگر کسی کی عمر میں صرف تین سال باقی ہوں اور وہ صلۂ رحم بجالائے تو اللہ تعالیٰ تیس سال بڑھا دیتا ہے اور اس کو ۳۳ سال کر دیتا ہے اور قاطع رحم کی عمر اگر ۳۳ سال ہو تو اس کے ۳۰ سال کرم کر کے اس کی عمر تین سال کر دیتا ہے۔(اصول کافی جلد چہارم، ص ۴۵، ح ۱۷)

ماں اور جہاد

۶۲۴۔فرمایا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ؐ سے کہا۔: میں مرد جوان اور صاحب قوت ہوں جہاد کرنا پسند کرتا ہوں لیکن میری ماں اس کو پسند نہیں کرتی۔حضورؐ نے فرمایا تو واپس جا، خدا کی قسم اس کی محبت صرف ایک رات کی راہ خدا میں تیرے ایک سال کے جہاد سے بہتر ہے۔(اصول کافی جلد چہارم، ص ۶۰، ح ۲۰)

غیر مذہب کے والدین سے سلوک

۶۲۵۔ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے ماں باپ دونوں ہمارے مذہب کے مخالف ہیں حضور ؐ نے فرمایا ان کے ساتھ ایسی نیکی کر جیسی ان مسلمانوں سے کی جاتی ہے جو ہم کو دوست رکھتے ہیں۔(اصول کافی جلد چہارم، ص ۵۸ ، ح ۱۴)

باپ کو نوکروں کے سپرد کرنا

۶۲۶۔راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا کہ میرا باپ بہت بوڑھا ہو گیا ہے اور کمزور ہے جب قضائے حاجت کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم اسے اٹھاتے ہیں۔فرمایا: اگر ممکن ہو تو یہ کام

خود کر، نوکروں پر نہ چھوڑ اپنے ہاتھ سے لقمہ بنا کر اس کے منہ میں دے کہ یہ امر روز قیامت تیرے لئے سپر ہوگا۔ (اصول کافی جلد چہارم، ص ۵۸، ح ۱۳)

ماں کے حقوق

۶۲۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ؐ سے پوچھا، میں کس کی فرمانبرداری کروں؟ فرمایا: اپنی ماں کی۔ اس نے کہا پھر، فرمایا: اپنی ماں کی۔ اس نے کہا پھر، فرمایا: اپنی ماں کی، اس نے کہا پھر، اپنے باپ کی۔

(اصول کافی جلد چہارم، ص ۵۵ ، ح ۹)

افضل اعمال

۶۲۸۔ فرمایا راوی نے کون سا عمل افضل ہے فرمایا آپ ؑ نے وقت پر نماز اور والدین سے نیکی اور جہاد فی سبیل اللہ۔ (اصول کافی جلد چہارم، ص ۵۲، ح ۴)

مسلمان کے حقوق

۶۲۹۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جو مسلمان کو پانی کے طوفان سے یا آگ سے جلنے سے بچائے تو جنت اس پر واجب ہوتی ہے۔ (اصول کافی جلد چہارم، ص ۶۲ ، ح ۸)

مسلمانوں کی فریاد

۶۳۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا: جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ امور مسلمین میں ان سے ہمدردی نہیں کرتا تو وہ ان میں سے نہیں اور جو کسی کو فریاد کرتے مسلمانوں سے سنے اور اس کو جواب نہ دے تو وہ مسلمان نہیں۔

(اصول کافی جلد چہارم، ص ۶۲، ح ۵)

سچی عبادت گذاری

۶۳۱ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار وہ ہے جو تمام مسلمانوں کے ساتھ صاف سینہ اور فراخ دل رکھتا ہو۔ (اصول کافی جلد چہارم، ص ۶۱، ح ۲)

امورِ مسلمین

۶۳۲۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہا رسول اللہ ؐ نے فرمایا جو اس حال میں صبح کرے کہ مسلمانوں کے امور میں اظہار غم خواری نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں۔ (اصول کافی جلد چہارم، ص ۶۱، ح ۱)

مومن کی طینت

۶۳۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا مومن مومن کا بھائی ہے بہ لحاظ اپنے باپ اور ماں کے کیونکہ اللہ نے مومنین کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان کی صورتوں میں نسیم جنت کو لہرا دیا ہے لہذا باپ اور ماں کے وہ آپس میں بھائی ہیں۔

(اصول کافی جلد چہارم، ص ۶۶، ح ۷)

مومن کی خصوصیات

۶۳۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے مومن مومن کا بھائی ہے اس کا محافظ اور اس کا رہنما ہے اس سے خیانت نہیں کرتا، اس کو دھوکہ نہیں دیتا، اس پر ظلم نہیں کرتا اور وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

(اصول کافی جلد چہارم، ص ۶۵، ح ۳)

بوڑھے مسلمان کی تعظیم

۶۳۵۔ رسول خدا ؐ نے فرمایا بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا ایسا ہے گویا خدا کی تعظیم کرنا۔

(اصول کافی جلد چہارم، ص ۶۳، ح ۱)

مومن کی خصوصیات

۶۳۶۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔چاہیئے کہ اس پر ظلم نہ کرے۔اس کو رسوا نہ کرے۔اس کے مال میں خیانت نہ کرے، اور مسلمانوں کو سزاوار ہے کہ آپس میں اتحاد رکھیں اور لطف و مہربانی میں تعاون کریں اور اہل حاجت کے ساتھ ہمدردی کریں اور ایک دوسرے پر مہربان رہیں تا کہ تم ویسے ہی بن جاؤ جیسا اللہ نے حکم دیا ہے "آپس میں رحم کرنے والے" اور مومن کے سفر میں ہونے کی حالت میں ہمدردی اور غمگساری اسطرح کرنا جیسی عہد رسول اللہؐ میں تھی۔(اصول کافی جلد چہارم، ص ۷۷ ، ح ۱۵)

آدابِ ایمان

۶۳۷۔فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیا تمہارے درمیان ایسا ہے کہ ایک برادر مومن دوسرے کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنی حاجت پوری کرتا ہے اور وہ اس کو منع نہیں کرتا؟ راوی کہتا ہے میں نے کہا: ایسا تو ہم میں کوئی نہیں۔فرمایا تو کچھ بھی نہیں۔میں نے کہا تو ہم سب جہنمی ہوئے۔فرمایا: میری یہ مراد نہیں بلکہ یہ ہے کہ ابھی ان شیعوں میں اتنی عقل نہیں کہ آداب ایمان سمجھیں۔(اصول کافی جلد چہارم، ص ۷۷، ح ۱۳)

شیعوں کی خصوصیات

۶۳۸۔محمد بن عجلان سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور سلام کیا۔آپؑ نے فرمایا کیا حال ہے وہاں تمہارے مومن بھائیوں کا؟ اس نے بڑی تعریف کی، بیعت پر قائم رہنے کا ذکر کیا اور ان کے اوصاف میں مبالغہ کیا۔حضرت نے پوچھا اغنیا کے پاس پرسش احوال کے لئے آنا کیسا ہے؟ اس نے کہا: بہت کم۔فرمایا: مال داروں کا فقراء سے ملنا جلنا کیسا ہے؟ کہا بہت کم۔فرمایا: اغنیا کا فقراء سے صلہ رحم کیسا ہے؟ اس نے کہا؟ آپ

ویسے اخلاق کا ذکر فرمارہے ہیں جن کی ہمارے یہاں کمی ہے۔فرمایا: پھر تم ان کو شیعہ کیوں گمان کرتے ہو۔(اصول کافی جلد چہارم،ص۷۶ ،ح ۱۰)

مسلمان کے فرائض وحقوق

۶۳۹۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مسلمان پر مسلمان بھائی کا یہ حق ہے کہ جب اس سے ملے تو سلام کرے اور جب وہ بیمار ہوتو عیادت کرے اور جب وہ گھر سے دور ہوتو اس کیلئے طالب خیر ہو اور جب وہ چھینکے تو اسکے لئے الحمدللہ کہے اور جب بلائے تو اس کے پاس آئے ۔مرجائے تو مشایعت جنازہ کرے۔(اصول کافی جلد چہارم،ص۷۳ ،ح ۶)

بہتر عبادت

۶۴۰۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا کی اس سے بہتر عبادت نہیں کہ مومن کا حق ادا کیا جائے۔(اصول کافی جلد چہارم،ص ۷۲،ح۴)

مومن سے ملاقات کرنا

۶۴۱۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خوشنودی خدا کیلئے کسی مومن کی زیارت کرنا بہتر ہے دس غلام آزاد کرنے سے جو ایک مومن غلام آزاد کریگا تو اس کا ایک ایک عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو آتش جہنم سے نجات دیگا یہاں تک کہ شرمگاہ تک کو بچائے گا۔
(اصول کافی جلد چہارم،ص ۸۴،ح۱۳)

مومن کی زیارت

۶۴۲۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بندۂ مسلم جب اپنے بھائی کی زیارت کو صرف خوشنودی خدا کیلئے نکلتا ہے اور کوئی ذاتی غرض نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے معین کرتا ہے کہ جب تک

وہ اپنے گھر واپس ہو اس سے کہتے رہیں کہ تو خوش اور جنت تجھ سے خوش۔

(اصول کافی جلد چہارم، ص ۸۲، ح۹)

مومن بھائی سے محبت

۶۴۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کی زیارت کی اس کے گھر جا کر تو خدا فرماتا ہے تو میرا مہمان اور زائر ہے تیری مہمانی میرے اوپر ہے اور میں نے جنت کو تیرے لئے واجب کیا اس لئے کہ تو اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے۔

(اصول کافی جلد چہارم، ص ۸۱، ح۶)

نیکی پسند بنو

۶۴۴۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے باہم صلہ رحم کرو، نیکی کرو، ایک دوسرے پر رحم کرو اور نیکی پسند بھائی بنو جیسا کہ خدا نے تم کو حکم دیا ہے۔

(اصول کافی جلد چہارم، ص ۷۸، ح۲)

حضورؐ اور مصافحہ

۶۴۵۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ؐ جب مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ کبھی نہ ہٹاتے جب تک دوسرا شخص اپنا ہاتھ نہ ہٹاتا۔ (اصول کافی جلد چہارم، ص ۹۰، ح ۱۵)

مصافحہ اور بخشش

۶۴۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب دو مومن مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ان کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

(اصول کافی جلد چہارم، ص ۸۶، ح ۴)

مصافحہ کرنا

۶۴۷۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب دو مومن ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کا دستِ رحمت ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے اور مصافحہ ان کے درمیان محبت کو بڑھاتا ہے۔(اصول کافی جلد چہارم،ص۸۶ ،ح۲)

اللہ کا ذکر

۶۴۸۔علی بن حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا، ہمارے شیعہ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہیں، جب وہ خلوت میں ہوتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔ جب ہمارا ذکر کیا جائیگا تو اللہ کا ذکر ہوگا اور جب ہمارے دشمن کا ذکر ہوگا تو شیطان کا ذکر ہوگا۔(اصول کافی جلد چہارم،ص ۹۶،ح ۱)

دہن پر بوسہ دینا

۶۴۹۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے زوجہ اور طفل صغیر کے دہن پر بوسہ دینا چاہیئے۔
(اصول کافی جلد چہارم،ص۹۵ ،ح ۶)

ہاتھ کو بوسہ دینا

۶۵۰۔راوی کہتا ہے میں حضرت ابوعبداللہ کے پاس آیا میں نے اُن کا ہاتھ اٹھایا اور بوسہ دیا۔فرمایا سوائے نبی یا وصی نبی اور کسی کیلئے درست نہیں۔
(اصول کافی جلد چہارم،ص ۹۵،ح ۳)

سر کا بوسہ دینا

۶۵۱۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ نہ بوسہ دیا جائے کسی کے سر کو نہ ہاتھ کو سوائے دست رسولؐ

یا جس کو رسولؐ اللہ نے چاہا ہو (یعنی وصی رسول)۔

(اصول کافی جلد چہارم، ص ۹۴، ح ۲)

مومن کو خوش کرنا

۶۵۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی قلب مومن میں سرور داخل کرتا ہے وہ نہ صرف اس کے دل میں داخل کرتا ہے بلکہ ہمارے دل میں بلکہ رسولؐ اللہ کے دل میں۔

(اصول کافی جلد چہارم، ص ۱۰۱، ح ۶)

فضیلت آلؑ محمد

۶۵۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ بعض ملائکہ جو آسمان میں ہیں آگاہ ہوتے ہیں ایسے ایک دو یا تین سے جو ذکر کرتے ہیں فضیلت آلؑ محمد کا۔ حضرت نے فرمایا وہ فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ باوجود اپنی قلت اور دشمنوں کی کثرت کے یہ فضیلت آلؑ محمد کو بیان کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا ملائکہ کا دوسرا گروہ کہتا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے۔ (اصول کافی جلد چہارم، ص ۹۷، ح ۴)

طوافِ خانہ کعبہ

۶۵۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو خانہ کعبہ کا طواف سات روز کرے تو اللہ اس کے نامۂ اعمال میں چھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے۔

(اصول کافی جلد چہارم، ص ۱۰۸، ح ۶)

مومنین کی حاجت روائی اور حج

۶۵۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے مرد مومن کی حاجت کا پورا کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب

ہے بیس ایسے حج سے کہ جن میں سے ہر حج میں ایک لاکھ روپیہ راہ خدا میں خرچ کئے ہوں۔

(اصول کافی جلد چہارم، ص ۱۰۷، ح ۴)

مومنین کی حاجت روائی

۶۵۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کی حاجت برلانا بہتر ہے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار گھوڑوں پر فی سبیل اللہ خیرات کا سامان بار کرنے سے۔

(اصول کافی جلد چہارم، ص ۱۰۶، ح ۳)

مومن کو خوش کرنا

۶۵۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو قلب مومن میں سرور داخل کرے، اس نے رسولؐ اللہ کو خوش کیا اس نے خدا کو خوش کیا۔ (اصول کافی جلد چہارم، ص ۱۰۵، ح ۱۴)

بھوکے مومن کو کھلانا

۶۵۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک کوئی عمل اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ مومن کو کھانا بھوک میں دیکر اور اس کی تکلیف دور کر کے اس کے دل کو خوش کیا جائے۔ (اصول کافی جلد چہارم، ص ۱۰۴، ح ۱۱)

مومن کو خوش کرنا

۶۵۹۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی کسی مومن کی تکلیف دور کریگا اس کا دل خوش کریگا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا دل خوش کریگا۔ (اصول کافی جلد چہارم، ص ۱۱۶، ح ۴)

مومن کی حاجت برابری

۶۶۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کسی مومن کے سامنے اس کا مومن بھائی اپنی

کرے اور وہ اس کو پورا کرنے پر قادر نہ ہو اور اس کا دل اس پر رنجیدہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے رنج کی وجہ سے اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ (اصول کافی جلد۴، ح۱۴، ص۱۱۱)

مومن کو خوش کرنا

۶۶۱۔ راوی نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سُنا ہے کہ روئے زمین پر اللہ کے کچھ بندے ہیں جو لوگوں کی حاجت براری میں کوشش کرتے ہیں وہ روز قیامت پر بے خوف ہوں گے اور جو بندہ مومن کو خوش کرے گا اللہ روز قیامت اس کا دل خوش کرے گا۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۲، ص ۱۱۲)

حج کا ثواب

۶۶۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی کسی برادر مسلم کی حاجت براری کے لئے کوشش کرے گا اور خدا اس کے ہاتھ سے وہ ضرورت پوری کرادے تو خدا اس کے نامہ اعمال میں حج اور عمرہ اور دو مہینہ کے اعمال میں حج اور عمرہ اور دو مہینہ کے اعتکاف کا جو مسجد الحرام میں کیا گیا ہو اور وہ دو ماہ روزے رکھے ہوں، ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر باوجود کوشش کے وہ حاجت براری نہ کر سکے تب بھی حج وعمرہ کا ثواب اس کو مل جائے گا۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۷، ص ۱۱۳)

مومن کی اعانت

۶۶۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو کوئی برادر مومن کی اعانت کرے گا اللہ اس کی ۷۳ مصیبتوں کو دور کرے گا اور ان میں سے ایک اس دنیا میں اور ۷۲ قیامت کی مصیبت عظمیٰ میں جب کہ لوگ اپنی اپنی مصیبتوں میں مبتلا ہوں گے۔ (اصول کافی جلد۴، ح ۲، ص ۱۱۶)

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ برادر مسلم کی حاجت روائی کے لئے میرا جانا میرے لئے زیادہ محبوب ہے ہزار غلام آزاد کرنے اور فی سبیل اللہ لوگوں کے لئے ہزار زین کسے اور لگام والے گھوڑوں پر سوار کرنے سے۔ (اصول کافی جلد۴، ح۱۴، ص۱۱۱)

مسلمانوں کو کھانا کھلانا

۶۶۴۔ فرمایاہ ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تین مسلمانوں کو کھانا کھلائے تو خدا اس کو تین جنتوں سے کھانا دے گا۔ اول فردوس دوسرے جنت عدن سے تیسرے طوبیٰ سے جو جنت عدن کا درخت ہے اور جس کو ہمارے رب نے اپنے دست قدرت سے بنایا ہے۔ (اصول کافی جلد۴، ح ۳، ص۱۱۶)

مومن کو کھانا کھلانا

۶۶۵۔ فرمایا علی ابن الحسین علیہ السلام نے جو کوئی بھوک میں ایک بندۂ مومن کو کھانا کھلائے گا اللہ اس کو جنت کے پھلوں میں سے کھلائے گا اور جو پیاسے مومن کو پانی پلائے گا اللہ اس کو جنت کے سربہ مہر شراب سے سیراب کرے گا۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۵، ص ۱۱۸)

پانی پلانا

۶۶۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو پانی پلانے کی قدرت رکھتے ہوئے کسی بندہ مومن کو پانی پلائے گا تو گویا اس نے اولاد اسمٰعیلؑ سے دس غلام کو آزاد کیا۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۷، ص۱۱۹)

مسلمان کو کھانا کھلانا

۶۶۷۔فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ ایک مرد مسلمان کو کھانا دینا میرے نزدیک افق غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔پوچھا گیا افق کیا ہے؟ فرمایا دس ہزار۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۱۰،ص ۱۲۰)

پانچ درہم کا کھانا

۶۶۸۔فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تمہارے بازار سے پانچ درہم کا کھانا خرید کر کے کچھ مسلمانوں کو کھلاؤں تو میرے نزدیک ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۱۵،ص ۱۲۱)

روزی دلانے میں مدد

۶۶۹۔فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو کسی برہنہ محتاج مسلمان کو لباس پہنائے اور اس کی روزی کے متعلق کسی امر میں مدد کرے تو خدا ستر (۷۰) ہزار فرشتوں کو معین کرتا ہے کہ جو اس کے لئے نفخ صور کے وقت تک اس کے ہر گناہ کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۲،ص ۱۲۳)

مومن کا اکرام (تعظیم) کرنا

۶۷۰۔فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جس کے پاس کوئی مومن آئے اور وہ اس کا اکرام کرے تو اللہ اس کا اکرام کرتا ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۳،ص ۱۲۵)

مومن پر مہربانی

۶۷۱۔رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو کوئی میری اُمّت میں اپنے بھائی پر کسی چیز میں مہربانی کرے گا تو

اللہ اس کی خدمت کے لئے جنت کے غلام مقرر کرے گا۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۴، ص ۱۲۵)

مومن کی خدمت

۶۷۲۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو مسلمان مسلمانوں میں سے کسی قوم کی خدمت کرے گا تو اللہ تعالیٰ بہ قدر اس کی تعداد کے جنت میں خدمت گار عطا فرمائے گا۔ (اصول کافی جلد۴، ح ۱، ص ۱۲۷)

مومن کو نصیحت

۶۷۳۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے مومنوں پر واجب ہے کہ ایک دوسرے کو نصیحت کریں۔ (اصول کافی جلد۴، ح ۱، ص ۱۲۸)

اصلاحِ نفس

۶۷۴۔ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنے بھائی کی نصیحت اس طرح کرے جیسے اپنے نفس کو کرتا ہے۔ (اصول کافی جلد۴، ح ۴، ص ۱۲۸)

صلح کروانا

۶۷۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا میرے نزدیک دو دینار صدقہ دینے سے بہتر ہے۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۲، ص ۱۲۹)

اصلاح کروانے میں دروغ گوئی

۶۷۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اصلاح کرنے والا جھوٹا نہیں کہلاتا "۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۵، ص۱۳۰)

صلح کروانا

۶۷۷۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے دو شیعوں میں جب جھگڑا دیکھو تو اپنے مال سے فدیہ دے کر اس قضیہ کو ختم کرادو۔(اصول کافی جلد۴، ح ۳، ص۱۳۰)

مومن کو لباس پہنانا

۶۷۸۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی برہنگی میں کسی مومن کو لباس پہنائے گا تو خدا اس کو بہشتی لباس پہنائے گا اور بہ حالت مالداری پہنائے گا وہ اللہ کی پردہ پوشی میں رہے گا جب تک اس لباس کا ایک ٹکڑا بھی باقی ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۵، ص۱۲۴)

نفس کو زندہ کرنا

۶۷۹۔ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت ''ومن احیا ھا فکانما احیا الناس جمیعا''(معنی: جس نے ایک نفس کو زندہ کیا اس نے گویا کل آدمیوں کو زندہ کیا) کی تفسیر کے معنی کسی جلنے یا ڈوبنے والے کو بچایا بتایا۔آپؑ نے فرمایا کہ یہ مراد نہیں، جس نے گمراہی سے ہدایت کی طرف پہنچایا فرمایا، یہ تاویل سب سے اچھی ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۲، ص۱۳۲)

اپنے گھر والوں کو تبلیغ

۶۸۰۔راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرے گھر والے میری بات سنتے ہیں تو میں (بحالتِ تقیہ) ان کو امر امامت کے متعلق بتاؤں، فرمایا ضرور، خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے''یاایہا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ''(معنی :اپنے نفسوں اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں)۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۱،ص ۱۳۳)

امر امامت

۶۸۱۔ فضیل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا، ہم لوگوں کو امر امامت کی طرف دعوت دیں؟ فرمایا، اے فضیل جب اللہ کسی بندے کے لئے نیکی چاہتا ہے تو فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ اس کی گردن پکڑ کر امر امامت کا اقرار کرائے خواہ وہ بخوشی اقرار کرے یا بہ کراہت۔ (اصول کافی جلد۴، ح ۳،ص ۱۳۴)

اللہ کے دوست

۶۸۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے مالک! اللہ دنیا کی نعمتیں تو دوست دشمن سب کو دیتا ہے لیکن اپنا دین صرف اسی کو دیتا ہے جسے دوست رکھتا ہے۔ (اصول کافی جلد۴، ح ۲،ص ۱۳۷)

دین کی سلامتی

۶۸۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے دین کی سلامتی اور بدن کی صحت مال سے بہتر ہے اور مال دنیا کی زینت ہے بشرطیکہ اس سے نیکی حاصل کی جائے۔ (اصول کافی جلد۴، ح ۳،ص ۱۳۹)

تقیہ اور صبر

۶۸۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت (اولٰئک یوتون اجرھم مرتین بما صبروا) کی تفسیر میں فرمایا کہ "صبر" سے مراد تقیہ ہے۔ (اصول کافی جلد۴، ح ۱،ص ۱۴۰)

تقیہ اور موزوں پر مسح کرنا

۶۸۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں نوّے فی صد دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شے میں ہے سوائے نبیذ (جو کی شراب) اور موزے پر مسح۔ (اصول

کافی جلد۴، ح ۲،ص ۱۴۰)

تقیہ اور دین

۶۸۶۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام تقیہ اللہ کا دین ہے۔میں نے کہا کیا اللہ کا دین ہے؟ فرمایا خدا کی قسم اللہ کا دین ہے۔یوسف نے کہا تھا: قافلے والو تم چور ہو حالانکہ خدا کی قسم وہ چور نہ تھے اور ابراہیم نے کہا تھا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۳،ص ۱۴۱)

تقیہ اور اصحابِ کہف

۶۸۷۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ نہیں پہنچا کسی کا تقیہ اصحابِ کہف کے تقیہ کو کہ وہ قوم کے عیدوں میں حاضر ہوتے تھے اور از روئے تقیہ زنار باندھتے تھے پس اللہ نے ان کو دوبارہ اجر عطا فرمایا۔(اصول کافی جلد۴، ح ۸،ص ۱۴۲)

مومن کی سپر

۶۸۸۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے میری آنکھ کو تقیہ سے زیادہ ٹھنڈک پہنچانے والی کوئی چیز نہیں، بے شک تقیہ مومن کے لئے سپر ہے۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۱۴،ص ۱۴۴)

تقیہ اور جان کی حفاظت

۶۸۹۔فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ خدا اور رسول ؐ نے اس لئے رکھا ہے تا کہ مومن کا خون نہ بہے اور اگر خون بہنے سے روکنا تقیہ ممکن نہ ہو تو پھر تقیہ جائز نہیں۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۱۶،ص ۱۴۵)

تقیہ کیوں؟

۶۹۰۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر اس شے میں ہے جس کے معاملہ میں انسان مضطر ہو اللہ نے اس کے لئے حلال کیا ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱۸،ص ۱۴۵)

قُربِ ظہورِ امام علیہ السلام

۵۹۱۔فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب ظہور حضرت حجت کا وقت قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہیئے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱۷،ص ۱۴۵)

غیر اسلامی حکومت اور تقیہ

۶۹۲۔فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے مخالفین سے بظاہر میل ملت رکھو اور باطن میں مخالفت رکھو جبکہ حکومت بازیچہ اطفال ہو (اصول کافی جلد۴، ح ۲۰،ص ۱۴۶)

تقیہ اور علم

۶۹۳۔راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کوفہ کے دو شیعہ بنی امیہ کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔ان سے کہا گیا تم امیر المومنین علیہ السلام پر تبرّا کرو، ان میں سے ایک نے کیا دوسرے نے انکار کر دیا۔جس نے تبرّا کیا تھا اُسے چھوڑ دیا دوسرے کو قتل کر دیا۔حضرت علیہ السلام نے فرمایا جس نے تبرّا کیا وہ علم دین کا عالم تھا اور جس نے تبرّا نہ کیا اس نے جنت کی طرف جانے میں جلدی کی۔(اصول کافی جلد۴، ح ۲۱،ص ۱۴۶)

دو خصلتیں

۶۹۴۔فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ انسان کو دو خصلتوں کا حکم دیا گیا ہے۔لوگوں نے ان دونوں کو ضائع کر دیا اور کچھ نہ پایا۔ایک ان میں صبر ہو دوسرے راز کو چھپانا۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۳ ،ص۱۴۷)

گمنامی

۶۹۵۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خوش خبری ہو اس گمنام بندے کے لئے جسے اللہ پہچانتا ہے اور لوگ اسے نہیں پہچانتے (خاموشی سے کارِ دین انجام دیتا ہے) یہ لوگ ہدایت کے چراغ اور علم دین کے سرچشمے ہیں۔خدا ان کے ذریعہ سے فتنوں کی تاریکی کو دور کرتا ہے نہ وہ راز کو ظاہر کرنے والے سخن چیں ہیں اور نہ جاہلان خودنما۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۱۱،ص۱۵۲)

پوشیدہ امور

۶۹۶۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارا معاملہ پوشیدہ ہے۔بعہدِ الٰہی جو ظہورِ قائم آل محمد علیہ السلام تک ظاہر نہ ہوگا، پس جس نے ہماری پردہ دری کی خدا اس کو ذلیل کرے گا۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۱۵،ص۱۵۳)

صاحبِ ایمان

۶۹۷۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعہ پریدہ رنگ، باریک اندام اور خودرائی نہ کرنے والے ہیں، جب رات ان کو گھیر لیتی ہے تو وہ اس کا استقبال حزن سے کرتے ہیں۔(اصول کافی جلد۴، ح ۷،ص۱۶۲)

شیعہ کی پہچان

۶۹۸۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ شیعان علیؑ خالی شکم ہوتے ہیں اور مہربانی وعلم وحلم وزہد، و ریاضتِ نفس سے پہچانے جاتے ہیں تم اُن کی مدد کرو اپنی پرہیزگاری، سعی وکوشش سے۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۱۰،ص ۱۶۲)

مومن کی پہچان

۶۹۹۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے کہ جب غضبناک ہوتو اس کا غصہ اُس کو حق سے خارج نہ کردے اور جب راضی ہوتو یہ رضامندی اسے باطل میں داخل نہ کردے اور جب مال لینے پر قدرت رکھتا ہوتو اپنے حصے سے زیادہ نہ لے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱۱،ص ۱۶۳)

مومن کون؟

۷۰۰۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن حلیم ہوتا ہے۔جاہلوں کا سا عمل نہیں کرتا اور اس کے ساتھ بُرا برتاؤ کیا جائے تو حلم سے کام لیتا ہے اور کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اس پر کوئی ظلم کرتا ہے تو معاف کر دیتا ہے وہ بخل نہیں کرتا اور اگر اس سے بخل کا برتاؤ کیا جائے تو صبر سے کام لیتا ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱۷،ص ۱۶۴)

شیعہ عالم کی پہچان

۷۰۱۔فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے علی علیہ السلام کے شیعہ علماء ہیں اور وہ علماء جن کے کثرتِ ریاضت سے ہونٹ خشک ہیں وہ پہچانے جاتے ہیں اپنی ریاضت کشی سے جس کا اثر اُن کے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۲۰،ص ۱۶۵)

شیعانِ امیر المومنین علیہ السلام

۷۰۲۔فرمایا امام باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ ہمارے شیعہ ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں ہماری ولایت کے لئے اور باہم محبت کرتے ہیں ہماری محبت کے لئے، ایک دوسرے سے ملتے ہیں ہمارے امر کو زندہ رکھنے کے لئے۔یہ وہ لوگ ہیں کہ جب غصہ آئے تو

ظلم نہیں کرتے ا۔اگر راضی ہوں تو فضول خرچی نہیں کرتے ، برکت ہیں اپنے پڑوسیوں کے لئے اور سلامتی ہیں اپنے ملنے والوں کے لئے۔(اصول کافی جلد۴،ح ۲۴،ص ۱۶۷)

عادِل حاکم

۷۰۳۔فرمایا بوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی لوگوں پر حاکم ہو چاہیئے کہ اُن پر ظلم نہ کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ نہ بولے اور وعدہ کرے تو پورا کرے،ایسے شخص کی غیبت کرنا حرام ہے اور اُس سے مروت کرنا لازم،ایسے شخص سے عدالت کا اظہار ہوتا ہے اور اس کی اخوت واجب ہوتی ہے۔(اصول کافی جلد۴،ح ۲۸،ص ۱۷۰)

تین خصلتیں

۷۰۴۔فرمایا عبداللہ بن حسن نے کہ روایت کی میری والدہ فاطمہ بنت الحسین ابن علی علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تین خصلتیں جس میں ہوں گی اُس کا ایمان کامل ہوگا۔اول جب وہ کسی سے راضی ہو تو رضامندی اسے باطل امر کی طرف نہ لے جائے اور جب غضب ناک ہو تو غصہ اس کو اس امر حق سے نہ ہٹا دے تیسرے جب قدرت رکھتا ہو تو اپنے لئے وہ نہ لے جو اس کا حق نہیں۔(اصول کافی جلد۴،ح ۲۹،ص ۱۷۰)

مومن کی علامات

۷۰۵۔فرمایا حضرت علی بن حسین علیہ السلام نے مومن کے اخلاق سے ہے بقدر اپنی تنگدستی کے راہِ خدا میں خرچ کرنا اور بلحاظ وسعتِ مال دولت مندی میں خرچ کرنا اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنا اور سلام میں ابتداء کرنا۔

(اصول کافی جلد۴،ح ۳۶،ص ۱۷۳)

کمیاب شے

۷۰۶۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تمام لوگ چوپائے ہیں (تین بار فرمایا) مگر مومنین جو بہت کم ہیں اور مومن کم پایا جاتا ہے (تین بار فرمایا)۔(اصول کافی جلد۴، ح ۲، ص ۱۷۴)

مدعیِ ولایت

۷۰۷۔فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہر وہ شخص جو ہماری ولایت کا مدعی ہے مومن نہیں بلکہ وہ مومنوں سے مانوس ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۷، ص ۱۷۷)

معرفت

۷۰۸۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نہیں پرواہ کرتا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو کہ وہ چاہے مرتے دم تک پہاڑ کی چوٹی پر رہے اور گھاس پات کھا کر بسر کرے۔
(اصول کافی جلد۴، ح ۳، ص ۱۷۸)

مومن کی برکت

۷۰۹۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ صرف ایک مومن کی برکت سے اس کے شہر یا قریہ سے وبا کو دور کرتا ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱، ص ۱۸۰)

مومن کا قید خانہ

۷۱۰۔راوی کہتا ہے میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک شخص نے اپنی ضرورت کو بیان کیا ۔فرمایا: صبر کر، اللہ روزی میں وسعت دے گا۔پھر کچھ خاموش رہنے کے بعد اس سے فرمایا کوفہ کے قید خانہ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا بہت تنگ بدبودار ہے اور اس میں قیدی بہت پریشان حال ہیں۔فرمایا پس تو بھی دنیا کے قید خانہ میں چاہتا ہے کہ اس میں آرام کی صورت ہو، کیا تجھے

نہیں معلوم کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۶ ،ص ۱۸۴)

مومن کا جنازہ

۷۱۱۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی مومن مرتا ہے تو ربیعہ اور مضر جیسے بڑے قبائل کی تعداد شیاطین وہاں جمع ہو جاتے ہیں اور اُن کو باتوں میں لگا لیتے ہیں تا کہ وہ جنازے میں شرکت سے محروم رہیں۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱۰،ص ۱۸۶)

مومن اور مصیبتیں

۷۱۲۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے لوگوں میں سب سے زیادہ سخت امتحان انبیاء کا ہے اس کے بعد ان سے قریب ہوں یعنی اوصیائے انبیاء کا ہے اس کے بعد وہ مومنین جو افضل ہوں یعنی جس کا مرتبہ ایمان میں زیادہ ہوگا اسی قدر اس کی ابتلا سخت ہوگی۔
(اصول کافی جلد۴، ح ۱ ،ص ۱۸۷)

مومن اور مصیبت

۷۱۳۔فرمایا حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن مثل ترازو کے پلہ کے ہے، جتنا ایمان زیادہ ہوتا ہے اتنی ہی مصیبت زیادہ ہوتی ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱۰ ،ص ۱۸۹)

دنیاوی نقصان

۷۱۴۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس کے مال اور بدن میں کوئی نقصان نہیں پہنچا، اللہ کا اُس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۲۱،ص ۱۹۲)

ایمان اور روزی

۷۱۵۔حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس قدر کسی بندے کا ایمان زیادہ ہوتا ہے اسی قدر اس کی

روزی تنگ ہوتی ہے۔(اصول کافی جلد۴،ح ۴ ،ص ۱۹۷)

مومن اور رزق

۷۱۶۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دولت وحکومت باطل میں ہے۔ ہمارے خالص شیعوں کے لئے صرف قوت لا یموت ہے، چاہے مشرق میں ہوں یا مغرب میں ،اُن کا رزق وہی قوت لا یموت ہوگا۔(اصول کافی جلد۴،ح ۷،ص ۱۹۸)

مساکین اور صبر

۷۱۷۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت ہو ان مساکین کے لئے جو صبر سے کام لیتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو ملکوت السمٰوٰت وارض کو دیکھتے ہیں۔
(اصول کافی جلد۴،ح ۱۳ ،ص ۲۰۰)

مالدار شیعہ

۷۱۸۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے مالدار شیعہ ہمارے مال کے امین ہیں اپنے صاحبِ احتیاج لوگوں کے لئے۔ پس ایسے لوگوں کی اے مالدارو تم حفاظت کرو، اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔(اصول کافی جلد۴،ح ۲۱ ،ص ۲۰۲)

اصل محتاجی

۷۱۹۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فقیری سخت موت ہے۔ میں نے کہا: کیا اس سے آپ کی مراد دینار و درہم کا نہ ہونا ہے؟ فرمایا نہیں، بلکہ وہ محتاجی ہے دین حق سے۔
(اصول کافی جلد۴،ح ۲،ص ۲۰۴)

گناہ اور مصیبت

۷۲۰۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بندہ پر جو مصیبت بھی آتی ہے اس کے گناہ کے باعث آتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔
(اصول کافی جلد۴، ح ۴، ص ۲۰۷)

مومن کی ہنسی

۷۲۱۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ہنسی میں اگلے دانت ظاہر نہ کرنا چاہیئے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۵ ،ص ۲۰۷)

گناہ اور رزق

۷۲۲۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کا رزق کم ہو جاتا ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۸،ص ۲۰۸)

گناہ اور نمازِ شب

۷۲۳۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شخص گناہ کرتا ہے تو وہ توفیق الٰہی سلب ہونے کی بنا پر نمازِ شب سے محروم ہو جاتا ہے اور اعمال بد انسان کے دل میں اس سے زیادہ تیز اثر کرتا ہے جتنا ایک چاقو آسانی سے گوشت کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔
(اصول کافی جلد۴، ح ۱۶،ص ۲۱۰)

گناہ کا خوف

۷۲۴۔فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے تم میں سے کسی کو بادشاہ کا خوف زیادہ ہوتا ہے بہ سبب گناہ کے پس جہاں تک ممکن ہو اپنے کو گناہوں سے بچاؤ اور اگر صادر ہوں تو اس کو بار بار نہ

کرو۔(اصول کافی جلد۴، ح ۲۷ ،ص ۲۱۴)

امر امامت اور فرشتے

۷۲۵۔فرمایا صادقِ آلِ محمد علیہ السلام نے کہ حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی میری معرفت رکھتے ہوئے بھی گناہ کرتا ہے تو میں اُس پر ایک ایسے شخص کو مسلط کرتا ہوں جو میری معرفت نہیں رکھتا۔(اصول کافی جلد۴، ح ۳۰ ،ص ۲۱۵)

گناہانِ کبیرہ

۷۲۶۔گناہانِ کبیرہ سات ہیں:

۱۔عمداً کسی مومن کو قتل کرنا

۲۔زنِ عفت زار پر زنا کی تہمت لگانا

۳۔لشکر سے بھاگنا

۴۔ہجرت کے بعد اپنے مقام پر واپس جانا

۵۔ظلم سے مالِ یتیم کھانا

۶۔حُرمت ثابت ہو جانے کے بعد سود کھانا

۷۔اور ہر وہ گناہ جس پر دوزخ واجب ہو(اصول کافی جلد۴، ح ۳،ص ۲۱۶)

والدین کی نافرمانی

۷۲۷۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ گناہانِ کبیرہ میں والدین کی نافرمانی، رحمتِ خدا سے مایوسی، خدا کے عذاب سے بے خوف ہونا، اور ایک روایت میں ہے شرک باللہ سب سے بڑا گناہ ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۴،ص ۲۱۶)

ترکِ نماز کفر ہے

۷۲۸۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کبائر کے متعلق فرمایا: کتابِ علی علیہ السلام میں وہ سات ہیں:

۱۔ کفر باللہ

۲۔ کسی کو قتل کرنا

۳۔ والدین کی نافرمانی

۴۔ بعد ثبوتِ حُرمت سود کھانا

۵۔ ظلم سے مالِ یتیم کھانا

۶۔ لشکر سے فرار ہونا

۷۔ بعد ہجرت بادیہ نشینی

میں نے کہا: کیا اکبر معاصی میں یہی ہیں، فرمایا: ہاں۔ میں نے پوچھا بغیر حق مالِ یتیم سے ایک درہم کھانا زیادہ بڑا گناہ ہے یا ترکِ نماز؟۔ فرمایا: ترکِ نماز۔ میں نے کہا پھر آپؑ نے اسے کبیرہ گناہوں میں کیوں ذکر نہیں فرمایا؟۔ فرمایا: میں نے سب سے پہلے کس گناہ کا ذکر کیا تھا؟ میں نے کہا: کفر کا۔ فرمایا: پس بے سبب نماز کا ترک کرنا کفر ہے۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۸، ص ۲۱۸)

شرک کا گناہ

۷۲۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ شرک کا گناہ نہیں بخشتا اور اس کے سوا جو گناہ ہوگا اسے جسے چاہے بخشے گا۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا، کیا اس استثناء میں کبائر داخل ہیں، یعنی کبیرہ گناہوں کو بخش دے گا، فرمایا: ہاں۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۱۸، ص ۲۲۴)

گناہوں کو حقیر سمجھنا

۷۳۰۔فرمایا امام موسی کاظم علیہ السلام نے اپنی نیکیوں کو زیادہ نہ سمجھو اور اپنے گناہوں کو کم نہ جانو، تھوڑے تھوڑے گناہ مل کر بہت ہو جاتے ہیں اور اللہ سے ڈرو پوشیدہ گناہ کرنے میں یعنی لوگوں کے خوف سے تو چھپ کر گناہ کرتے ہو اللہ سے نہیں ڈرتے اس صورت میں انصاف کھو بیٹھو گے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۲،ص ۲۲۸)

گناہوں کی تکرار

۷۳۱۔فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے خدا اپنی اطاعت میں کوئی شے اس شخص سے قبول نہیں کرتا جو گناہوں میں کسی گناہ پر توبہ نہ کرے، اور اس کا تکرار کرتا رہے۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۳ ،ص ۲۳۰)

کفر کے اصول

۷۳۲۔فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کفر کے اصول تین ہیں: حرص، تکبر کرنا، اور حسد کرنا

۔حرص ہی تو تھی جس نے شجر ممنوعہ سے آدم علیہ السلام کو کھانے پر آمادہ کیا حالانکہ اللہ نے اس سے روکا تھا

۔اور تکبر ہی تو تھا جس نے ابلیس کو سجدہ آدم علیہ السلام سے روکا تھا

۔اور حسد ہی تو تھا جس نے قابیل کو اپنے بھائی ہابیل کے قتل پر آمادہ کیا۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۱ ،ص ۲۳۰)

محبتیں

۷۳۳۔فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ کی سب سے پہلے نافرمانی کرنے

والی چھ(٦) چیزیں ہیں:١۔دنیا کی محبت،٢۔ریاست کی محبت،٣۔کھانے کی محبت،٤۔سونے کی محبت،٥۔راحت کی محبت،اور٦۔عورت کی محبت۔(اصول کافی جلد٤،ح٣ ،ص٢٣١)

کافر کی تعریف

٧٣٤۔راوی کہتا ہے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص شیعہ تو ہے لیکن جب کہتا ہے جھوٹ کہتا ہے،وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا اور امین بناتا ہے تو تو خیانت کرتا ہے،اس کا درجہ کیا ہے؟ فرمایا یہ کفر کی ادنیٰ منزل ہے،ایسا شخص کافر نہیں ہے۔(اصول کافی جلد٤،ح٥ ،ص٢٣٢)

شقاوت کی نشانیاں

٧٣٥۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے شقاوت کی نشانیاں ہیں آنکھ کا خشک ہونا یعنی نہ رونا،دل کا سخت ہونا،طلبِ دنیا کی انتہائی حرص اور گناہ پر اسرار۔(اصول کافی جلد٤،ح٦ص٢٣٢)

منافق کی نشانیاں

٧٣٦۔فرمایا رسول اللہؐ نے تین باتیں جس میں ہوں گی وہ منافق ہے چاہے روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے کو مسلمان سمجھے۔اول جو امانت میں خیانت کرے،دوسرے وعدہ خلافی کرے،تیسرے جب بولے جھوٹ بولے،اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: اللہ خائنوں کو دوست نہیں رکھتا،اور فرمایا ہے اور اگر کاذبین سے ہے(یعنی جھوٹا ہے) تو اللہ کی اس پر لعنت اور فرماتا ہے،اے رسول:''کتاب میں ذکر کرو اسمٰعیل علیہ السلام کا جو اپنے وعدے میں سچا اور رسول نبی تھا''۔(اصول کافی جلد٤،ح ٨،ص٢٣٣)

لعنت کے مستحق

٧٣٧۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہؐ نے پانچ شخصوں پر میری بھی لعنت ہے اور

مستجاب الدعوات انبیاء کی بھی، پہلا کتاب خدا میں بڑھانے والا، دوسرے میری سنّت کو ترک کرنے والا، تیسرے قضاوقدر الٰہی کو جھٹلانے والا، چوتھے میری عزت کے حق کو اپنے اوپر خلال کرنے والا، پانچویں مالِ غنیمت میں بے خمس نکالے تصرف کرنے والا۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۱۴ ،ص۲۳۵)

ریاکاری

۷۳۸۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر ریاکاری شرک ہے۔ جو کام بندوں کے لئے کیا جاتا ہے اس کا ثواب دینا بندوں سے متعلق ہوتا ہے اور جو اللہ کے لئے کیا جاتا ہے اس کا اجر اللہ دیتا ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح۳ ،ص۲۳۶)

خودنمائی

۷۳۹۔فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے خودنمائی کے تین موقع ہیں، اول یہ کہ اپنے عمل پر خوش ہو جب لوگ دیکھیں اور اپنے عمل میں سست پڑ جائے جب تنہا ہو اور یہ کہ پسند کرے اس بات کو کہ تمام امور میں اس کی تعریف ہو۔(اصول کافی جلد۴، ح ۸ ،ص۲۳۷)

عمل کا اظہار

۷۴۰۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی عملِ نیک کرتا ہے کچھ دن نہیں گزرتے کہ اللہ اس کے عملِ نیک کو اس کے لئے ظاہر کر دیتا ہے اور جو عملِ بد کرتا ہے اللہ چند روز بعد اس کے عملِ بد کو ظاہر کر دیتا ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱۳،ص ۲۳۹)

ہوسِ ریاست (حکومت)

۷۴۱۔حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے ہوس ریاست وحکومت کی وہ ہلاک ہو

گیا۔(اصول کافی جلد۴،ح ۲ ،ص ۲۴۱)

حسرت

۷۴۲۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعوں کو یہ پیغام پہنچا دو کہ کوئی اللہ سے اجر نہ پائے گا بغیر عمل کے اور یہ کہ روز قیامت سب سے زیادہ حسرت اسے ہوگی جس نے عدل کی تعریف کی اور جب دوسرے نے عمل کیا تو اس کی مخالفت کی۔(اصول کافی جلد۴،ح ۵ ،ص ۲۴۵)

بغض اور دشمنی

۷۴۳۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب بھی جرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے مجھ سے کہا اے محمدؐ: اپنے کو بچاؤ لوگوں کے بُغض اور دشمنی سے۔

(اصول کافی جلد ح ۵،ص ۲۴۶)

غصّہ

۷۴۴۔حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہے جسے سرکہ شہد کو۔(اصول کافی جلد۴،ح ۱ ،ص ۲۴۸)

غصّہ

۷۴۵۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ غصہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

(اصول کافی جلد۴،ح ۳،ص ۲۴۸)

اللہ کا انتقام

۷۴۶۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ نے کسی نبی پر وحی کی :اے ابن آدمؑ،تو اپنے غصہ کے وقت مجھے یاد کر، میں اپنے غصہ کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور میرے انتقام پر راضی ہو کیونکہ

میرا انتقام تیرے انتقام سے بہتر ہوگا۔(اصول کافی جلد۴، ح ۸ ،ص ۲۵۰)

حسد کا نتیجہ

۷۴۷۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو گناہ کی جلدی میں (بے فکرانہ طور پر) ہو جاتا ہے اللہ اس کو بخش دیتا ہے اور حسد ایمان کو اس طرح جلا کر خاک کر دیتا ہے جیسے آگ سوکھی لکڑی کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱ ،ص ۲۵۲)

دین کی آفتیں

۷۴۸۔فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے دین کے لئے آفت حسد ہے غرور ہے اور فخر ہے۔
(اصول کافی جلد۴، ح ۵، ص ۲۵۴)

تعصّب

۷۴۹۔فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تعصّب ہوگا اللہ اسے جاہل عربوں کے ساتھ محشور کرے گا۔
(اصول کافی جلد۴، ح ۳، ص ۲۵۵)

کبر (غرور)

۷۵۰۔حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا متکبر لوگ قیامت میں چیونٹیوں کی صورت میں بنا دئے جائیں گے لوگ حساب سے فارغ ہونے تک اُن کو پیروں سے کچلیں گے۔
(اصول کافی جلد۴، ح ۱۱، ص ۲۵۹)

اللہ کے مبغوض لوگ

۷۵۱۔فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے روز قیامت نہ تو

اللہ کلام کرے گا اور نہ اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ انھیں صالحین میں شمار کرے گا اور اُن کے لئے سخت عذاب ہوگا۔ اول بوڑھا زنا کار، دوسرے ظالم حاکم، تیسرے متکبر فقیر۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۱۴ ،ص ۲۶۰)

عُجب (خود پسندی)

۷۵۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ دو شخص مسجد میں داخل ہوئے ایک اُن میں عابد تھا اور ایک فاسق، وہ عبادت کر کے مسجد سے نکلے۔ فاسق ایمان میں سچا تھا اور عابد فاسق تھا اس طرح کہ جب عابد مسجد میں داخل ہوا تو وہ اپنی عبادت پر مغرور تھا اور اُس کی سوچ بچار اسی بارے میں تھی اور فاسق اپنے فسق کی وجہ سے نادم تھا اور اس نے اپنے گناہوں کے متعلق خدا سے استغفار کیا۔ (اصول کافی جلد۴، ح ۶ ،ص ۲۶۴)

دینار و درہم (روپیہ پیسہ)

۷۵۳۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ دینار و درہم نے تم سے پہلوں کو بھی ہلاک کیا اور وہ تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔ (اصول کافی جلد۴، ح ۶ ،ص ۲۶۶)

اللہ سے دوری

۷۵۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ سے دوری ہے اُس بندے کے لئے جو شکم و شرم گاہ کے سوا فکر آخرت کرتا ہی نہیں۔ (اصول کافی جلد۴، ح ۱۴ ،ص ۲۷۱)

طمع

۷۵۵۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے سب سے برا بندہ وہ ہے جس کی قائد طمع ہو اور بُرا ہے وہ بندہ جس کی رغبت اس چیز کی طرف ہو جو اُسے ذلیل کرے۔ (اصول کافی جلد۴، ح ۳ ،ص ۲۷۲)

بدخُلقی

۷۵۶۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا، اللہ نے انکار کیا ہے بداخلاق کی توبہ قبول کرنے سے۔ کسی نے کہا، یارسول اللہؐ کیوں؟ فرمایا: جب وہ ایک گناہ کرتا ہے تو توبہ کرتا ہے پھر اس سے بڑے گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (اصول کافی جلد۴، ح ۲ ،ص۲۷۴)

خراب اخلاق

۷۵۷۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کا اخلاق خراب ہے اُس کا نفس عذاب میں ہے۔ (اصول کافی جلد۴، ح ۴ ،ص۲۷۴)

ضابطہ اخلاق

۷۵۸۔فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے سُبکی اور حماقت کی باتیں نہ کرو کیونکہ تمہارے آئمہ سبک سر اور احمق نہ تھے اور حضرت نے یہ بھی فرمایا جو احمق کو حماقت سے بدل دے گا تو وہ راضی ہوا اس بات پر کہ احمقانہ فعل کی پیروی کرے۔ (اصول کافی جلد۴، ح ۲،ص ۲۷۵)

گالیاں دینا

۷۵۹۔امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے دو ایسے شخصوں کے بارے میں فرمایا جو ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے تھے۔ اُن میں ابتدا کرنے والا زیادہ ظلم کرنے والا ہے اور دوسرے کے گناہ کا بار بھی اسی پر ہوگا، جب تک کہ مظلوم حد سے نہ گذرے۔ (اصول کافی جلد۴، ح۳،ص۲۷۵)

زبان درازی

۷۶۰۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب تم کسی کو دیکھو کہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے کیا بَکا ہے اور اس کے لئے کیا کہا گیا تو سمجھ لو کہ وہ زنا زادہ

یے یا وقتِ جماع شیطان اس کے باپ کے ساتھ شریک جماع تھا۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۲،ص۲۷۶)

بدگوئی

۷۶۱۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ بدگوئی کا اگر مجسمہ بنایا جاتا تو وہ بدترین صورت کا ہوتا۔(اصول کافی جلد۴، ح ۶،ص ۲۷۸)

بدترین لوگ

۷۶۲۔راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کی بدزبانی سے لوگ ڈرتے ہوں اس کی جگہ جہنم ہے۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۳،ص ۲۸۱)

حسد اور شرک

۷۶۳۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان اپنے لشکر سے کہتا ہے بنی آدم کے درمیان حسد اور بغاوت پیدا کردو کیونکہ یہ دونوں اللہ کے نزدیک شرک کے برابر ہیں۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۲ ،ص ۲۸۲)

فخر وغرور

۷۶۴۔راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس آکر کہنے لگا ابن فلاں بن فلاں ہوں یہاں تک کہ اپنی نو پشتوں کے نام گنوائے۔رسول اللہؐ نے فرمایا تو اُن کا دسواں فی النار ہے۔(وہ خود بھی کافر اور اپنے کافر اجداد پر فخر کر رہا تھا)۔(اصول کافی جلد۴، ح ۵،ص ۲۸۴)

طولانی امیدیں

۷۶۵۔امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا، اے موسیٰ دنیا میں اپنی امیدوں کو طولانی نہ بناؤ ورنہ تمہارا دل سخت ہو جائے گا اور سخت دل آدمی مجھ سے دور ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱، ص ۲۸۴)

ظلم کا ارادہ

۷۶۶۔فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اس صورت میں صبح کی کہ کسی پر ظلم کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔

(اصول کافی جلد۴، ح۸، ص ۲۸۸)

بددعا کی حد

۷۶۷۔راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ایک شخص مظلوم ہو کر جب ظالم کے لئے ہمیشہ بددعا ہی کرتا رہتا ہے اور اس میں حد سے تجاوز کر جاتا ہے تو خود ظالم بن جاتا ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱۷، ص ۲۹۱)

ظالم پر ظالم مسلط

۷۶۸۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ ظلم کے عوض ظالم کو ظالم سے ٹکرا دیتا ہے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے: **و کذالک نولی بعض الظالمین بعضا**"

یعنی ہم ایک ظالم کو دوسرے ظالم پر قابو یافتہ بنا دیتے ہیں۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۱۹، ص ۲۹۱)

(صدام ملعون کا حشر سامنے ہے۔ساجد)

ظلم سے کسی کا مال کھانا

۷۶۹۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو ظلم سے کسی کا مال لے اور واپس کرنے کے لئے نہ پائے تو چاہیئے کہ اس کے لئے اللہ سے استغفار کرے کہ یہ اس کے لئے کفارہ ہوگا۔(اصول کافی جلد۴،ح ۲۰،ص ۲۹۱)

زبان کا زخم

۷۷۰۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اپنی بدخواہشوں سے اس طرح بچو جیسے اپنے دشمنوں سے بچتے ہو کوئی شے انسان کے لئے خواہشوں کی پیروی اور زبان کے زخم سے زیادہ دشمن نہیں۔(اصول کافی جلد۴،ح ۱،ص ۲۹۳)

مکّاری

۷۷۱۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے وہ مسلمان جو مکاری کرے۔(اصول کافی جلد۳،ح ۲۹۵،ص)

اصل جھوٹا

۷۷۲۔راوی کہتا ہے ابوعبداللہ علیہ السلام سے میں نے سُنا ہے جھوٹ کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ وہ تجھ سے آسمان وزمین مشرق ومغرب کی خبریں بیان کرے گا،اگر تو حرام وحلال کے متعلق پوچھے گا تو اُس کے پاس کچھ نہ ہوگا۔(اصول کافی جلد۴،ح ۸ ،ص ۲۹۸)

جھوٹا ملعون

۷۷۳۔ایک شخص نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک جولاہے کا ذکر کیا کہ وہ ملعون ہے فرمایا وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ کا تانا بانا بنتا ہے۔(اصول کافی جلد۴،ح ۱۰ ،ص ۲۹۸)

بھولنے کی عادت

۷۷۴۔راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ جھوٹ بولنے والے پر اللہ نسیان (بھول جانا) کو غالب کر دیتا ہے۔(اصول کافی جلد۴،ح ۱۵ ،ص ۲۹۹)

دروغ مصلحت آمیز

۷۷۵۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر جھوٹ کے متعلق سوال کیا جائے گا مگر تین شخصوں سے ،اول دشمن سے لڑائی کے دوران از راہِ فریب،دوسروں کی اصلاح کے لئے جھوٹ بولنا ایک سے مل کر کچھ کہنا اور دوسرے سے مل کر کچھ کہنا تا کہ اُن کے درمیان صلح ہو جائے اور تیسرے اپنے اہل وعیال سے کسی چیز کا وعدہ کرے پھر اسے پورا نہ کر سکے اور اُن کی دل شکنی سے بچانے کی خاطر جھوٹ بول دے۔(اصول کافی جلد۴،ح ۱۸ ،ص ۳۰۱)

تین دن کی ناراضگی

۷۷۶۔فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا غصہ تین روز سے زیادہ نہ رہنا چاہیئے ورنہ وہ عداوت بن جائے گا۔(اصول کافی جلد۴،ح ۲ ،ص ۳۰۴)

قطع رحم

۷۷۷۔فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حالقہ سے بچو،لوگوں نے پوچھا حالقہ کا مطلب کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا وہ قطع رحم ہے۔(اصول کافی جلد۴،ح ۲ ،ص ۳۰۶)

قطع رحمی کا اثر

۷۷۸۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب لوگ قطع رحم کرتے ہیں تو اُن کی دولت اشرار کے ہاتھوں میں پہنچ جاتی ہے۔(اصول کافی جلد۴،ح ۸ ،ص ۳۰۸)

دوزخ کا راستہ

۷۷۹۔فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا، ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے بنو اگر جنت درکار ہے اور نافرمان بنو اگر دوزخ میں جانا چاہتے ہو۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۲ ،ص ۳۰۹)

والدین کا احترام

۷۸۰۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ماں باپ کے ساتھ نافرمانی کی ادنیٰ صورت یہ ہے کہ "اُف" کہا جائے۔اگر علمِ الٰہی میں اس سے کم کوئی لفظ ہوتا تو وہ اس سے بھی منع کرتا۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۹ ،ص ۳۱۱)

نسب سے بے زاری

۷۸۱۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ سے کفر کیا اس شخص نے جس نے کسی کے نسب سے بیزاری ظاہر کی اگرچہ وہ نسب ضعیف ہو۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱ ،ص ۳۱۱)

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ولی (دوست)

۷۸۲۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے میرے دوست (ولی) کی توہین کی وہ مجھ سے جنگ پر تیار ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۳،ص ۳۱۳)

مومن کو ذلیل سمجھنا

۷۸۳۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے میرے بندہ مومن کو ذلیل کیا، اس نے کھلم کھلا مجھ سے دشمنی کی۔(اصول کافی جلد۴، ح ۶،ص ۳۱۳)

وعدہ وفا کرنا

۷۸۴۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہؐ نے فرمایا جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ جب وعدہ کرے اسے پورا کرے (اصول کافی جلد۴، ح ۲، ص ۳۲۹)

مومن سے ملاقات

۷۸۵۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مومن برادرِ مومن کے اذن دخول سے مانع ہو اللہ اُس کے اور جنّت کے درمیان ستّر ہزار دیواریں کھڑی کر دے گا ایک دیوار کا دوسری دیوار سے فاصلہ ایک ہزار برس ہوگا۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱، ص ۳۳۰)

مومن کی امداد

۷۸۶۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو اپنے مومن بھائی کی اعانت یا حاجت برلانے میں بُخل کرے گا تو وہ مبتلا ہوگا ایسے شخص کی مدد پر جس کی مدد سے وہ گناہ گار ہوگا اور اس نیکی کا کوئی اجر نہ پائے گا۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱، ص ۳۳۲)

مومن کو پناہ دینا

۷۸۷۔فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جس کے پاس اس کا مومن بھائی بعض حالات میں طالب پناہ ہو اور وہ باوجود قدرت اسے پناہ نہ دے تو وہ ولایتِ الٰہی سے خارج ہو جاتا ہے۔
(اصول کافی جلد۴، ح ۴، ص ۳۳۳)

مومن کو خوف زدہ کرنا

۷۸۸۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو کسی مومن کو خوف زدہ کرنے کی نیت سے دیکھے تو اُس کو اللہ اُس دن خوف زدہ بنائے گا جس روز سوائے اس کی پناہ کے کوئی پناہ

نہ ہوگی۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱،ص ۳۳۵)

اللہ کی رحمت سے مایوسی

۷۸۹۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو مومن کے خلاف ذرا سی بھی کوشش کرے گا روزِ قیامت اُس کی پیشانی پر لکھا ہوگا ''میری (اللہ) کی رحمت سے مایوس''۔
(اصول کافی جلد۴، ح ۳،ص ۳۳۵)

اطاعتِ مخلوق

۷۹۰۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا جس نے اللہ کو ناراض کر کے مخلوق کی رضا چاہی اللہ اُس کی تعریف کرنے والے کو اس کی برائی کرنے والا بنا دے گا۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱،ص ۳۴۰)

حاکمِ وقت کی خوشنودی

۷۹۱۔حضرت رسول اللہ ؐ نے فرمایا جس نے مرضیٔ سلطان (بادشاہ، صدرِ مملکت) حاصل کرنے کے لئے اللہ کا غضب مول لیا وہ دین سے خارج ہوا۔
(اصول کافی جلد۴، ح ۵،ص ۳۴۱)

دنیا میں گناہوں کی سزا

۷۹۲۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا پانچ باتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ تم میں پیدا ہو جائیں تو اللہ سے پناہ مانگو:

۱۔جب کسی قوم میں بالاعلان زنا ہونے لگے تو طاعون اور ایسی بیماریاں پھیلیں گی جو اُن کے اسلاف کے لئے نہ تھیں۔

۲۔کم نہ تولا جائے، کم نہ ناپا جائے ورنہ قحط سالی نمودار ہوگی اور خرچ میں سختی ہوگی ،بادشاہ ظلم کرے گا،

۳۔زکوٰۃ نہ روکی جائے ورنہ بارش رک جائے گی، چوپائے نہ ہوں گے تو ایک قطرہ نہ برسے گا اور عہد خدا اور

۴۔عہد رسول کو نہ توڑیں ورنہ اللہ اُن کے دشمن کو اُن پر مسلط کردے گا اور اُن کا کچھ مال لوٹ لیا جائے گا،

۵۔جو احکام اللہ نے نازل کئے ہیں اُن کے خلاف فیصلہ نہ کرو ورنہ اللہ اُن کے خوف و ہراس پیدا کردے گا۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱،ص ۳۴۲)

ہم نشینی

۷۹۳۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے بدعت پسندوں کے مصاحب نہ بنو اور اُن کے پاس نہ بیٹھو ورنہ لوگ تم کو بھی ان ہی میں سے جانیں گے۔رسول اللہ ؐ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اور اپنے ہم نشین کے (دین پر)۔(اصول کافی جلد۴، ح ۳،ص ۳۴۴)

بدکار سے دوستی

۷۹۴۔فرمایا امام جعفر صادق ؑ نے مسلمانوں کو نہیں چاہیئے کہ وہ بدکار آدمی سے بھائی چارہ کریں اور نہ احمق اور بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے سے۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۵،ص ۳۴۴)

اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شک

۷۹۵۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کو اللہ اور اس کے رسول ؐ میں شک ہوا وہ کافر ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱۰،ص ۳۵۷)

مومن کی علامت

۷۹۶۔ابوحمزہ نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ علی علیہ السلام وہ دروازہ ہے جسے اللہ نے کھولا ہے، جو اس میں داخل ہو گیا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہوا وہ کافر ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱۶، ص ۳۵۹)

کفر باللہ

۷۹۷۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیؑ کی اطاعت فروتنی ہے خدا کے نزدیک اور ان کی معصیت کفر باللہ ہے۔کسی نے پوچھا یہ کیسے؟ فرمایا، علیؑ تم کو حق کی طرف لے جائیں گے اگر تم نے اُن کی اطاعت کی تو عنداللہ تم منکسر و فروتنی قرار پاؤ گے اور اگر نافرمانی کی تو اللہ سے کفر کرو گے۔

(اصول کافی جلد۴، ح ۱۷، ص ۳۵۹)

علی علیہ السلام کی منزلت

۷۹۸۔ابی ابراہیمؑ نے فرمایا علی علیہ السلام جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو خارج ہوا وہ کافر ہے، جو نہ داخل ہوا اور نہ خارج ہوا اُس کا معاملہ مشیتِ الٰہی پر موقوف ہے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۲۱، ص ۳۶۰)

کفر کے قریب

۷۹۹۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے کفر سے زیادہ قریب یہ ہے کہ کوئی کسی کو دینی بھائی بنائے پھر اس کی غلطیوں اور لغزشوں کو شمار کرے تا کہ کسی روز ان کی وجہ سے اُن پر ظلم کرے۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱، ص ۳۱۷)

زبانی اسلام

۸۰۰۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے رسول اللہؐ نے فرمایا :اے وہ لوگو جو صرف زبان سے اسلام لائے ہو اور ایمان خلوص کے ساتھ اُن کے دل میں نہیں اترا، مسلمانوں کی مذمت نہ کرو ورنہ اللہ تمہارے پوشیدہ عیب نکال کھڑا کرے گا اور تم ذلیل ہو جاؤ گے، چاہے اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو۔(اصول کافی جلد۴، ح ۲،ص ۳۱۸)

مومن کو سرزنش کرنا

۸۰۱۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بندہ' مومن کا سرزنش کرنے آئے گا اللہ دنیا اور آخرت میں اسے سرزنش کرے گا۔(اصول کافی جلد۴، ح ۴،ص ۳۲۰)

غیبت سرطان ہے

۸۰۲۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہؐ نے فرمایا، غیبت مردِ مسلمان کے دین کو اس طرح ہلاک کرتی ہے جس طرح سرطان (کینسر) کسی کے پیٹ میں ہو اور اسے ہلاک کر دے اور یہ بھی فرمایا کہ مسجد کے اندر انتظارِ نماز میں بیٹھنا عبادت ہے جب تک نیا امر واقع نہ ہو۔لوگوں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا غیبت گوئی نہ:د۔(اصول کافی جلد۴، ح ۱،ص ۳۲۰)

اصولِ کافی جلد پنجم

سے منتخب احادیث

۵۹۔درسِ اخلاق

گناہ اور توبہ

۸۰۳۔فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جن لوگوں نے اپنے اعمال صالحہ کو سیئات سے محفوظ کرلیا ہے وہ ایسے مومن نہیں جنہوں نے ایمان کے ساتھ ایسے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے جو مومنوں کیلئے عیب ہیں اور وہ ان کو مکروہ جانتے ہیں۔ممکن ہے خدا ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں کرے گا۔(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم،ص۳،نمبر۳)

وسوسہ کا علاج

۸۰۴۔راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے کہا میرے دل میں وسوسہ عظیم پیدا ہوتا ہے فرمایا:''لا الہ الا اللہ'' کہا کرو۔راوی کہتا ہے ایسا کرنے سے وہ کیفیت دور ہوگئی۔
(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم،نمبر۲۴/۲)

ندامت اور توبہ

۸۰۵۔حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا گناہوں سے نجات وہی پاتا ہے جو اقرار جرم کرلے اور یہ بھی فرمایا کہ ندامت کیلئے توبہ کافی ہے۔ (کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم،نمبر۲۶/۱)

عذاب اور بخشش

۸۰۶۔حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا: خدا نے لوگوں سے دو خصلتوں کو چاہا ہے اول نعمتوں کا اقرار تا کہ وہ ان کیلئے اور زیادہ کرے دوسرے گناہوں کا اقرار تا کہ وہ ان کو بخش دے۔

(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم ،نمبر ۲/۲۷)

نیکی چھپانا

۸۰۷۔فرمایا امام رضاؑ نے نیکی کا چھپانے والا ستر (۷۰) حسنہ کا ثواب پاتا ہے اور برائی کا ظاہر کرنے والا ذلیل ہوتا ہے اور گناہ کے چھپانے والے کی بخشش ہوتی ہے۔

(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم ،نمبر ۱/۲۹)

کتابِ عمال

۸۰۸۔ابوبصیر راوی ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب مومن نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کر سکا تو بھی اس کیلئے نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر اس نے عمل کیا تو اس کے حساب میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور یقیناً اگر مومن نے برائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کر سکا تو اس کے حساب میں کچھ نہیں لکھا جاتا۔(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم ،نمبر ۸/۳۷)

توبہ

۸۰۹۔راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص جس نے تاریک رات میں اپنی سواری اور توشہ سفر گم کر دیا ہو اور اس کے بعد وہ اس کو پالے۔

(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم ،نمبر ۸/۳۵)

گناہوں کے مرض کی دوا

۸۱۰۔بعض ہمارے اصحاب نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ہر درد کی ایک دوا ہے اور گناہوں کی دوا استغفار ہے۔(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم،نمبر۸/۳۹)

گناہ اور غم

۸۱۱۔فرمایا امام جعفر صادقؑ نے جب بندہ کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور کوئی عمل خیر اس کی تلاقی نہیں کرتا تو خدا اسے غم میں مبتلا کر دیتا ہے تا کہ اس کا کفارہ ہو جائے۔
(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم،نمبر۲/۴۷)

گناہانِ کبیرہ

۸۱۲۔فرمایا امام جعفر صادقؑ نے:

۔لوگوں پر زیادتی کرنا نعمتوں میں تغیر پیدا کر دیتا ہے،۔اور قتل باعثِ ندامت ہوتا ہے،۔اور ظلم بلاؤں کو نازل کرتا ہے،

۔اور شراب پینا عیبوں کی پردہ دری کرتا ہے،

۔اور زنا رزق کو دور کرتا ہے،

۔اور قطع رحم موت کو جلد بلاتا ہے،

۔اور والدین کی نافرمانی دعا کو لوٹا دیتی ہے اور برکت کو اٹھا دیتی ہے۔
(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم،نمبر۱/۵۱)

نیکی کے اثرات

۸۱۳۔فرمایا امام جعفر صادقؑ نے ہمارے شیعوں میں جو نماز پڑھتے ہیں اللہ ان کے صدقے

میں جو نماز نہیں پڑھتے ان کی بلا کو رد کرتا ہے اور جو زکوٰۃ دیتے ہیں ان کی وجہ سے نہ دینے والوں سے مصیبت دور کرتا ہے اور جو حج کرتے ہیں ان کی وجہ سے حج نہ کرنے والوں سے آفت کو رفع کرتا ہے اور اگر سب ہی نماز نہ پڑھیں اور زکوۃ نہ دیں اور حج نہ کریں تو سب ہلاک ہو جائیں جیسا کہ خدا نے فرمایا کہ بعض کی وجہ سے بعض کی مصیبت دور نہ کرتا تو زمین کے معاملات بگڑ جاتے مگر اللہ تمام عالموں پر فضل کرنے والا ہے واللہ یہ آیت تم ہی لوگوں کے بارے میں ہے تمہارے غیر کیلئے نہیں۔ (کتاب الایمان والکفر، جلد پنجم، نمبر ۱/۵۴)

محاسبہ نفس

۸۱۴۔ حضرت امام موسیٰؑ نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے جو ہر روز اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے اگر نیک عمل کیا ہے تو اللہ سے زیادتی چاہے اور اگر گناہ کیا ہے تو اللہ سے استغفار کرے۔
(کتاب الایمان والکفر، جلد پنجم، نمبر ۲/۵۸)

عیب جوئی

۸۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقرؑ نے انسان کیلئے سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ لوگوں کے ان عیبوں کو تو ظاہر کرے اور اپنے وہی عیب نظر انداز کرے یا لوگوں کو اس امر کا عیب لگائے جس کے ترک کی طاقت نہیں رکھتا اور بغیر کسی فائدے کے اپنے ساتھی کو ستاتا ہے۔
(کتاب الایمان والکفر، جلد پنجم، نمبر ۲/۶۶)

جن گناہوں کا مواخذہ نہیں

۸۱۶۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میری اُمت میں نو چیزوں میں مواخذہ نہ ہوگا اول اول غلطی سے کام کرنا، دوسرے بھول چوک، تیسرے شریعت کے حکم کی لاعلمی، چوتھے طاقت سے زیادہ، مضطر ہو کر کرنا جیسے بھوک میں مردار کھانا، ظلم ظالم سے مجبور ہو کر کرنا، ساتویں فال، آٹھویں خلق

میں وسوسہ شیطانی کی خلقت میں خدا کے سوا شیطان تو شریک نہیں، نویں وہ حسد، جس کا اظہار زبان اور ہاتھ سے نہ ہو۔ (کتاب الایمان والکفر، جلد پنجم، نمبر ۲/۷۰)

کفر اور اعمال

۸۱۷۔ فرمایا ابوعبداللہؑ نے کہ ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں پہنچاتا اور کفر کے ہوتے کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔ (کتاب الایمان والکفر، جلد پنجم، نمبر ۴/۷۲)

۶۰۔ دعا

دعا اور تقرّبِ الٰہی

۸۱۸۔ دعا کرو بغیر دعا تقرب الٰہی ناممکن ہے کسی بات کے معمولی ہونے پر دعا ترک نہ کرو کبھی کبھی چھوٹی چھوٹی لغزش بڑی بن جاتی ہے۔
(کتاب الایمان والکفر، جلد پنجم، نمبر ۶/۷۶)

دعا کے اثرات

۸۱۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ نے دعا نازل ہونے والی بلا کو اس طرح توڑ دیتی ہے جیسے دھاگا توڑ دیا جاتا ہے اگرچہ وہ کس قدر مستحکم بھی ہو۔
(کتاب الایمان والکفر، جلد پنجم، نمبر ۱/۷۹)

دعا کا الہام

۸۲۰۔ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے آیا تم جانتے ہو کہ لمبی مصیبت کیسے کوتاہ ہو جاتی ہے فرمایا جب خدا کی طرف سے کسی کو دعا کا الہام ہوتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ بلا کوتاہ ہو گئی۔

(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم،نمبر۱/۸۲)

دعا اور رجوعِ قلب

۸۲۱۔فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ نے کہ اللہ تعالیٰ اوپری دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔جبکہ باطن میں غفلت ہو، جب دعا کرو تو رجوع قلب سے توبہ کرو اور قبول ہونے کا یقین رکھو۔

(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم،نمبر۱/۸۵)

دعا اور الحاح وزاری

۸۲۲۔فرمایا حضرت امام محمد باقرؑ نے خدا کی قسم جب کوئی بندہ مومن بارگاہ باری میں الحاح وزاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرتا ہے۔

(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم،نمبر۳/۸۷)

اوقاتِ دعا

۸۲۳۔فرمایا امام جعفر صادقؑ نے دعا چار وقتوں میں کرو:

ہواؤں کے چلتے وقت،

سایوں کے ڈھلتے وقت،

بارش کے ہوتے وقت

اور جب کسی مومن مقتول کے خون کا پہلا قطرہ گرے کہ ان اوقات میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم،نمبر۱/۸۹)

دعا کی قبولیت

۸۲۴۔فرمایا حضرت امام جعفر صادقؑ نے کہ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ دعا چار وقتوں میں قبول

ہوتی ہے نماز وتر کے وقت بعد فجر، بعد ظہر، بعد مغرب۔

(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم، نمبر ۲/۸۹)

خوف خدا اور گریہ

۸۲۵۔فرمایا امام جعفر صادقؑ نے ہر آنکھ روز قیامت روئے گی سوائے اس آنکھ کے جو خوفِ خدا میں روئی ہو جب کسی کی آنکھ خوفِ خدا میں آنسو بھر لاتی ہے تو خدا اس کے تمام بدن پر آتش دوزخ کو حرام کر دیتا ہے اور جس کے رخسار پر آنسو بہہ کر آ جاتے ہیں تو روز قیامت نہ اس پر تیرگی ہوگی اور نہ ذلت ۔ ہر شے کیلئے ناپ اور وزن ہے سوائے آنسوؤں کے، اللہ تعالیٰ اس سے آگ کے دریا کو بجھا دیتا ہے اور اگر کوئی بندہ پوری قوم کیلئے روئے تو اللہ ان سب پر رحم کرتا ہے۔(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم، نمبر ۲/۹۶)

آدابِ دعا

۸۲۶۔فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ نے کتاب امیر المؤمنینؑ میں ہے کہ خدا کی حمد سوال سے پہلے کرنی چاہئے ۔ جب دعا کرو تو خدا کی تمجید کرو اور کہو: ''اے وہ پاک ذات جو رگ گردن سے زیادہ مجھ سے قریب ہے، اے ہر ارادہ کے پورا کرنے والے، اے وہ جو رہتا ہے انسان اور اس کے قلب کے درمیان، اے وہ ذات جس کی قدرت بلند سے بلند مقام پر نظم آتی ہے، اے وہ ذات جس کی مثل کوئی شے نہیں''۔ (کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم، نمبر ۲/۹۹)

آدابِ دعا

۸۲۷۔فرمایا ابوعبداللہؑ نے اول مدح وثنائے الٰہی کی جائے پھر اپنے گناہ کا اقرار پھر اس سے سوال ؛ واللہ اقرار کے بعد انسان گناہ سے خارج ہو جاتا ہے۔

(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم، نمبر ۳/۹۹)

دعا میں شمولیت

۸۲۸۔فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ نے جب چار آدمی کسی امر پر اتفاق کر کے خدا سے دعا کرتے ہیں تو ان کے متفرق ہونے سے پہلے خدا دعا قبول کرتا ہے۔

(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم،نمبر۲/۱۰۳)

آمین کہنا

۸۲۹۔فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ نے دعا کرنے والا اور آمین کہنے والا اجر میں دونوں شریک ہیں۔(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم،نمبر۴/۱۰۳)

دعا میں شرکت

۸۳۰۔فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو عام مومنین کو اس میں شریک کرے کہ یہ دعا کیلئے حجاب کو قطع کرنے والا ہے۔

(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم،نمبر۱/۱۰۳)

دعا اور درود

۸۳۱۔فرمایا ابوعبداللہؑ نے جس نے بغیر نبیؐ پر درود بھیجے دعا کی،دعا اس کے سر پر منڈلاتی رہتی ہے جب درود پڑھتا ہے تب بلند ہوتی ہے۔

(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم،نمبر۲/۱۰۸)

آدابِ مجلس

۸۳۲۔فرمایا امام محمد باقرؑ نے جو چاہتا ہے کہ نیکی کا پورا پیمانہ بھر لے اس کو چاہئے کہ جب کسی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے تو کہے **سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون و سلام**

علی المرسلین. (کتاب الایمان والکفر، جلد پنجم، نمبر ۳/۱۱۴)

ذکرِ کثیر کیا ہے؟

۸۳۳۔فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ نے تسبیح فاطمہ زہراؑ وہ ذکر کثیر ہے جس کیلئے خدا فرماتا ہے: "اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو"۔ (کتاب الایمان والکفر، جلد پنجم، نمبر ۴/۱۱۹)

محبوب ترین عمل

۸۳۴۔راوی نے ابوعبداللہ سے پوچھا کون سا عمل خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے فرمایا کہ تو اس کی حمد کرے۔

(کتاب الایمان والکفر، جلد پنجم، نمبر ۲/۱۲۳)

بہترین دعا

۸۳۵۔فرمایا ابوعبداللہؑ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہترین دعا استغفار ہے۔

(کتاب الایمان والکفر، جلد پنجم، نمبر ۱/۱۲۵)

بہترین عبادت

۸۳۶۔فرمایا حضرتِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہترین عبادت لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔

(کتاب الایمان والکفر، جلد پنجم، نمبر ۵/۱۲۹)

دعا اور ریاء

۸۳۷۔فرمایا امام محمد باقرؑ نے کہ جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو پوشیدہ طور پر برادر مومن کے لئے کی جائے تا کہ اس میں ریا کا شائبہ نہ ہو۔

(کتاب الایمان والکفر، جلد پنجم، نمبر ۱/۱۲۹)

چالیس مومن اور دعا

۸۳۸۔فرمایا ابوعبداللہؑ نے جو دعا میں چالیس مومنوں کو مقدم رکھے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔
(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم،نمبر۱۳۳/۴)

نہ قبول ہونے والی دعائیں

۸۳۹۔فرمایا ابوعبداللہؑ نے چار کی دعا قبول نہیں ہوتی:

(۱)وہ جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور کہے خداوند مجھے رزق دے اس سے کہا جائیگا کیا میں نے تجھے تلاش روزی کا حکم نہیں دیا

(۲)اور جو اپنی عورت کیلئے بددعا کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے طلاق کی اجازت نہیں دی

(۳)اور وہ جس نے اپنا مال غلط طریقے پر خرچ کیا ہو اور پھر خدا سے رزق مانگے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے میانہ وری کا حکم نہیں دیا تھا اور اصلاح حال کا حکم نہیں دیا تھا

(۴)اور وہ شخص ہے جو بغیر گواہ کے قرض دے اس سے کہا جائیگا کیا میں نے گواہ بنانے کا حکم نہیں دیا تھا۔(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم،نمبر۱۳۵/۱)

بددعا

۸۴۰۔فرمایا امام موسیٰ کاظمؑ نے جب تم میں سے کوئی کسی کیلئے بددعا کرے تو کہے:

"خدایا اس کی سر کوبی ایسی بلا سے کر جس کا مثل نہ ہو اور اس کی ملکیت کو فنا کر دے۔

(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم،نمبر۱۳۵/۲)

ہزار نیکیاں

۸۴۱۔فرمایا محمد باقرؑ نے جو ''اشہدان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہٗ واشہدوان محمداً ورسولہ'' کہے خدا اس کے نام پر ایک ہزار نیکیاں لکھتا ہے۔

(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم، نمبر ۱۴۶/۱)

تعقیباتِ نماز

۸۴۲۔فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ نے صبح اور مغرب کی نمازوں کے وقت سات بار ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم'' جو کہے گا اس کو نہ جنون ہوگا نہ جذام و برص اور ستر قسم کی بیماریاں اس سے دور رہیں گی۔ (کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم، نمبر ۲۸/۱۶۵)

آنکھوں کی تکلیف میں دعا

۸۴۳۔فرمایا صادقؑ آل محمد نے جبکہ راوی نے اپنی آنکھوں کی تکلیف بیان کی کہ میں تجھے ایسی دعا بتاتا ہوں جو تیرے لئے دنیا و آخرت میں بھلائی کا باعث ہو اور تیری آنکھ کے درد کو دور کردے نمازِ صبح اور مغرب کے بعد کہو: ''یا اللہ میں محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری آنکھوں میں نور دے اور میرے دل میں دین و یقین کی روشنی پیدا کر اور میرے عمل میں اخلاص دے اور نفس دے اور نفس میں سلامت روی اور رزق میں وسعت اور جب تک تو مجھے باقی رکھے مجھے اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق کرامت فرما''۔

(اصول کافی، کتاب دعا، جلد پنجم، نمبر ۱۱/۱۹۱)

امام کی دعا

۸۴۴۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا تعلیم فرمائی:

"اے غریبوں کو رزق دینے والے، اے مسکینوں کے سردار، اے زبردست قوت والے محمد وآلِ محمد پر درود بھیج اور مجھے رزق دے اور عافیت عطا کر اور میری مہم پوری کر"۔
(اصول کافی، کتاب دعا، جلد پنجم، نمبر ۱۹۵/۷)

رزقِ حلال

۸۴۵۔ امام محمد باقرؑ نے ایک شخص کو کہتے سنا۔ یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے رزق حلال کا۔ حضرت نے فرمایا: اے شخص تو نے قوت انبیاء کا سوال کیا پس یوں کہو: خداوندا میں سوال کرتا ہوں ایسے رزق کا جو زیادہ اور پاک ہو۔
(کتاب الایمان والکفر، جلد پنجم، نمبر ۱۹۵/۸)

بیمار کی دعا

۸۴۶۔ حضرت امام جعفر صادقؑ کے صاحبزادے بیمار ہوئے آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھو "یا اللہ مجھے شفا دے اور میری دوا کر اور اس بلا سے نجات دے میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کو فرزند ہوں"۔ (کتاب الایمان والکفر، جلد پنجم، نمبر ۲۱۳/۳)

دعا

۸۴۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادقؑ نے جس نے ہر نماز کے بعد کہا اے وہ ذات جو خود جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو اس کا غیر چاہتا ہے نہیں کرتا۔ تین بار کہے پھر سوال کرے گا وہ پورا ہوگا۔
کافی، کتاب دعا، جلد پنجم، نمبر ۱۹۰/۱۱)

دعائے رسولؐ

۸۴۸۔ پوچھا ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہ آپؑ نے کیا پڑھا تھا جب آپؐ ربذہ میں ابو جعفر

(منصور خلیفہ عباسی) کے پاس گئے تھے؟ فرمایا: دعا یہ تھی "یا اللہ تو ہر شے کا پورا کرنے والا ہے اور تیرے بجائے کوئی دوسرا ایسا نہیں کرسکتا، پس میری حاجت پوری کر جیسا چاہے، جتنا چاہے اور جہاں چاہے"۔ (اصول کافی، کتاب دعا، جلد پنجم، نمبر ص ۲۰۵، ح ۱۱)

درد کی دوا

۸۴۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنا داہنا ہاتھ مقام درد پر رکھ کر کہو: "یا اللہ میں سوال کرتا ہوں اس قرآن عظیم کے واسطے سے جس کو تو نے روح الامین کے ذریعہ سے نازل کیا ہے اور تیرے پاس لوح محفوظ میں ہے جو بلند مرتبہ اور عظمت سے پُر ہے کہ مجھ کو پوری پوری شفا دے اور اپنی دوا سے میرا علاج کر اور اپنی آزمائش سے مجھے معافی دے اور رحمت نازل کر محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر"۔

(اصول کافی، کتاب دعا، جلد پنجم، نمبر ۲۱۸/ ۱۸)

۶۱۔ آدابِ معاشرت

دوست کس کو بنائیں؟

۸۵۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ نے مسلمان کیلئے زیبا نہیں کہ وہ مردِ فاجر سے مصاحبت کرے اسی طرح احمق اور کاذب کی صحبت سے بھی بچنا چاہئے۔

(کتاب الایمان والکفر، جلد پنجم، نمبر ۳۲۱/ ۳)

سلام اور کلام

۸۵۱۔ انہی اسناد کے ساتھ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو قبل سلام کلام کرے اس کا جواب نہ دو اور قبل کلام سلام کی ابتداء کرو جو کوئی قبل سلام کلام کرے اس کا جواب نہ دو۔

(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم ،نمبر ۳۲۷/۲)

سلام سے ابتدا

۸۵۲۔فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ نے سلام سے ابتداء کرنے والا اللہ اور اس کے رسولؐ کے نزدیک سب سے بہتر ہے۔

(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم ،نمبر ۳۲۸/۸)

سلام کے آداب

۸۵۳۔فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ نے سلام کرے راکب پیادہ پر اور پیادہ راہ رو بیٹھے ہوئے پر۔ اور جب دوسرے سے ملو تو کم والے زیادہ پر سلام کریں اور جب ایک زیادہ والوں سے ملے تو ان پر سلام کرے۔

(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم ،نمبر ۳۳۱/۳)

بُری عادت

۸۵۴۔فرمایا حضرت ابوبصیر نے کہ حضرت ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ لوگوں کے حالات کا کھوج نہ لگاؤ ورنہ بغیر دوست سے رہ جاؤ گے۔

(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم ،نمبر ۳۳۸/۲)

بوڑھوں کی تعظیم

۸۵۵۔ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے بوڑھے کی عزت کی خدا اس کو روز قیامت خوف سے امن میں رکھے گا۔

(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم ،نمبر ۳۴۸/۲)

بزرگوں کا احترام

۸۵۶۔فرمایا حضرت صادق آلِ محمدؑ نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی بزرگ آئے تو اس کا اکرام کرو۔(کتاب الایمان والکفر،جلد پنجم،نمبر۲/۳۵۰)

آدابِ معاشرت

۸۵۷۔فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ نے کہ مجلس میں رازداری سے کام لو کسی کیلئے یہ روا نہیں کہ وہ اس بات کو ظاہر کرے جسے دوسرا چھپانا چاہتا ہے۔مگر اس کی اجازت سے مگر یہ دانشوری سے کہے یا اس کا ذکرِ خیر کرے۔(کتاب الایمان والکفر،جلد پنجم،نمبر۲/۳۵۲)

تقریر کے دوران گفتگو کرنا

۸۵۸۔رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب کوئی مردِ مسلمان کوئی تقریر کر رہا ہو تو اس وقت کوئی سرگوشی کرنے لگے تو ایسا ہے کہ جیسے اس کا منہ نوچ لیا۔
(کتاب الایمان والکفر،جلد پنجم،نمبر۳/۳۵۲)

مزاح

۸۵۹۔فرمایا حضرت امام محمد باقرؑ نے کہ اللہ لوگوں میں باہمی مزاج کو دوست رکھتا ہے جبکہ فحش باتیں نہ ہوں۔(کتاب الایمان والکفر،جلد پنجم،نمبر۴/۳۵۷)

ہمسایہؑ سے سلوک

۸۶۰۔حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:ہمسایہ سے نیک برتاؤ رزق بڑھاتا ہے۔
(کتاب الایمان والکفر،جلد پنجم،نمبر۳/۳۶۲)

خط کا جواب

۸۶۱۔فرمایا ابوعبداللہؑ نے کہ خط کا جواب دینا واجب ہے جیسے سلام کا جواب دینا اور سلام کا جواب دینے والا خدا اور رسولؐ کے نزدیک بہتر ہے۔

(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم ،نمبر ۲/۳۶۸)

اللہ کا احترام

۸۶۲۔امام رضاؑ نے فرمایا جبکہ کسی نے ایسے کاغذوں کے جلانے کیلئے پوچھا جس میں ذکر اللہ ہو فرمایا ایسا نہ کرو۔جلانے سے پہلے جہاں جہاں اسمائے اللہ ہوں انہیں دھوڈالو۔

(کتاب الایمان والکفر ،جلد پنجم ،نمبر ۱/۳۷۳)

''استبصار''

سے منتخب احادیث

کتاب ''استبصار'' کا تعارف

۱؛ کتاب کا معروف نام: الاستبصار (۴ جلدیں)

۲۔ مؤلف کا نام؛ شیخ طوسی علیہ الرحمہ

۳۔ موئلف کا سنہ ولادت: ۳۸۵ھ، وفات ۴۶۱ھ

۴۔ کتاب کے اردو مترجم: ابھی پوری کتاب کا اردو میں ترجمہ نہیں ہوا

۵۔ کتاب کی دین اسلام میں حیثیت

مذہب حقہ کی چار بنیادی کتابوں میں سے ایک کتاب '' استبصار '' ہے جس کی مدد سے آج تک علمائے کرام مختلف مسائل کے جوابات دیتے ہیں۔

۶۔ عربی متن کے ناشر: دارالاضواء بیروت

۷۔ زمانہ امامت: یہ کتاب امام زمانہ کے غیبت صغریٰ کے زمانہ میں تالیف کی گئی

کتاب الاستبصار، جلد اول

سے منتخب احادیث

۶۲۔طھارت کے احکام

طہارت

۸۶۳۔ابن میران نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب کوئی شخص مجنب ہو جائے اور وہ شخص اپنا ہاتھ برتن میں ڈالے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن ہاتھ نجاست سے آلودہ نہ ہو (الاستبصار، جلد ا، ح ۴۷، ص ۲۰)

کنویں میں چوہا

۸۶۴۔ابی سعید المکاری نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب کبھی چوہا کنویں میں گر جائے اور چوہا پھول جائے تو کنویں سے سات ڈول پانی باہر نکال دیں۔اس کے بارے میں تمام اخبار کی تفسیر یہ خبر کرتی ہے۔

(الاستبصار، جلد ا، ح ۱۱۰، ص ۳۹)

انگوٹھی پر نقش

۸۶۵۔ابی القاسم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے امامؑ سے دریافت کیا کہ ایک آدمی بیت الخلاء میں جانا چاہتا ہے اور اس کے ہاتھ میں انگوٹھی ہے جس پر اسم اللہ نقش ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ پسندیدہ فعل نہیں ہے۔پھر پوچھا اگر اسم محمد ہو، آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی حرج نہیں

(الاستبصار، جلد ا، ح ۱۳۵، ص ۴۸)

وضو

۸۶۶۔ ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا جب تم بعض اعضائے وضو دھو چکے ہو اور درمیان میں حدث عارض آجائے تو وضو دوبارہ شروع سے انجام دینا چاہیئے کیونکہ وضوء میں بعض بعض نہیں ہے۔ حدث سے پہلے دھلنے والا حصہ خشک ہو جائے

(الاستبصار، جلد ا، ح ۲۲۰، ص ۷۲)

کتا مس کرنا

۸۶۷۔ ابی بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی کتے سے مس کرے پس اسے چاہیئے کہ وضوء کرے۔ (الاستبصار، جلد ا، ح ۲۸۶، ص ۸۹)

تلاوتِ قرآن

۸۶۸۔ حماد بن حریز نے دوسرے کی مدد سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خبر دی ہے کہ آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسمٰعیل سے فرمایا فرمایا، بیٹا قرآن کی تلاوت کرو۔ بیٹے نے جواب دیا کہ میں وضوء سے نہیں ہوں۔ پس آپ علیہ السلام نے فرمایا، کتابت قرآن کو مس نہ کریں اور ورق کو مس کریں۔

(الاستبصار، جلد ا، ح ۳۷۶، ص ۱۱۳)

تیمّم

۸۶۹۔ محمد بن حمران نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا ایک شخص کے بارے میں جس نے تیمم کر کے نماز پڑھی درانحالیکہ کافی جستجو کے بعد بھی پانی میسر نہ تھا۔ لیکن جب وہ نماز میں مشغول تھا پانی مہیا ہو گیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا، نماز دوبارہ وضو کر کے پڑھیں۔ جان لو کسی کے لئے سزاوار نہیں ہے تیمم

کرنا مگر آخری وقت میں پانی کی امید ختم ہو جائے (الاستبصار، جلد ا، ح ۵۷۵، ص ۱۶۶)

تیمّم

۸۷۰۔ زرارہ نے کہا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے تیمّم کے بارے میں سوال کیا۔ پس آپؑ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر ایک ساتھ مارا، ہاتھ اٹھایا، جھاڑا، پھر مس کیا دونوں ہاتھوں سے چہرہ مبارک پر، اور دونوں ہاتھوں پر ایک ہی دفعہ میں۔ (الاستبصار، جلد ا، ح ۵۹۰، ص ۱۷۰)

۶۳۔ جنازے کے احکام

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غسل میّت

۸۷۱۔ حفص ابن البختری نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا امام علی علیہ السلام سے "یا علی جب میں وفات پا جاؤں تو مجھے غسل دیجیئے غرّس نامی کنویں کے نزدیک جو مسجد مدینہ کے شمال کے جانب آدھ میل کے فاصلے پر موجود ہے۔

(الاستبصار، جلد ا، ح ۶۸۷، ص ۱۹۶)

جنازے کے احکام

۸۷۲۔ علی بن یقطین نے امام موسی کاظم علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ راوی نے کہا کہ میں نے سنا ہے آپؑ فرماتے ہیں سنّت جنازے کو اٹھانے میں اس طرح ہے کہ جنازے کی طرف رُخ کر کے جنازے کے دائیں جانب یعنی اٹھانے والے اپنے دائیں کندھے پر جنازے کے بائیں حصہ کو رکھیں اس طرح چارپائی جس پر جنازہ کے بائیں حصہ تک پہنچ جائیں۔

(الاستبصار، جلد ا، ح ۷۶۴، ص ۲۱۶)

٦٤۔عبادات

قصر نمازیں

۸۷۳۔اسمٰعیل بن ابی زیاد نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے انھوں نے اپنے والد گرامی جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا، سات (۷) آدمیوں کی نماز قصر نہیں ہوگی:

۱۔مجبور شخص جو سفر بحالتِ جبر کر رہا ہو

۲۔حاکمِ وقت اپنے ملک میں دورہ کرے

۳۔تاجر جو اپنے مال کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جائیں

۴۔ڈرائیور

۵۔خانہ بدوش صحرانشین جو چراگاہ پانی وغیرہ کی تلاش میں ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلتے رہتے ہیں

٦۔وہ شخص جو کھیل تماشہ اور خوش وقت گزارنے کے لئے شکار کو جائے

۷۔وہ شخص جس کا سفر طے کرنا کسی کو قتل کرنے کا ارادہ ہو

(الاستبصار، جلد ا، ح ۸۲٦، ص ۲۳۲)

قصر نمازیں

۸۷۳۔محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا ملاح اور ڈرائیور، مال بردار یعنی بار بردار اور کام کرنے والے جو مختلف جگہوں پر گھومتے رہتے ہیں ،ان کی نماز قصر نہیں ہوگی، (الاستبصار، جلد ا، ح ۸۲۷، ص ۲۳۲)

قصر نمازیں

۸۷۴۔ منصور بن حازم نے کہا، میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا آپؑ نے فرمایا، جب کوئی شخص سفر میں ہو اور وقت نماز داخل ہو جائے وطن یا حد ترخص میں داخل ہونے سے پہلے، پس وہ شخص سفر جاری رکھتے ہوئے وطن یا حد ترخص میں داخل ہو جائے۔ پس چاہے قصر کر کے نماز پڑھے یا تمام کر کے پڑھے، اگر چہ افضل پوری نماز کا پڑھنا ہے (الاستبصار، جلد ۱، ح ۸۵۹، ص ۲۴۱)

اوقاتِ نماز

۸۷۵۔ عبید اللہ الحلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے فرمایا، جب تم سفر میں نمازوں میں سے کوئی نماز غیر وقت میں ادا کرے تو کوئی ضرر نہیں، یعنی وقت گزرنے کے بعد، وقت سے پہلے جائز نہیں ہے مسافر ہو یا غیر مسافر، وقت گزرنے کے بعد قضا ہو گی۔

(الاستبصار، جلد ۱، ح ۸۶۹، ص ۲۴۴)

خانہ کعبہ کے اندر نماز

۸۷۶۔ محمد نے امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا: فرض نماز خانہ کعبہ کے اندر صحیح نہیں ہے۔ (الاستبصار، جلد ۱، ح ۱۱۰۲، ص ۲۹۸)

نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا

۸۷۷۔ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں جو سورۂ فاتحہ نماز میں نہیں پڑھ سکتا، آپؑ نے فرمایا سورۂ فاتحہ کے بغیر کوئی نماز نہیں ہو گی چاہے جبراً ہو۔ پھر میں نے سوال کیا، اگر کوئی جلدی میں ہو یا خوف کی حالت میں ہو آیا وہ سورۃ پڑھے یا سورہ' فاتحہ پڑھے، آپؑ نے فرمایا سورۂ فاتحہ پڑھے۔ (الاستبصار، جلد ۱، ح ۱۱۵۲، ص ۳۱۰)

بسم اللہ سے نماز شروع کرنا

۸۷۸۔محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے، سوال کیا ایک شخص کے بارے میں کہ نماز میں قرآت شروع کرتا ہے، کیا وہ بسم اللہ پڑھے گا؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں، جب نماز شروع کرے بسم اللہ پڑھنا چاہیئے۔ جس چیز کو پڑھنا چاہتا ہے شروع میں بسم اللہ پڑھے پھر کافی ہے بعد کی چیزوں کے لئے۔

(الاستبصار، جلد ۱، ح ۱۱۶۲، ص ۳۱۳)

سجدہ گاہ

۸۷۹۔ابی عباس فضل بن عبدالملک نے روایت کی امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپؑ نے فرمایا، سجدہ نہیں ہوسکتا مگر زمین پر یا زمین پر اگنے والی چیزوں پر مگر کپڑے اور کتان پر۔

(الاستبصار، جلد ۱، ح ۱۲۴۱، ص ۳۳۱)

کاغذ پر سجدہ

۸۸۰۔علی بن مہزیار نے کہا کہ داؤد بن فرقد نے سوال کیا ابالحسن علیہ السلام سے قرطاس اور کاغذ پر جس پر کتابت ہو، کیا ان چیزوں پر سجدہ جائز ہے؟ امامؑ نے جواب دیا: ہاں۔

(الاستبصار، جلد ۱، ح ۱۲۵۷، ص ۳۳۴)

قنوت اور تکبیریں

۸۸۱۔معاویہ بن عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا پانچ فرض نمازوں میں تکبیر کی تعداد ۹۵ ہے۔ ان تکبیروں میں پانچ تکبیریں قنوت کی ہیں۔

(الاستبصار، جلد ۱، ح ۱۲۶۴، ص ۳۳۶)

قنوت بھول جانا

۸۸۲۔ زرارہ ابن اعین اور محمد بن مسلم نے دونوں نے سوال کیا امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک شخص کے بارے میں جو قنوت کو بھول گیا حتیٰ کہ رکوع میں چلا گیا۔ آپؑ نے فرمایا، رکوع کے بعد قنوت پڑھیں اگر یاد نہ آئے تو کوئی شی نہیں، کوئی حرج نہیں۔ (الاستبصار، جلد ۱، ح ۱۲۹۵، ص ۳۴۴)

سجدہ شکر

۸۸۳۔ حفص جوہری نے کہا، میں نے امام علی نقی علیہ السلام کے ساتھ نماز ادا کی۔ پس سجدہ شکر ادا کیا سات رکعت کے بعد۔ میں نے امامؑ سے عرض کیا فرزند رسول ، آپؑ کے آباءؑ تین رکعت کے بعد سجدہ شکر ادا کرتے تھے۔ پس آپؑ نے فرمایا، میرے آباء میں سے ایک بھی نہیں جو تین رکعت کے بعد سجدہ شکر ادا کرتے مگر سب نے سات رکعت کے بعد سجدہ شکر ادا کیا۔

(الاستبصار، جلد ۱، ح ۱۳۰۸، ص ۳۴۷)

نمازِ وتر

۸۸۴۔ سعد الاشعری نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا نماز وتر کو الگ پڑھیں یا ملا کر پڑھیں نماز شفع میں؟ آپؑ نے فرمایا الگ پڑھیں۔ (الاستبصار، جلد ۱، ح ۱۳۱۴، ص ۳۴۸)

جاءِ نماز

۸۸۵۔ سعد بن اسمٰعیل نے اپنے والد سے انھوں نے سوال کیا امام رضا علیہ السلام سے مصلے کے بارے میں جس پر تصویر ہو کیا اس پر نماز صحیح ہے یا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا، خدا کی قسم بے شک میں پسند نہیں کرتا۔ اور ایک آدمی کے متعلق جس کے پاس ایک آدمی آیا جس کے پاس ایک مصلےٰ جائے نماز تھی جس پر تصویر بنی ہوئی تھی۔ آپؑ نے جواب دیا اس پر نہ بیٹھیں اور نہ نماز پڑھیں۔

(الاستبصار، جلد ا، ح ۱۵۰۳، ص ۳۹۴)

نماز میں گریہ

۸۸۶۔ سعد بیاع الصابری نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کیا ایک شخص نماز میں کتنا روسکتا ہے یا کتنا آنسو بہا سکتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا، مبارک ہو، مبارک ہوا اگرچہ مچھر کے سر کے برابر آنسو نکل آئے۔ اس حدیث کے مصداق خوفِ خدا میں رونا ہے، مصائبِ دنیا پر رونا مراد نہیں۔ (الاستبصار، جلد ا، ح ۱۵۵۷، ص ۴۰۷)

نماز واجب ہونا

۸۸۷۔ اسحٰق بن عمار سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، بچہ جب چھ سال کا ہو جائے تو اس پر نماز واجب ہے، پس جب قابلِ روزہ ہو روزہ بھی واجب ہے۔

(الاستبصار، جلد ا، ح ۱۵۶۱، ص ۴۰۸)

الاستبصار جلد دوئم

سے منتخب احادیث

۶۵۔زکوٰۃ

زکوٰۃ

۸۸۸۔زرارہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ نے فرمایا زکوٰۃ نو (۹) چیزوں پر واجب ہے، سونا، چاندی، کشمش، جو، کھجور، اونٹ، گائے، غنم، اور رسول اللہؐ نے ان کے علاوہ چیزوں سے زکوٰۃ معاف کی ہے۔(الاستبصار، جلد۲، ح۱، ص۱)

مالِ یتیم اور زکوٰۃ

۸۸۹۔محمد بن فضیل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا، ایک بچہ کے بارے میں جو اس کے آباء کے یا بھائی کے زیر دست ہے، کیا اُن لوگوں کو اُس کے مال میں سے زکوٰۃ نکالنا چاہیئے۔آپؑ نے فرمایا اُس کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے جب تک بچہ خود عامل نہ ہو۔جب بچہ عامل ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔بچہ کے عامل ہونے تک حکم موقوف رہے گا۔

(الاستبصار، جلد۲، ح۸۵، ص۲۹)

روزہ

۸۹۰۔ابی عباس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر۔(الاستبصار، جلد۲، ح۲۰۱، ص۶۳)

بنی ہاشم اور زکوٰۃ، صدقہ

۸۹۱۔ محمد بن مسلم اور زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک صدقہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل ہے اور اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے صدقہ اور غیر صدقہ سے مجھے اور صدقہ بن عبد المطلب کے لئے حلال نہیں ہے، پھر فرمایا آگاہ رہو خدا کی قسم۔ (الاستبصار، جلد۲، ح۰۲، ص۳۵)

فطرہ

۸۹۲۔ امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ زکوٰۃ فطرہ ایک صاع کھجور یا کشمش یا گندم سے ہر آزاد انسان کی طرف سے یا غلام یا صغیر یا بوڑھا ہو۔ اور جن کو یہ چیزیں میسّر نہیں اُن پر کوئی حرج نہیں۔ (الاستبصار، جلد۲، ح۱۳۵، ص۴۲)

اہلِ ذمّہ اور جزیہ

۸۹۳۔ محمد بن مسلم نے سوال کیا امام جعفر صادق سے کیا اہلِ ذمّہ کے بارے کیوں اُن کا خون بہانا منع ہے اور کیوں اُن کے اموال لوٹنا منع ہے۔ فرمایا: خراج کی وجہ سے، کیوں کہ جب اُن کے سروں سے جزیہ وصول کرے تو اُن کی زمینوں پر کوئی ٹیکس وغیرہ نہیں ہے اور اگر اُن کی زمینوں پر ٹیکس وغیرہ نہیں تو اُن کے سروں پر جزیہ وغیرہ نہیں۔ (الاستبصار، جلد۲، ح۱۷۷، ص۵۳)

٦٦۔ خمس

خمس

۸۹۴۔ عبداللہ بن سنان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا ''خمس نہیں

ہے مگر غنائم میں خاص طور سے۔(الاستبصار، جلد۲، ح۱۸۴۔۶، ص۵۶)

(توجہ کی بات اس حدیث میں، معنی یہ ہے، خمس صرف غنائم میں ہو ظاہر قرآن سے ثابت ہے۔اور غنائم کے علاوہ خمس کا ثابت ہونا حدیث وسنہ سے پتہ چلتا ہے، دوسری بات انسان کے حاصل کرنے والے مکاسب وفوائد بھی غنائم میں شمار ہوتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر کیا ہے۔اور یہ بات روایت سے بھی واضح ہوتی ہے۔)

خمس اور یوم حشر

۸۹۵۔محمد بن مسلم، امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ مشکل میں ہاں گے، اسی اثنا میں خمس دینے والا کھڑا ہوگا اور کہے گا ،اے خدا ہم خمس دینے والے ہیں۔درآنحالیکہ اسی خمس کے ذریعہ شیعوں کی ولادت پاک ہوگی اور ان کی اولاد کی ولادت پاک وصاف ہوگی۔(الاستبصار، جلد۲، ح۱۸۷۔۶، ص۵۷)

چاند دیکھنا

۸۹۶۔محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام نے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا: جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھ لو اور جب چاند دیکھو تو افطار کرو، لیکن چاند دیکھنا دائی اور ظن وگمان سے ایسا نہیں کرنا۔اور جب دس (۱۰) آدمی کھڑے ہو جائیں چاند دیکھیں اُن میں سے ایک نے چاند دیکھنے کی گواہی دی باقی نو (۹) افراد نہ دیکھنے کی گواہی دیں، جب ایک آدمی اگر چاند دیکھے تو دس ہزار آدمی چاند کی گواہی دیں، جبکہ اسی علت کی بنا پر شعبان کا مہینہ تیس دن پر تمام ہو۔

(الاستبصار، جلد۲، ح۲۰۳۔۶، ص۶۳)

٦٧۔عبادات

مرحوم کے روزہ کی قضا

۸۹۷۔ سماعتہ بن مہران نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا ایک شخص کے بارے میں رمضان کا مہینہ آ گیا اور وہ بیمار تھا اور وہ روزہ رکھنے پر قادر بھی نہیں تھا اور وہ مر گیا، رمضان میں یا شوال میں۔ آپؑ نے فرمایا اس کے اوپر کوئی روزہ نہیں اور اُس کی طرف سے قضاء کرنے کی ضرورت نہیں۔ پھر میں نے کہا ایک عورت کے بارے میں جو نفساء کی حالت میں تھی، رمضان آ گیا، روزہ رکھنے پر قادر نہیں تھی اور مر گئی رمضان یا شوال میں، آپؑ نے فرمایا اس کی جانب سے قضاء کرنے کی ضرورت نہیں۔ (الاستبصار، جلد۲، ح۳۵۲۔٦، ص۱۰۸)

اعتکاف

۸۹۸۔ عمر بن یزید نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ آپؑ کیا فرماتے ہیں بغداد کی بعض مسجدوں میں اعتکاف کے بارے میں۔ پس آپؑ نے فرمایا، اعتکاف نہیں ہوتا ہے مگر جامع مسجد میں جہاں عادل امام جماعت پڑھاتا ہو اور کوئی حرج نہیں ہے اعتکاف کے لئے مسجد کوفہ، مسجد مدینہ اور مسجد مکہ۔ (الاستبصار، جلد۲، ح۴۰۹، ص۱۲٦)

شعبان کے روزے

۸۹۹۔ ابی صباح الکنانی نے نقل کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا شعبان اور رمضان کا مسلسل روزہ رکھنا خدا کی بارگاہ میں توبہ ہے۔

(الاستبصار، جلد۲، ح۴۴۹، ص۱۳۷)

حج اور اطاعتِ شوہر

۹۰۰۔محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے، کیا ایک عورت کے بارے میں جس نے حج نہیں کیا اس حال میں کہ اس کا شوہر موجود تھا اور اس کے شوہر نے حج کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ پھر اس کا شوہر غائب ہو گیا، کیا اب وہ حج کر سکتی ہے؟ آپؑ نے فرمایا حجۃ الاسلام میں اطاعت شوہر کی ضرورت نہیں ہے، یعنی دین کے معاملہ میں اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ (الاستبصار، جلد۲، ح۱۱۲۶، ص۳۱۸)

مرحوم کا ترکہ اور حج

۹۰۱۔معاویہ بن عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے فرمایا جو شخص مر جائے اور اُس نے حجۃ الاسلام نہیں کیا اور ترکہ میں مقدار خرچ حج کے علاوہ وارثوں کے لئے نہیں چھوڑا تو وارث کے لئے اختیار ہے کہ وہ حج کرے مرحوم کی جانب سے، یا کھائیں، حج نہ کرے۔ (الاستبصار، جلد۲، ح۱۱۲۷، ص۳۱۸)

قنوت

۹۰۲۔عمار الساباطی نے کہا امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ میں ڈرتا ہوں قنوت پڑھنے سے جب کہ میرے پیچھے میرا مخالف ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا تم اپنے ہاتھ کو بلند کرو یہی تمہارے لئے کافی ہے یعنی اس طرح اپنے ہاتھوں کو بلند کرو جیسا کہ تم رکوع کر رہے ہو۔
(الاستبصار، جلد۲، ح۱۲۸۸، ص۳۱۹)

نماز میں سکتہ

۹۰۳۔اسحٰق بن عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے انھوں نے اپنے والد سے فرمایا، دو آدمی

اصحاب ِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اختلاف کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے بارے میں۔پس اُن دوآدمیوں نے ابی بن کعب کی طرف خط تحریر کیا اور پوچھا،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے سکتے کرتے تھے نماز میں؟ جواب میں لکھا ''رسول اللہؐ دو سکتے یعنی توقف کرتے تھے نماز میں،ایک دفعہ الحمد کے بعد اور ایک دفعہ دوسرے سورہ کے بعد۔

(الاستبصار،جلد۲،ح۱۱۹۶،ص۲۹۷)

الحمد وسورہ پڑھنا

۹۰۴۔علی ابن جعفر نے اپنے بھائی امام موسی کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کے بارے میں جس نے ایک سانس میں الحمد اور سورہ کو پڑھا؟ آپؑ نے جواب فرمایا،اس کا اختیار ہے،ایک سانس میں پڑھے یا نہ پڑھے۔(الاستبصار،جلد۲،ح۱۱۹۳،ص۲۹۶

حاجت براری کے لئے نماز

۹۰۵۔مقاتل نے کہا،میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہو جاؤں کہ آپ مجھے ایسی دعا تعلیم فرمائیے جو قضائے حاجات کے لئے منفعت بخش ہو۔پس آپؑ نے فرمایا جب تمہیں اللہ کے سامنے کوئی حاجت پیش کرنا ہو تو پہلے غسل کرو،عمدہ لباس زیب تن کرو،خشبو لگاؤ اور آسمان تلے نکل جاؤ اور دو رکعت نماز ادا کرو اس ترتیب کے ساتھ یعنی سورۂ الحمد کے بعد قل ھواللہ پندرہ (۱۵) مرتبہ دونوں رکعتوں میں اس طرح انجام دیں۔جب تم سلام پڑھو پندرہ (۱۵) مرتبہ تسبیح کا ورد کرو اور سجدے میں جا کر یہ کہو:

''اللھم ان کان معبود من لدن عرشک الی قرار ارضک فھو باطل سواک وانک انت اللہ الحق المبین اقض لی حاجۃ...(حاجت بیان کرو)..الساعۃ الساعۃ

پھر جو چاہو دعا کرو۔صلاۃ حوائج بہت سارے ہیں لیکن یہ جو انجام دیں گے یہی کافی ہے

(الاستبصار، جلد۲، ح۴۱۷، ص۱۸۴)

نماز شکرانہ

۹۰۶۔ہارون بن خارجہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا، نمازِ شکر اس طرح ادا کرو: جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے کوئی نعمت عطا کرے تو دو رکعت نماز اس طرح انجام دیں پہلی رکعت میں سورہ ٔ الحمد اور قل ھواللہ اور دوسری رکعت میں سورہ ٔ الحمد اور قل یا ایھا الکافرون پڑھیں۔رکعت اول کے رکوع اور سجدے میں کہیں ''الحمدللہ شکرا شکرا وحمدا، اور رکعت دوئم کے رکوع اور سجدون میں کہو'الحمدللہ الذی استجاب دعائی واعطانی مسالتی''

(الاستبصار، جلد۲، ح۴۱۸، ص۱۸۵)

نماز جنازہ اور مسجد

۹۰۷۔ابی بکر بن عیسیٰ بن احمد العلوی نہ کہا جبکہ میں مسجد میں تھا، وہاں ایک جنازہ آیا، پس میں نے ارادہ کیا اس پر نماز جنازہ پڑھوں، اتنے میں مولائے کائنات حضرت علیؑ آئے، آپؑ نے اپنی کہنی کو میرے سینے پر رکھ کر مجھے مسجد سے نکالا پھر فرمایا: یا ابا بکر، جنازوں پر مسجد میں نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔(الاستبصار، جلد۲، ح۱۰۱۶، ص۳۲۶)

الاستبصار جلد سوئم

سے منتخب احادیث

۶۸۔ جہاد

جہاد اور مالِ غنیمت

۹۰۸۔ حفص بن غیاث نے کہا، مجھے خط لکھا میرے بعض بھائیوں نے کہ میں سوال کروں امام جعفر صادق علیہ السلام سے چند مسائل کے بارے میں، پس میں نے امام کی جانب خط لکھا، اُن میں ایک سوال تھا ایک جیش کے بارے میں، یعنی ایک لشکر جہاد کے لئے گیا اور دشمنوں کی زمین اُن کو مال غنیمت میں مل گئی، پھر ایک دوسرا لشکر اس پہلے فاتح لشکر سے مل گیا قبل اس کے کہ لشکر دارحرب سے دارالاسلام کی طرف روانہ ہو۔ بعد والے لشکر نے پہلے لشکر کی طرح جہاد میں شرکت نہیں کی یہاں تک کہ دونوں لشکر واپس دارالاسلام میں داخل ہو گئے۔ کیا بعد والے لشکر جس نے جہاد میں شرکت نہیں کی وہ بھی مال غنیمت میں حصہ دار ہوگی؟ امام علیہ السلام نے فرمایا، ہاں۔

(الاستبصار، جلد ۳، ح ۱، ص ۱)

تقسیمِ مالِ غنیمت

۹۰۹۔ حفص بن غیاث نے کہا مجھے میرے بھائیوں نے خط لکھا کہ میں سوال کروں امام علیہ السلام سے ایک سریہ کے بارے میں کہ وہ لوگ ایک کشتی پر سوار تھے اور کشتی کے اندر قتال ہوا اور مال غنیمت حاصل ہوا۔ اُس گروہ میں سوار بھی تھے، پیدل بھی اور سوار والوں کے پاس اس وقت سواری نہیں تھی یعنی قتال میں گھوڑے پر سوار نہیں ہوئے، اُن کے درمیان مال غنیمت کی تقسیم کس طرح ہوگی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا، سوار والے کے لئے دو حصہ، پیدل والے کے لئے ایک حصہ ۔پس میں نے عرض کیا فرزندِ رسولؐ، وہ سواری پر سوار بھی نہیں ہوئے پھر بھی اُن کو دو حصے مل جائیں گے؟ آپؑ نے فرمایا، کیا تم نہیں جانتے اگر یہ لوگ ایک لشکر میں ہوتے تو ایک گروہ آگے بڑھتا اور قتال کرتا اور مال غنیمت حاصل ہوتا تو سب کو برابر تقسیم ہوتا۔ کیوں نہیں سوار والے کو دو حصہ پیدل والے کو ایک حصہ، جبکہ لوگ غنیمت کو حاصل کرتے ہیں، گھوڑے نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ کیا امامؑ اُن کے لئے جائز ہے کہ اُن کو کچھ زیادہ دیں؟ پس آپؑ نے فرمایا: قبل قتال اور غنیمت کے ایسا کر سکتا ہے لیکن قتال کے بعد مال غنیمت حاصل کرنے کے بعد ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ غنیمت تمام میں برابر تقسیم ہوگی کیونکہ معیّن ہے۔ (الاستبصار، جلد۳، ح۳، ص۳)

۶۹۔ اخلاق

عورت کی گواہی

۹۱۰۔ علی بن یقطین نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کوئی حرج نہیں گواہی دینا عورت کے اقرار پر جبکہ عورت سفر میں نہ گئی ہو اور جب دیکھا ہو یا وہ شخص لائیں جو عورت کو جانتا ہو، لیکن عورت کو دیکھنے کو بھی نہیں، اس شخص کو لا سکتا ہے جو عورت کو جانتا ہو، جائز نہیں گواہی دینا عورت کے لئے اور نہ اقرار عورت پر علاوہ اس کے کہ عورت سفر کرے اور نہ دیکھا ہو۔ (الاستبصار، جلد۳، ح۵۷، ص۴۹)

سزائیں

۹۱۱۔ زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نہیں رکھتے تھے قید میں مگر تین قسم کے مجرموں کے (۱) غاصب (۲) یتیم کا مال کھانے والا (۳) امانت میں خیانت کرنے والا۔ اگر اُن کے علاوہ کوئی ہوتا تو اس کو بیچ دیتے تھے، حاضر ہو یا غائب۔

(الاستبصار، جلد۳، ح۱۵۴، ص۴۷)

مقروض کے ساتھ سلوک

۹۱۲۔ سکونی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ حضرت علیؑ مقروض شخص کو قید میں رکھتے تھے اور دیکھتے تھے کہ اگر اس کے پاس مال وغیرہ ہو تو اسے لے کر قرض خواہ کو دیتے تھے اور اگر مقروض کے پاس مال نہ ملے تو خود مقروض کو قرض خواہ کے حوالہ کر دیتے تھے اور انھیں اجازت دیتے تھے کہ مقروض سے جو کام چاہو کراؤ، مزدوری کراؤ اور اپنا قرض وصول کرو۔ (الاستبصار، جلد۳، ح۱۵۵، ص۴۷)

باپ کا حق

۹۱۳۔ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا کہ وہ شخص مالی طور پر محتاج ہے اور کیا وہ بغیر اجازت بیٹے کے مال میں سے خرچ کر سکتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا وہ بغیر اجازت بیٹے کے مال کو خرچ کر سکتا ہے، مگر بیٹا بغیر اجازت باپ کا مال خرچ نہیں کر سکتا۔ باپ کو تو یہ حق ہے کہ اپنے بیٹے کی کنیز کو بھی لے لے جبکہ بیٹے نے استعمال نہ کیا ہو۔ آپؑ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ''تم اور تمہارا مال والد کے ہیں''

(الاستبصار، جلد۳، ح۱۵۷، ص۴۸)

کرایہ کا گھر

۹۱۴۔ جابر نے سوال کیا امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ ایک شخص کے بارے میں جس نے اپنے گھر کو کرایہ پر دیا ہے جس میں شراب بیچی جاتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ''اجرت حرام ہے''

(الاستبصار، جلد۳، ح۱۷۹، ص۵۵)

حق شفعہ

۹۱۵۔سکونی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ شفع کا حق نہیں ہے کسی کے لئے کشتی میں نہر میں اور راستہ میں۔(الاستبصار، جلد۳، ح۴۶۰، ص۱۱۸)

رہن رکھنا

۹۱۶۔حلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے ایک شخص کے بارے میں جس نے ایک دوسرے شخص کے پاس کوئی چیز رہن رکھی اور اس چیز میں نقص پیدا ہو گیا یا وہ چیز ضائع ہو گئی۔آپؑ نے فرمایا مرتہن رجوع کرے گا رہن رکھنے والے سے۔(الاستبصار، جلد۳، ح۴۶۱، ص۱۱۸)

۷۰۔ازدواج

ناصبی عورت سے نکاح

۹۱۷۔فصیل بن یسار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا مومن آدمی جانے پہچانے ناصبی عورت سے شادی نہیں کر سکتا۔(الاستبصار، جلد۳، ح۶۶۴، ص۱۸۳)

ناصب اور ناصبہ سے نکاح

۹۱۸۔عبداللہ بن مسکان نے سوال کیا امام جعفر صادق علیہ السلام سے ناصب کے بارے میں جن کی ناصبیت اور دشمنی واضح ہو کیا مومن شادی کر سکتا ہے جبکہ شادی نہ کرنے پر قادر بھی ہو اور رد کرنے کا علم نہ ہو۔آپؑ نے فرمایا مومن ناصبہ سے اور ناصب مومنہ سے شادی نہیں کر سکتے بلکہ عقیدہ میں کمزوری سے بھی مومنہ شادی نہیں کر سکتی۔(الاستبصار، جلد۳، ح۶۶۵، ص۱۸۳)

غیر معیّن مہر

۹۱۹۔عبدالحمید الطائی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا میں نے ایک عورت سے شادی کی اور فائدہ بھی اٹھایا لیکن اسے کوئی چیز نہیں دی۔آپؑ نے فرمایا:تم پر قرض ہے کہ کوئی چیز اسے دے دو۔(الاستبصار،جلد۳،ح۷۹۸،ص۲۲۴)

والدین کی اجازت

۹۲۰۔ابن ابی یعفور نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا والدین رکھنے والی عورت شادی نہیں کرسکتی جب تک والدین کی اجازت نہ ہو۔

(الاستبصار،جلد۳،ح۸۴۵،ص۲۳۵)

باپ کا حق

۹۲۱۔محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا باپ کے علاوہ کوئی اور نکاح کو ختم نہیں کرسکتا۔(الاستبصار،جلد۳،ح۸۴۷،ص۲۳۵)

بات پکی کرنا

۹۲۲۔سعید الاعرج نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا جس نے اپنی لڑکی کی بات ایک مرد کے ساتھ قرار کی تھی اور کہا کہ گواہ رہو کہ میں نے فلاں لڑکی کی منگنی فلاں مرد سے کردی ہے۔کیا اس شخص کے لئے یہ بات جائز ہے؟ آپؑ نے فرمایا ہاں۔(الاستبصار،جلد۳،ح۹۸۶،ص۲۷۸)

تین طلاق

۹۲۳۔ابن دراج نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے یا امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں جس نے حالت طہر میں طلاق دی اور مجلس واحد میں تین طلاقیں دیں۔آپؑ نے فرمایا ایک

دفعہ کی طلاق جاری ہوئی۔(الاستبصار، جلد۳، ح۱۰۰۷، ص۲۸۵)

الاستبصار جلد چہارم

سے منتخب احادیث

۷۱۔انفاق

فطرہ

۹۲۴۔عبداللہ بن سنان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا صدقہ فطرہ کے بارے میں۔آپؑ نے فرمایا، ہر وہ شخص تمہارے عیال سے بچہ ہو، بوڑھا ہو، آزاد ہو، غلام ہو، غنی ہو، فقیر ہو سب کی جانب سے جو عیال میں شمار ہوتا ہو ایک صاع کشمش، جو، کھجور دینا واجب ہے۔پھر فرمایا کھجور کا دینا زیادہ پسندیدہ ہے پس جو کھجور فطرہ کے طور پر دے گا اس کو جنت میں ایک دانہ کھجور کے بدلہ ایک درخت کھجور کا ملے گا۔

(الاستبصار، جلد۴، ح۲۵۰، ص۸۶)

زکوٰۃ یا خمس

۹۲۵۔ابی عبداللہ نے ابی الحسن علیہ السلام سے سوال کیا اُن چیزوں کے بارے میں جو دریا سے نکالتے ہیں جیسے موتی، یاقوت، زبرجد کے بارے میں اور معادن سونا چاندی کے بارے میں، کیا اُن پر زکوٰۃ ہے؟ آپؑ نے فرمایا اگر اُن کی قیمت ایک دینار تک پہنچتی ہے تو خمس واجب ہے۔

(الاستبصار، جلد۴، ح۳۵۶، ۱۲۴)

خمس کا غلط استعمال

۹۲۶۔ابی بصیر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے آپؑ نے فرمایا: جو کوئی خمس سے کسی چیز کو خریدے اللہ کے ہاں کوئی معذرت نہیں ہے اس شخص کے لئے کیونکہ وہ اس کے لئے حلال نہیں ہے۔ (الاستبصار، جلد۴، ح۳۸۱، ص۱۳۶)

اہلبیت علیہ السلام کے حقوق

۹۲۷۔ضیس الکناسی نے کہا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کیا تم جانتے ہو لوگ زنا کے کیوں مرتکب ہوتے ہیں۔میں نے کہا، مجھے معلوم نہیں۔پس آپؑ نے فرمایا: ہم اہلبیت کے حقوق (خمس) کی وجہ سے، مگر ہمارے شیعہ جو طیّب ہیں۔پس خمس کے حوالہ سے ہمارے شیعہ اپنے کو بھی اور ولادت کو بھی پاک رکھتے ہیں۔(الاستبصار، جلد۴، ح۳۸۳، ص۱۳۶)

۷۲۔عبادات

مریض اور روزہ

۹۲۸۔حلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا ایک شخص کے بارے میں جو بوڑھا تھا اور کمزوری کی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے۔آپؑ نے فرمایا صدقہ کرو ہر روز کے لئے ایک مسکین کا طعام جو اس کے لئے کافی ہوتا ہے۔(الاستبصار، جلد۴، ح۶۹۴، ص۲۳۷)

روزہ اور سفر سے واپسی

۹۲۹۔محمد بن مسلم نے سوال کیا امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک آدمی کے بارے میں جو رمضان میں سفر سے گھر واپس آیا جب صبح ہو رہی تھی یا سورج بلند ہو رہا تھا۔آپؑ نے فرمایا جب فجر طلوع ہو

اور وہ خارج وطن ہو اپنے وطن میں داخل نہیں ہوا اُس کے لئے اختیار ہے جو روزہ رکھے یا افطار کرے۔ (الاستبصار، جلد۴، ح۷۵۷، ص۲۵۶)

مومنین کی سیاحت

۹۳۰۔ عثمان بن مطعون نے رسول اللہؐ سے کہا میرا نفس مجھے سیاحت پر ابھارتا ہے یہاں تک کہ میں پہاڑ پر جاؤں، آپؐ نے فرمایا میری اُمت کے لئے سیاحت غزوہ اور جہاد ہے۔

(الاستبصار، جلد۶، ح۲۱۰، ص۱۲۲)

”تہذیب الاحکام“

سے منتخب احادیث

''تہذیب الاحکام'' کا تعارف

۱؛ کتاب کا معروف نام: تہذیب الاحکام

۲۔ مؤلف کا نام: شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد بن الحسن الطّوسی

۳۔ مولف کا سنہ ولادت: ۳۸۵ھ وفات: ۴۶۰ھ

۴۔ کتاب ''تہذیب الاحکام'' کی دس جلدوں میں احادیث کی تعداد: ۱۴۱۳۶

۵۔ کتاب کے اردو مترجم: ابھی اس کتاب کا اردو میں ترجمہ نہیں ہوا

:۔ زیرِ نظر کتاب میں شامل کی گئی احادیث کا اردو زبان میں ترجمہ ایک دینی طالب علم نے کیا ہے۔

۶۔ کتاب کی دین اسلام میں حیثیت

:مذہب حقہ کی چار بنیادی کتابوں میں سے ایک کتاب '' تہذیب الاحکام '' ہے جس کی مدد سے آج تک علمائے کرام مختلف مسائل کے جوابات دیتے ہیں

۷۔ کتاب کے ناشر: دارالاضواء، بیروت

تہذیب الاحکام جلد اول

سے منتخب احادیث

۷۳۔ طہارت

تلاوت قرآن

۹۳۱۔ابی بصیر نے سوال کیا امام جعفر صادق علیہ السلام سے اُس شخص کے بارے میں جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے حالانکہ باوضو نہیں ہوتا۔آپؑ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ،لیکن وہ کتابت کو ہاتھ نہ لگائے۔(تہذیب الاحکام،جلد ا،ح ۳۴۳)

برف سے غسل

۹۳۲۔محمد بن مسلم نے سوال کیا امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ ایک شخص کے بارے میں جو جنب تھا سفر کی حالت میں اس کو برف کے علاوہ پانی میسر نہیں تھا،۔آپؑ نے فرمایا،وہ برف سے غسل کرے یا نہر کے پانی سے،(تہذیب الاحکام،جلد ا،ح ۵۵۰)

بہتا پانی

۹۳۳۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا پانی نجس نہیں ہوتا جبکہ بہنے والے دوسرے نجس پانی سے مل نہ جائے۔،(تہذیب الاحکام،جلد ا،ح ۶۶۸)

وضو کرنا

۹۳۴۔سکونی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اپنے چہرے پر

وضو کرتے وقت پانی کو نہیں مارنا بلکہ اس طرح سے پانی ڈالنا کہ پانی چہرے کے اوپر سے نیچے کی طرف آئے۔ (تہذیب الاحکام، جلد ۱، ح ۱۰۷۲)

مومن کی شرم گاہ

۹۳۵۔ عبداللہ بن سنان نے امام معصوم علیہ السلام سے سوال کیا کہ مومن کی شرم گاہ دوسرے مومن پر حرام ہے کے بارے میں سوال کیا، کیا اس سے مراد قبل اور دُبر ہیں؟ آپؑ نے فرمایا جیسا تم نے کہا وہ نہیں ہے بلکہ ان دونوں کو سب جانتے ہیں، بلکہ اس سے مراد مومن کے عیوب ہیں جنھیں ظاہر نہ کرے۔ (تہذیب الاحکام، جلد ۱، ح ۱۱۵۳)

عورت اور روزہ

۹۳۶۔ محمد بن مسلم سے امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ مستحاضہ عورت شہر رمضان کے روزے رکھے گی مگر حیض کی صورت میں روزہ نہ رکھے بعد رمضان قضاء کرے۔

(تہذیب الاحکام، جلد ۱، ح ۱۲۵۵)

۷۴۔ جنازے کے احکام

عورت کی تدفین

۹۳۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مدت گزر گئی کسی عورت کو کوئی شخص قبر میں نہ اتارے جب تک اس کو حیات میں دیکھنے والا نہ ہو۔ (تہذیب الاحکام، جلد ۱، ح ۹۴۸)

عورت کو کفن پہنانا

۹۳۸۔ ابی زیاد اسکونی نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا امیر المومنینؑ نے شوہر پر

واجب ہے کہ وہ اپنی عورت کو کفن پہنائے جب وہ مر جائے اگر عورت کفن پہنانے والی میسر نہ ہو ،(تہذیب الاحکام، جلد ا، ح ۱۴۳۹)

قبرستان میں گھر بنانا

۹۳۹۔علی بن جعفر نے سوال کیا امام موسی کاظمؑ سے، کیا قبرستان میں گھر بنانا یا قبر پر بیٹھنا صحیح ہے؟ آپؑ نے فرمایا گھر بنانا اور قبر پر بیٹھنا صحیح نہیں ہے۔،(تہذیب الاحکام، جلد ا، ح ۱۵۰۳)

عورت کا دفن

۹۴۰۔اسحٰق بن عمار نے امام جعفر صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا شوہر اپنی زوجہ کو قبر میں اتار سکتا ہے۔،(تہذیب الاحکام، جلد ا، ح ۹۴۹)

عورت کے دفن کا طریقہ

۹۴۱۔عبد الصمد بن ہارون نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ جب میت کو قبر میں اتاریں تو اس طرح سے کہ اگر مرد ہو تو قبر کی نچلی جانب رکھ کر سر کی طرف سے قبر میں داخل کریں اور اگر عورت ہو تو پہلو قبر قبلہ کی طرف رکھیں اور میت کو پہلو کی طرف سے قبر میں اتاریں۔(تہذیب الاحکام، جلد ا، ح ۹۵۰)

تہذیب الاحکام جلد دوئم

سے منتخب احادیث

۷۵۔عبادات

قنوت

۹۴۲۔عمر السابطی نے امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ میں ڈرتا ہوں قنوت پڑھنے سے درآنحالیکہ میرے پیچھے میرے مخالف کھڑے ہوں۔پس آپؑ نے فرمایا تم اپنے ہاتھ کو بلند کرو یہی تمہارے لئے کافی ہے یعنی اس طرح اپنے ہاتھوں کو بلند کریں جیسا کہ تم رکوع میں کرتے ہو ۔(تہذیب الاحکام،جلد۲،ح ۱۴۸)

ایک سانس میں سورہ پڑھنا

۹۴۳۔علی بن جعفر نے اپنے بھائی حضرت موسی کاظمؑ سے سوال کیا ایک شخص کے بارے میں جس نے ایک سانس میں سورہ فاتحہ اور دوسرا سورہ پڑھا۔آپؑ نے فرمایا اس کو اختیار ہے ایک سانس میں پڑھے یا نہ پڑھے۔(تہذیب الاحکام،جلد۲،ح ۱۱۹۳)

دعا برائے قضاء حاجت

۹۴۴۔مقاتل نے کہا میں نے امام علی رضاؑ سے کہا میں آپ پر فدا ہو جاؤں کہ آپؑ ایسی دعا تعلیم فرمائیں جو قضائے حاجات کے لئے منفعت بخش ہو۔آپ نے فرمایا،جب تمہیں اللہ کے

سامنے کوئی مہم حاجت ہو، پہلے غسل کرو پھر عمدہ لباس زیب تن کرو، خشبو لگاؤ اور آسمان تلے نکل جاؤ۔ دو رکعت نماز ادا کرو اس ترکیب سے کہ بعد سورہ حمد ۱۵ مرتبہ قل ھواللہ، دونوں رکعتوں کو اسے ترتیب سے ادا کرو۔ جب سلام پڑھیں ۱۵ مرتبہ تسبیح (سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر) کا دور کرو اور سجدے میں جاؤ اور کہو:

"اللھم ان کل معبود من لدن عرشک الی قرار ارضک فھو باطل سواک فانک انت اللہ الحق المبین اقض لی حاجۃالساعۃ الساعۃ...۔حاجت بیان کرو اور اللہ سے گڑگڑا کر دعا مانگو،، (تہذیب الاحکام، جلد۲، ح۴۱۷)

تہذیب الاحکام جلد سوئم

سے منتخب احادیث

نماز شکر

۹۴۵۔ھارون بن خارجہ نے امام جعفر صادقؑ سے شکر کی نماز کا طریقہ دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا :جب اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے کوئی نعمت اللہ عطا کرے تو دو رکعت نماز اس طرح انجام دیں کہ پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد قل ھواللہ اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد قل یاایھا لکافرون پڑھیں۔رکعت اول کے رکوع اور سجدے میں کہیں "(الحمد لله وشكرا شكرا وَ حمداً) اور رکعت دوئم کے رکوع اور سجدے میں کہیں (الحمد لله الذى استجاب دعائى و ائعطائى مسالتى)۔(تہذیب الاحکام،جلد۳،ح۴۱۸)

مریض کا روزہ

۹۴۶۔ابن اذنیہ نے کہا میں نے امام جعفر صادقؑ کو خط لکھا جس میں دریافت کیا کہ بیمار کی کون سی حالت ہو جس میں روزہ افطار کرے؟ آپؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی "بل للانسان على نفسه بصيرة"

آپؑ نے فرمایا ایسی حالت مریض خود بہتر جانتا ہے جس میں اسے روزہ افطار کرنا اور نماز میں قیام کو چھوڑنا چاہیئے۔(تہذیب الاحکام،جلد۴،ح۷۵۸)

۷۶۔انفاق

فطرہ دینا

۹۴۷۔عبداللہ بن سنان نے امام جعفر صادقؑ سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا ہر وہ شخص عاقل بالغ با ہوش کو اور اس کے عیال میں شامل افراد غلام یا آزاد اسے بھی فطرہ دینا لازم ہے۔آپؑ نے فرمایا فطرہ کا دینا نماز عید سے پہلے افضل ہے۔عید کی نماز کے بعد دینا صدقہ ہے۔(تہذیب الاحکام، جلد۴، ح۱۹۳)

مال غنیمت اور خُمس

۹۴۸۔جلی نے امام جعفر صادقؑ سے ایک آدمی کے متعلق جو آپؑ کے اصحاب میں تھا اسے غنیمت کا مال ملے۔آپؑ نے فرمایا خمس ادا کرو اور مال کو پاک کرو۔(تہذیب الاحکام، جلد۴، ح۳۵۷)

حرام اور حلال مال

۹۴۹۔حسن بن زیاد نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کیا ہے ایک شخص امیر المومنینؑ کے پاس آیا اور کہا میں نے ایک مال پایا ہے اور تمیز نہیں کر سکتا کہ حلال ہے یا حرام۔آپؑ نے فرمایا اس مال سے خمس ادا کریں۔پس اللہ بھی راضی ہوتا ہے جب مال سے خمس ادا ہوتا ہے۔لیکن جو مال کے حال سے واقف ہو یعنی حلال اور حرام کو جانتا ہو وہ اجتناب کرے۔

(تہذیب الاحکام، جلد۴، ح۳۵۸)

تہذیب الاحکام جلد پنجم

سے منتخب احادیث

۷۷۔عبادات

حج اور استطاعت

۹۵۰۔حلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول "واللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا" کے متعلق سوال کیا کہ "سبیل" سے کیا مراد ہے، آپؑ نے فرمایا کہ وہ شخص جو اس کے ذریعہ حج کرے گا۔ایک شخص ہے جس کے پاس سواری کے لحاظ سے ایسی چیز ہے جس سے اسے حیا آتی ہے کہ وہ سفر کرے، کیا وہ شخص استطاعت رکھنے والوں میں ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا ہاں، اس کی شان ہی کیا ہے جو حیا کرے اگرچہ ایک ابتر گدھے ہی کیوں نہ ہو اور اگر ایسا ہو تو کبھی سوار ہو کر سفر کرے کبھی پیدال چل کر، پس وہ حج کرے گا۔(تہذیب، جلد ۵، ح ۳، ص ۳)

حالتِ سکر میں حج

۹۵۱۔علی ابی بن راشد نے کہا میں نے خط لکھا امام معصوم علیہ السلام کی طرف ایک شخص کے بارے میں جس نے حالتِ احرام میں شراب پی اور حالتِ سکر میں مناسک حج کے لئے حاضر ہوا، کیا اس کا حج مکمل ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا اُس کا حج مکمل نہیں ہوگا۔(تہذیب، جلد ۵، ح ۱۰۰۲، ص ۲۹۶

تہذیب الاحکام جلد ششم

سے منتخب احادیث

۷۸۔زیارات

زیارتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۹۵۲۔المسندی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا، رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو کوئی میری زیارت کو آئے میں اُس کا شفیع قیامت کے دن ہوں گا۔

(تہذیب، جلد ۶، ح ۴، ص ۴)

حج اور زیارتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۹۵۳۔ابی یحیٰ الاسلمی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا، رسول اللہؐ نے فرمایا جو کوئی مکہ مکرمہ حج کرنے آیا اور میری زیارت نہیں کی اُسے ظالم کی شکل میں قیامت کے دن اٹھایا جائے گا اور جو کوئی زیارت کرے، واجب ہے میں اُس کی شفاعت کروں اور جس کی میں شفاعت کروں وہ جنت کا حق دار ہوگا۔(تہذیب ،جلد ۶، ح ۵، ص ۴)

فضیلتِ زیارتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۹۵۴۔زید الشہام نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا کہ جو رسول اللہؐ کی زیارت کرے اُس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی عرش پر زیارت کی۔(تہذیب ،جلد ۶، ح ۶، ص ۴)

فضیلتِ مسجدِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۹۵۵۔معاویہ بن وہب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرمایا، رسول اللہؐ نے فرمایا جو کوئی میری مسجد میں نماز ادا کرے اس کو ایک ہزار نماز کے برابر ثواب ملے گا دوسری مسجد، مگر مسجد الحرام کے علاوہ اس کی افضلیت ہے۔

(تہذیب ،جلد۶، ح۳۱،ص۱۵)

زیارتِ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام

۹۵۶۔ابی وھب القصری نے کہا میں مدینہ میں داخل ہوا اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملاقات کی اور عرض کیا، میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں میں آپؑ کے پاس آیا لیکن قبر امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت نہ کی۔آپؑ نے فرمایا، تم نے کتنا بُرا کیا اگر تم قبر مولی علیہ السلام کی زیارت نہیں کرتے تو تم ہمارے شیعہ نہیں ہو۔تم نے کیوں زیارت نہیں کی اُس شخص کی جسکی زیارت اللہ تعالیٰ کیساتھ ملائکہ نے کی اور انکی زیارت انبیاء علیہم السلام نے کی اور مومنین نے کی، میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا تھا، میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں۔پس آپؑ نے فرمایا جان لو اللہ کے نزدیک امیر المومنین علیہ السلام تمام کے تمام آئمہ سے افضل ہیں۔جو شخص زیارت کرے اُس کو آئمہ کی زیارت کا ثواب ملے گا اور آئمہ کے اعمال کے برابر قدر و فضیلت ملے گی۔(تہذیب،جلد۶، ح۴۵،ص۳۰)

مسجدِ کوفہ کی فضیلت

۹۵۷۔ابوحمزہ ثمالی نے نقل کیا امام زین العابدین علیہ السلام سے عمداً مسجد کوفہ آتے تھے مدینہ سے اور دو رکعت نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ قافلہ اور سواری کے چلنے تک۔

(تہذیب ،جلد۶، ح۵۹،ص۳۲)

حج اور زیارتِ امام حسین علیہ السلام

۹۵۸۔عبدالرحمٰن بن کثیر نے نقل کیا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپؑ نے فرمایا جو کوئی تم میں سے حج کرے اور امام حسین علیہ السلام کی زیارت نہ کرے تو ایسا ہے جیسا رسول اللہؐ کے حقوق میں سے کسی حق کو ترک کیا، کیونکہ امام حسین علیہ السلام کا حق فرض ہے اللہ کی جانب سے اور ہر مسلم پر واجب ہے۔(تہذیب ،جلد۶،ح۸۷،ص۴۲)

زیارتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۹۵۹۔السندی نے امام جعفر صادقؑ سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا، سول خدا نے فرمایا کہ جو کوئی میری زیارت کو آئے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

(تہذیب الاحکام، جلد۶، ح۴)

روضہ ٔجناب فاطمہؑ میں نماز

۹۶۰۔یونس بن یعقوب نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا حضرت فاطمہؑ کے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے یا روضہ جناب فاطمہؑ میں ۔آپؑ نے فرمایا حضرت فاطمہ کے گھر میں ثواب زیادہ ہے۔(تہذیب الاحکام، جلد۶، ح۹)

مسجد نبوی میں نماز

۹۶۱۔جمیل بن دراج نے کہا میں نے امام جعفر اصادقؑ سے سوال کیا کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا کیا ثواب ہے؟ آپؑ نے فرمایا میری مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ دوسری مسجدوں سے ایک ہزار نماز کے ثواب کے برابر ہے۔

(تہذیب الاحکام، جلد۶، ح۱۳)

مسجد کوفہ کی فضیلت

۹۶۲۔اصبغ بن اباتہ نے امیر المومنینؑ سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا مسجد کوفہ میں نماز مستحب کا پڑھنا رسول اللہؐ کے ساتھ عمرہ ادا کرنے کے برابر ہے اور فرض نماز کا ادا کرنا رسول اللہؐ کے ساتھ حج بیت اللہ کے برابر ہے۔بہ تحقیق اس مجد میں ایک ہزار نبی اور ایک ہزار وصی نے نماز ادا کی ہے ۔(تہذیب الاحکام، جلد ۶، ح ۵)

فضیلت زیارت قبر امام حسین علیہ السلام

۹۶۳۔محمد بن مسلم نے امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا جو کوئی قبر امام حسینؑ کی زیارت کو جائے تو اس کے رزق میں برکت ہوگی، عمر لمبی ہوگی اور مصیبتوں سے محفوظ رہے گا۔اور مومنین میں سے جو کوئی امام حسینؑ کو اللہ کی جانب سے امام ہونے کی تصدیق کرے اس پر زیارت واجب ہے۔(تہذیب الاحکام)

تہذیب الاحکام جلد ہشتم

سے منتخب احادیث

۷۹۔قسم کا کفارہ

قسم کا کفارہ

۹۶۴۔ابی نے ابی الحسن علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ میرے باپ نے قسم کھائی تھی

بعض بچوں کی ماؤں سے کہ اُن کے ساتھ سفر نہیں کریں گے، پس سفر کر سکتے ہیں کفارہ نسمیہ ادا کرنے کے بعد اگر چاہیں۔ نسمیہ کی قیمت سو دینار ہے، پس آپؑ نے مجھے حکم دیا نسمیہ خریدنے کا ، میں نے خریدا اور آپؑ نے آزاد کیا۔ (تہذیب، جلد ۸، ح ۱۱۲۱، ص ۳۰۲)

قسم کا کفارہ

۹۶۵۔ ایک شخص نے امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے بھائی کے بارے میں قسم کھائے اور قسم کھانے کی پرواہ نہ کرے تو قسم کھانے والے پر کفارہ نہیں ہے ۔محمد بن حسن نے کہا یہ استحباب پر دلالت کرتی ہے یعنی اس شخص پر کوئی جرمانہ نہیں، اگر دے تو مستحب ہے۔ (تہذیب، جلد ۸، ح ۱۱۲۲، ص ۳۰۲)

نذر ماننا

۹۶۶۔ ابی صباح کنانی نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا ایک آدمی کے متعلق جس نے میرے اوپر ایک نذر مانی ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کوئی چیز نذر نہیں ہو سکتی جب تک اللہ کے لئے قرار نہ دے۔ مثلاً اللہ کے لئے میرے اوپر روزہ رکھنا، اللہ کے لئے صدقہ دینا یا ہدیہ دینا یا حج کرنا۔ (تہذیب، جلد ۸، ح ۱۱۲۵، ص ۳۰۳)

مرحوم کی نذر پوری کرنا

۹۶۷۔ مسمع نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپؑ سے دریافت کیا ایک کنیز کے بارے میں جو حاملہ تھی اور نذر مانی اللہ کے لئے کہ اگر اس کنیز سے اللہ نے مجھے بیٹا دیا تو میں حج کروں گا

یا بیٹے سے حج کراؤں گا، پس وہ شخص مر گیا۔ امامؑ نے فرمایا اس کی وفات کے بعد بیٹا پیدا ہوا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور مسئلہ بیان کیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا اس بچے سے حج کرواؤ جس کی اس کے باپ نے نذر رمانہ ہے۔ (تہذیب، جلد ۸، ح ۱۱۴۳، ص ۳۰۷)

تہذیب الاحکام جلد دہم

سے منتخب احادیث

۸۰۔ حدود

چار گواہیاں

۹۶۸۔ ابی بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا سنگساری واجب نہیں کسی مرد اور عورت پر اسوقت تک جب تک چار گواہی اقرار گواہی کریں اس حالت میں جب کہ سب نے مجامعت کی حالت میں دیکھنے کی گواہی دی ہو۔ (تہذیب، جلد ۱۰، ح ۲۲۷، ص ۶۲)

گناہ

کی تکرار اور حد

۹۶۹۔ یونس نے ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا اصحابِ کبائر جب دو مرتبہ حد جاری کرتے اور تیسری دفعہ جرم کے تکرار میں قتل کرتے۔ (تہذیب، جلد ۱۰، ح ۲۲۸، ص ۶۲)

چور کی سزا

۹۷۰۔ جمیل نے امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا چور کے

ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جب تک دو دفعہ چوری کا اقرار نہ کرے۔ اور اگر اقرار کے بعد پلٹ جائے اقرار سے تو ضامن ہوگا چوری کا لیکن ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جب کہ شہادت دینے والا کوئی نہ ہو۔

تہذیب، جلد ۱۰، ح ۵۱۵، ص ۱۲۹)

آنکھ ضائع ہونا

۹۷۱۔ محمد قیس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فیصلہ دیا تھا ایک شخص کے بارے میں جس کی ایک آنکھ صحیح تھی۔ ایک آنکھ صحیح ہونے کی صورت میں نصف دیت ہوگی اور چاہیں تو دیت کاملہ لیں اور آنکھ کے بدلہ آنکھ لینے کو معاف کریں۔

(تہذیب، جلد ۱۰، ح ۱۰۵۷، ص ۲۶۹)

حمل ضائع ہونا

۹۷۲۔ مسمع نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک قوم کی کنیز کے بارے میں سوال کیا جس کے پیٹ میں جنین کو قتل کیا تھا جو کنیز کے پیٹ میں تھا، آپؑ نے فرمایا اگر جنین قاتل کی ضرب سے بطن کنیز میں مر گیا ہو اس وقت قاتل پر کنیز کی قیمت کے دسویں حصہ کا نصف واجب ہوگا اور اگر ضرب قاتل سے بچہ زندہ نکلا اس وقت کنیز کی قیمت کا دسواں حصہ قاتل پر واجب ہوگا۔ (تہذیب، جلد ۱۰، ح ۱۱۱۶، ص ۲۸۸)

786
2321